

از تصنیف و تالیف ...
 و ...
 ...

آثار الشعرانی

هند و شاعران کا اردو کلام

مرتبہ

منشی دیوبند پرشاد صاحب بن شمس خلف منشی نقی لال صاحب بیعت

قدیم بھوپال ...

مصنف کی بلا اجازت کوئی صاحب تصدیق

... ..

ستمبر ۱۸۸۵ء

قیمت فی جلد ...

شیخہ منشی دیبے پرشاد مصنف تذکرہ خدا



باشندہ قدیم بھوپال حال سروفر محکمہ خامنہ امرواڑ



صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
دل پری	دل پری	۱۹	۰	۱۳۶	رام نرائین	مہا نرائین	۶	۰	۱۰۸
جیت لی	جیت لے	۲۲	۱	۱۳۷	جب کہ	جکے	۱	۱	۱۰۹
گدا	گدا	۲۲	۲	۱۳۸	بخشی تہی	بخشی آکی	۱۳	۰	۱۱۰
زار	زار	۲	۰	۱۳۹	نایب	باب	۲۲	۰	۱۱۱
بہرین	بہرین	۵	۰	۱۴۰	منتقل	منتقل	۳	۰	۱۱۲
آکھو	آکھو	۱۲	۰	۱۴۱	مہی پت	مہی پت	۹	۰	۱۱۳
مشکل	مشکل گرو	۱۵	۰	۱۴۲	نارے	نارے	۲۲	۰	۱۱۴
ہر ہفتہ	ہر ہفتہ	۱۷	۰	۱۴۳	بخوی	بخوی	۱	۱	۱۱۵
جو	جو	۲۲	۰	۱۴۴	فرم	فرم	۵	۱	۱۱۶
اوقات میں	اوقات	۲۳	۰	۱۴۵	سہارا	سہارا	۲۰	۰	۱۱۷
بہری تہ	بہری تہ	۲	۲	۱۴۶	سہارا	سہارا	۰	۰	۱۱۸
منشی مافی جہنم	منشی مافی جہنم	۱۰	۰	۱۴۷	ناظم پرائیج	ناظم	۲	۰	۱۱۹
محمل کے	محمل کے	۱۴	۲	۱۴۸	موکہ	موکہ	۲۱	۳	۱۲۰
جنتی	جنتی	۱۵	۰	۱۴۹	شیہی	شیہی	۱	۳	۱۲۱
ہووے	ہووے	۲۰	۲	۱۵۰	کامل	کامل	۲	۲	۱۲۲
حضرات	حضرات	۲۵	۰	۱۵۱	صنم	صنم	۱۶	۳	۱۲۳
اودہ	اودہ	۲	۲	۱۵۲	بتان	بتان	۱۷	۱	۱۲۴
بالمیک	بالمیک	۵	۱	۱۵۳	بچے	بچے	۹	۱	۱۲۵
جسمہ	جسمہ	۶	۱	۱۵۴	رخ سے	رخ کا	۱۰	۲	۱۲۶
جال	جال	۱۸	۲	۱۵۵	لوکری کی	فواع کی	۱	۰	۱۲۷
ساری	تمہاری	۸	۲	۱۵۶	مہاراجہ	مہاراجہ	۲	۰	۱۲۸
لکھیم	لکھیم	۲	۰	۱۵۷	نجات یاران	سحابا یاران	۱۲	۲	۱۲۹
سلامت	سلامت	۷	۰	۱۵۸	حضور	حب قدر	۳	۰	۱۳۰
باش	باشی	۱۳	۰	۱۵۹	ہر روزن	ہر روزن	۲۱	۱	۱۳۱
جان	جہان	۱۸	۱	۱۶۰	ہر مال	ہر مال	۱۵	۱	۱۳۲
الد	لد	۰	۲	۱۶۱	خلق	خلق	۳	۱	۱۳۳
لے	لے	۲۱	۲	۱۶۲	نیرہ	بندہ	۲۱	۰	۱۳۴
پیام یار	پیام یار	۲۲	۰	۱۶۳	کئی	کئی	۲	۰	۱۳۵

ردیف	عنوان	صفحات	تعداد	تاریخ	ردیف	عنوان	صفحات	تعداد	تاریخ
۱۴۳	بند بنده	۶	۱	۱۹۲	۱۴۳	بند بنده	۶	۱	۱۹۲
۱۴۵	بیت رام	۱۲	۰	۱۹۳	۱۴۵	بیت رام	۱۲	۰	۱۹۳
۱۴۶	خوشید و قمر	۱۶	۰	۱۹۴	۱۴۶	خوشید و قمر	۱۶	۰	۱۹۴
۱۴۷	کانپور	۱۱	۰	۱۹۵	۱۴۷	کانپور	۱۱	۰	۱۹۵
۱۴۸	شیخ	۱۴	۰	۱۹۶	۱۴۸	شیخ	۱۴	۰	۱۹۶
۱۴۹	مہاراجہ راجندر	۴	۰	۱۹۷	۱۴۹	مہاراجہ راجندر	۴	۰	۱۹۷
۱۵۰	روزن	۸	۰	۱۹۸	۱۵۰	روزن	۸	۰	۱۹۸
۱۵۱	چٹرا	۱۸	۰	۱۹۹	۱۵۱	چٹرا	۱۸	۰	۱۹۹
۱۵۲	سری سب	۱۹	۰	۲۰۰	۱۵۲	سری سب	۱۹	۰	۲۰۰
۱۵۳	عہدہ	۰	۰	۲۰۱	۱۵۳	عہدہ	۰	۰	۲۰۱
۱۵۴	کے کے	۲۵	۰	۲۰۲	۱۵۴	کے کے	۲۵	۰	۲۰۲
۱۵۵	سہ	۱۵	۳	۲۰۳	۱۵۵	سہ	۱۵	۳	۲۰۳
۱۵۶	راہی	۲	۲	۲۰۴	۱۵۶	راہی	۲	۲	۲۰۴
۱۵۷	بٹرا	۱	۲	۲۰۵	۱۵۷	بٹرا	۱	۲	۲۰۵
۱۵۸	بہیہ	۱۳	۱	۲۰۶	۱۵۸	بہیہ	۱۳	۱	۲۰۶
۱۵۹	جہانا ہے	۲۰	۲	۲۰۷	۱۵۹	جہانا ہے	۲۰	۲	۲۰۷
۱۶۰	چاہ	۱۳	۲	۲۰۸	۱۶۰	چاہ	۱۳	۲	۲۰۸
۱۶۱	نائب	۰	۰	۲۰۹	۱۶۱	نائب	۰	۰	۲۰۹
۱۶۲	منت	۲۵	۲	۲۱۰	۱۶۲	منت	۲۵	۲	۲۱۰
۱۶۳	پرومن	۱۱	۰	۲۱۱	۱۶۳	پرومن	۱۱	۰	۲۱۱
۱۶۴	بجری کے ساتھ	۱۱	۰	۲۱۲	۱۶۴	بجری کے ساتھ	۱۱	۰	۲۱۲
۱۶۵	ترجمہ	۱۶	۰	۲۱۳	۱۶۵	ترجمہ	۱۶	۰	۲۱۳
۱۶۶	ضلع ملانی	۷	۱	۲۱۴	۱۶۶	ضلع ملانی	۷	۱	۲۱۴
۱۶۷	بند	۱۵	۰	۲۱۵	۱۶۷	بند	۱۵	۰	۲۱۵
۱۶۸	زار	۱۶	۰	۲۱۶	۱۶۸	زار	۱۶	۰	۲۱۶
۱۶۹	سجدین	۲۵	۲	۲۱۷	۱۶۹	سجدین	۲۵	۲	۲۱۷
۱۷۰	اکبر	۷	۱	۲۱۸	۱۷۰	اکبر	۷	۱	۲۱۸
۱۷۱	صغیر	۲	۰	۲۱۹	۱۷۱	صغیر	۲	۰	۲۱۹

کتاب	جلد	صفحہ	تعداد	مجموعہ	کتاب	جلد	صفحہ	تعداد	مجموعہ
کتاب	۱۰	۱۲۸	۳۲۱	۳۲۱	کتاب	۱۰	۱۲۸	۳۲۱	۳۲۱
کتاب	۲۳	۳	۳۲۲	۳۲۲	کتاب	۲۳	۳	۳۲۲	۳۲۲
صحیفہ مہرست مذکورہ اشعار					صحیفہ مہرست مذکورہ اشعار				
کتاب	۲	۱	۱	۲	کتاب	۲	۱	۱	۲
کتاب	۱۲	۰	۲	۱۲	کتاب	۱۲	۰	۲	۱۲
کتاب	۱	۳	۳	۱	کتاب	۱	۳	۳	۱
کتاب	۱۵	۲	۵	۱۵	کتاب	۱۵	۲	۵	۱۵
کتاب	۱۶	۲	۵	۱۶	کتاب	۱۶	۲	۵	۱۶
کتاب	۲	۰	۶	۲	کتاب	۲	۰	۶	۲
کتاب	۱۱	۲	۵	۱۱	کتاب	۱۱	۲	۵	۱۱
کتاب	۲	۰	۸	۲	کتاب	۲	۰	۸	۲
کتاب	۶	۳	۸	۶	کتاب	۶	۳	۸	۶
کتاب	۱۸	۲	۱۰	۱۸	کتاب	۱۸	۲	۱۰	۱۸
کتاب	۲	۱	۹	۲	کتاب	۲	۱	۹	۲
کتاب	۱۶	۳	۹	۱۶	کتاب	۱۶	۳	۹	۱۶
کتاب	۲۱	۳	۱۰	۲۱	کتاب	۲۱	۳	۱۰	۲۱
کتاب	۲۲	۰	۱۱	۲۲	کتاب	۲۲	۰	۱۱	۲۲
کتاب	۱	۰	۱۱	۱	کتاب	۱	۰	۱۱	۱
کتاب	۴	۲	۱۱	۴	کتاب	۴	۲	۱۱	۴
کتاب	۹	۳	۱۱	۹	کتاب	۹	۳	۱۱	۹
کتاب	۸	۵	۱۱	۸	کتاب	۸	۵	۱۱	۸
کتاب	۱۶	۳	۱۱	۱۶	کتاب	۱۶	۳	۱۱	۱۶
کتاب	۲	۰	۱۲	۲	کتاب	۲	۰	۱۲	۲
کتاب	۲۱	۲	۱۲	۲۱	کتاب	۲۱	۲	۱۲	۲۱
کتاب	۲۵	۳	۱۲	۲۵	کتاب	۲۵	۳	۱۲	۲۵
کتاب	۶	۲	۱۳	۶	کتاب	۶	۲	۱۳	۶
کتاب	۱۲	۰	۱۳	۱۲	کتاب	۱۲	۰	۱۳	۱۲
کتاب	۱۲	۰	۱۳	۱۲	کتاب	۱۲	۰	۱۳	۱۲
کتاب	۶	۳	۱۴	۶	کتاب	۶	۳	۱۴	۶
کتاب	۲۳	۰	۱۴	۲۳	کتاب	۲۳	۰	۱۴	۲۳
کتاب	۱۹	۰	۱۴	۱۹	کتاب	۱۹	۰	۱۴	۱۹
صحیفہ مہرست مذکورہ اشعار					صحیفہ مہرست مذکورہ اشعار				
کتاب	۵	۱	۱	۵	کتاب	۵	۱	۱	۵
کتاب	۱۲	۰	۱	۱۲	کتاب	۱۲	۰	۱	۱۲
کتاب	۱۲	۰	۱	۱۲	کتاب	۱۲	۰	۱	۱۲
کتاب	۱۲	۰	۱	۱۲	کتاب	۱۲	۰	۱	۱۲
کتاب	۱۲	۰	۱	۱۲	کتاب	۱۲	۰	۱	۱۲

نمبر	صفحہ	تعداد	جلد	موضوع	نمبر	صفحہ	تعداد	جلد	موضوع
۳۲	۲۱	۱۲	۱	قطعات	۳۲	۲۱	۱۰	۱	مرقم از رنگ
۳۳	۲۸	۵	۱	چنولال	۳۳	۲۸	۱۱	۱	یادگار
۵	۳۴	۵	۱	سند لعل	صحبت نامہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرا ہنود				
۶	۳۵	۴	۱	برہمن	۱	۲۲	۱	۱	جنوبی
۷	۳۶	۵	۱	سرکار بہادر	۲	۳۲	۲	۲	علم
۸	۳۷	۹	۱	رام پور	۳	۳۶	۴	۳	دلارام
۹	۳۸	۱۰	۱	برفوانہ	۴	۴۲	۲	۴	کنت رے
۱۰	۳۹	۵	۱	انگد رے	۵	۸۵	۴	۵	جہونون
۱۱	۴۰	۱	۱	عام	۶	۹۲	۵	۶	ہونچند
۱۲	۴۱	۶	۱	بست	۷	۱۰۲	۵	۷	چاپائش
۱۳	۴۲	۱۰	۱	خیت گوین	۸	۱۱۱	۵	۸	کنور سنگہ
۱۴	۴۳	۶	۱	رے بود چند	۹	۱۳۱	۶	۹	تھواری
۱۵	۴۴	۶	۱	نارس	۱۰	۱۳۲	۶	۱۰	ہلکنہ
۱۶	۴۵	۵	۱	منشی	صحبت نامہ فہرست کتب معارفہ و مصنفہ				
۱۷	۴۶	۵	۱	۲	فہرست دی پرشاد مندرجہ فہرست ضمیمہ				
۱۸	۴۷	۵	۱	بسادن	تذکرہ شعرا ہنود				
۱۹	۴۸	۵	۱	مزرا	۱	۲۱	۱۱	۱	گلستہ ادب
۲۰	۴۹	۶	۱	موسن لال	۲	۲۲	۱۲	۲	مشکل مشکل شرح
۲۱	۵۰	۳	۱	۸۸	۳	۲۳	۱۳	۳	نقشہ لغات و ایام
۲۲	۵۱	۳	۱	۸۸	۴	۲۴	۱۴	۴	وغیرہ کی
۲۳	۵۲	۵	۱	سمبت لعل	۵	۲۵	۱۵	۵	۲۰ لکچر
۲۴	۵۳	۱۱	۱	۱	۶	۲۶	۱۶	۶	
۲۵	۵۴	۵	۱	بہاری لعل	۷	۲۷	۱۷	۷	
۲۶	۵۵	۶	۱	منشی لعل	۸	۲۸	۱۸	۸	
۲۷	۵۶	۶	۱	چرنٹ	۹	۲۹	۱۹	۹	
۲۸	۵۷	۱۱	۱	سات دیوان	۱۰	۳۰	۲۰	۱۰	
۲۹	۵۸	۵	۱	منارام	۱۱	۳۱	۲۱	۱۱	
۳۰	۵۹	۸	۱	پونہ ہانہ	۱۲	۳۲	۲۲	۱۲	
۳۱	۶۰	۱۲	۱	رستہ داران	۱۳	۳۳	۲۳	۱۳	

نوٹ

علاوہ علی آمدنہ نقشبہ حالات مذکورہ بالا اور ہی غلطیاں میں چنانچہ صفحہ ۲۷ میں سحر کے اخیر بند کی ٹیپ کا شہر سیدنا و ہر
الخ صفحہ ۲۷ کی سطر ۲۷ میں لکھا گیا ہے سو اسکو صفحہ ۲۷ کے سطر ۱۲ کے متعلق سمجھنا چاہیے۔
صفحہ ۱۲ میں مشتاق کے یہ دو شعر دو گراں تھیں ہاں الخ اوی صفحہ ۱۱ میں شعر و غزل شامل کیے گئے ہیں جو انکو مشتاق کے شعر و متعلق

کتابی کاتب

کاتبی لکھنے والا کاتب صاحب مولف بطور خود کی پیشی ہی لکری ہے چنانچہ صفحہ ۱۲ کی ۲۷ سطر میں مولیٰ علیہ السلام کی نام حسب
ٹپ لکھا ہے۔ ۲ صفحہ ۲۷ میں تاب تخلص ٹپٹ شاپ کے شعرون پر یہ شعر لکھا ہے کہ یہ شعر مفتی صد الدین مرحوم مشہور ہیں انکا ذکر
وہ شعر وہی دکنو کے چند مشہور مکروں میں تاب نام پر ہی لکھیں اور بلکہ یہ شعر شاعر ہی اور لکھا ہے جو کہنے سے پس گیا تھا۔ مگر وہ
لفظ دیوان و ہار کا فرق نہ کیا خاک جیسے کوئی شب ہی سحر الہی۔ ۳۴ صفحہ ۲۷ سطر ۲۷ میں دو موزوں کیا، کے آگے یہ عبارت لکھی ہے
چراغ کبریا کے شمع کے قفس بدست کا ہوا کیا خاک تو میں تاب گنگا میں چند کہ اس طرح کا کلام سراسر بے تہذیبی میں داخل ہے کہ یہاں بے دلیل
مذکورہ زبان قلم سر لکھا نظر میں انصاف پس معاف فرماؤ گی، مگر کاتب نے اس نام کو اور ذکر یہ لکھا ہے کہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی
داخل ہے اسلئے یہاں لکھا اسکا قلم اندر ذکر کیا گیا اہل اسلام پر ناگوار لگدے، اس میں یہ آیتاں جو اہل اسلام کو ناگوار ہوتا وہ تو
مذکورہ اور جو اہل ہندو پر ناگوار ہوا وہ رنج و یاز روئے انصاف تو وہ ہی نکال دینا چاہیے تھا۔ اور میں کل اس ماجرہ کو ہی قلم اندر
مکرتا ہوں تاکہ کسی دل شکنی نہ ہو۔ ۸۲ صفحہ ۸۲ سطر میں آغا علی بخش کے نام لفظ صاحب لکھا ہوا ہے۔

اضافہ

صفحہ ۳۲ میں مندرجہ ذیل عبارت متعلق حالات منشی دگر پر شادنا و تخلص کے انرا لکھی جاتی ہے کہ بعد تالیف مذکورہ انہوں نے اپنا خانہ
آباد کیا اور خداوند تعالیٰ نے اولاد ہی عطا فرمائی چنانچہ اب ایک لڑکی سیالہ اور ایک لڑکا جو اسی سال میں پیدا ہوا، موجود ہے
اس کے کا نام رادھا میں ہے حافظ حقیقی انکو حادث زمانہ سے محفوظ رکھ کر طبعی کو پہنچا وے۔

یادداشت

مولف نے اس تذکرہ کی تالیف ایک جاری رکھی ہے چنانچہ حوالہ اور اشعار مندرجہ ذیل کے تذکرہ سے جو وہ توضیح میں درج کرے گا
اور جو لکھ چکے ہیں وہ بیان لکھی جائیں گی اس سے بعد جو آویں گے وہ بروقت طبع ثانی کے شامل کردی جاوے گی
اس میں تخلص اس ننگہ ولدین ننگہ احوال حسی مذہب تیس قصہ سونی بن قلع دہلی اردو اور فارسی میں او ایل عمر سے شعر لکھے
انہوں نے کلام اپنا اس حد میں پیر یا سن بھی لکھا اور میں یہ چند اشعار منتخب ہو کر یہاں ثبت ہوئے۔
خوشی ہو چکی کہ تیسرا میں ہی روح سعد کو بدست لکھوں اس کا گلستان کا پیر ناہی کہ میں نے تعلیم اندون کے غرض میں اس کا ایک شعر لکھا جو درخشاں
خوشدل تخلص بالو گوری شکر خلف ماہور ام و حال معلوم نہوا یہ چند شعرا و کرام کا یہ فروری شہر سے منتخب ہوئے ہیں
موسیٰ کو نہ مطلق سے یہاں لکھا وہ دکن و دکن ہی اسکو جو دینا تھا راگ و لکھو مگر نظر بار نہ خوشدل بدست بندہ بیدار یہ سرکا رہا ہاں
یہ شاد تخلص منشی دگر پر شاد و باشندہ کو واسطیور خلیج پنجاب سے مرے ہوئے اور شاکر و اوجویت ہو قہ یہی سایہ دیوار ہاں

الحمد للہ والمنت کہ کتاب مسمیٰ تذکرہ الشعراء منہو مطبع رضوی دہلی میں سید محمد حیرن کے اہتمام سے چھپا

ردیف	تاریخ	موضوع	تخلص	نام	دلالت	توسیت	سکونت	زمانه	تقیفات	اشعار	کیفیت
۲۳	۲۳	۴	انفتی	ایمان علی	کایت	کایت	کایت	حی القایم	.	۱	راجہ رام زاین ہوزہ کی وارث
۲۴	۲۴	۵	امانت	امانت را	.	.	دہلی محلہ	آنجنالی	.	۱	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۲۵	۲۵	۶	ایسر	چولاشنگر	کاکاوت	کاکاوت	یریلے	سندھ	کتابت است این مضمون	۵	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۲۶	۲۶	۷	اندین	نشتی اندین	.	اکوال	مراد آباد	حی القایم	کتابت است این مضمون	۹۹	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۲۷	۲۷	۸	انور	نشتی انور	کیتونا	کیتونا	کیتونا	ایق	.	۷	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۲۸	۲۸	۹	اوپش	نشتی اوپش	.	.	دھلے	ایق	.	۲	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۲۹	۲۹	۱۰	مصل	جانکی لالی	.	.	ال آباد	ایق	.	۱۲	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۰	۳۰	۱	بال	لالہ پریس	.	کایت	کلا دہی	دو برس پیش گذر گئے	.	۱	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۱	۳۱	۲	برج لال	برج لال	.	.	کاپور	کاپور	.	۳	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۲	۳۲	۳	برق	لالہ پریس	.	.	میش	دکیل	.	۱	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۳	۳۳	۴	بسل	بندت بسل	.	کشتیری	دھلے	میش	.	۱	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۴	۳۴	۵	بسل	بندت بسل	.	کشتیری	کیتونا	آنجنالی	.	۳	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۵	۳۵	۶	برجن	برجن	.	کشتیری	کیتونا	.	.	۲	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۶	۳۶	۷	بریان	بریان	۲	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۷	۳۷	۸	بشاش	بشاش	.	کایت	کایت	خوشا شن تاس	کلا دہی	۲۲	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۸	۳۸	۹	بلد پوس	بلد پوس	.	کایت	کایت	بلد پوس	.	.	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۳۹	۳۹	۱۰	بلنج	بلنج	.	.	.	کیتونا	.	۳	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۴۰	۴۰	۱۱	بصیر	بصیر	.	کشتیری	کیتونا	اب سائہ	.	۷	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۴۱	۴۱	۱۲	نیدرین	نیدرین	.	کشتیری	کیتونا	نیدرین	.	۲	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۴۲	۴۲	۱۳	نشتی	نشتی	.	کایت	کایت	نشتی	.	۱	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۴۳	۴۳	۱۴	یہادر	یہادر	.	.	.	یہادر	.	۱	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۴۴	۴۴	۱۵	یہادر	یہادر	.	.	.	یہادر	.	۳	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ
۴۵	۴۵	۱۶	یہادر	یہادر	.	.	.	یہادر	.	.	نشاہت عقیقہ مارا بنی بریا کوٹ

ردیف	تعداد	تفصیلات	زمانہ	مکتب	نویس	دلت	نام	تخلص	تعداد	ردیف
۶۷	۵	۳۵	پیشانی	پیشانی	پیشانی	پیشانی	پیشانی	پیشانی	۶۷	۵
۶۸	۶	۳۹	پورن	پورن	پورن	پورن	پورن	پورن	۶۸	۶
۶۹	۷	۴۹	پیر	پیر	پیر	پیر	پیر	پیر	۶۹	۷
۷۰	۸	۳۹	پیارے	پیارے	پیارے	پیارے	پیارے	پیارے	۷۰	۸
۷۱	۹	۳۹	پھوٹ	پھوٹ	پھوٹ	پھوٹ	پھوٹ	پھوٹ	۷۱	۹
۷۲	۱۰	۳۹	تاب	تاب	تاب	تاب	تاب	تاب	۷۲	۱۰
۷۳	۱۱	۳۹	تابان	تابان	تابان	تابان	تابان	تابان	۷۳	۱۱
۷۴	۱۲	۴۰	تاثر	تاثر	تاثر	تاثر	تاثر	تاثر	۷۴	۱۲
۷۵	۱۳	۴۰	تخلی	تخلی	تخلی	تخلی	تخلی	تخلی	۷۵	۱۳
۷۶	۱۴	۴۰	تخمین	تخمین	تخمین	تخمین	تخمین	تخمین	۷۶	۱۴
۷۷	۱۵	۴۰	تسل	تسل	تسل	تسل	تسل	تسل	۷۷	۱۵
۷۸	۱۶	۴۰	تسلیم	تسلیم	تسلیم	تسلیم	تسلیم	تسلیم	۷۸	۱۶
۷۹	۱۷	۴۰	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	۷۹	۱۷
۸۰	۱۸	۴۰	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۸۰	۱۸
۸۱	۱۹	۴۰	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۸۱	۱۹
۸۲	۲۰	۴۱	تسیر	تسیر	تسیر	تسیر	تسیر	تسیر	۸۲	۲۰
۸۳	۲۱	۴۱	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	۸۳	۲۱
۸۴	۲۲	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۸۴	۲۲
۸۵	۲۳	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۸۵	۲۳
۸۶	۲۴	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۸۶	۲۴
۸۷	۲۵	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۸۷	۲۵
۸۸	۲۶	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۸۸	۲۶
۸۹	۲۷	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۸۹	۲۷
۹۰	۲۸	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۰	۲۸
۹۱	۲۹	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۱	۲۹
۹۲	۳۰	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۲	۳۰
۹۳	۳۱	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۳	۳۱
۹۴	۳۲	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۴	۳۲
۹۵	۳۳	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۵	۳۳
۹۶	۳۴	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۶	۳۴
۹۷	۳۵	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۷	۳۵
۹۸	۳۶	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۸	۳۶
۹۹	۳۷	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۹۹	۳۷
۱۰۰	۳۸	۴۱	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	۱۰۰	۳۸

ردیف	نام	دولت	قومیت	سکونت	زمانہ	تفصیلات	تعداد	کیفیت
۱۱۴	مختار	پندت سیکشن	کشمیری	لکھنؤ			۵	
۱۱۵	حوشم	منشی حیدر	کشمیری	دھلے	پہلے پورہ	بنگلہ	۲	بڑی عالمنا ضلع خوشنویس اور ماٹلا آٹا کی ہے۔
۱۱۶	حیرت	پندت سیکشن	کشمیری	لکھنؤ	پہلے پورہ	دولان اوچید	۱	خوب موسیقی و ترائیاری ہی خوب جانتے ہیں
۱۱۷	حیرت	دو قیام		دھلے	پہلے پورہ		۱	
۱۱۸	حیف	سوی لال	سنگھ	لکھنؤ			۱	شاگرد میر سوز
۱۱۹	خیر	پندت سیکشن	کشمیری	دھلے	حی القایم		۵	
۱۲۰	خرد	بالا پورہ	کشمیری	دھلے			۱	
۱۲۱	خرد	رام پورہ	کشمیری	دھلے			۱	
۱۲۲	خفی	راجپورہ		خفی پورہ			۲	
۱۲۳	خلق	چاؤرک		چاؤرک			۱	
۱۲۴	خوشید	پندت سیکشن	پندت				۱	
۱۲۵	خوش	پولیس		لکھنؤ			۱	
۱۲۶	خوزم	منشی گروہ		سہرا			۲	
۱۲۷	خوشتر	منشی دیال	کایتہ	لکھنؤ	حی القایم	رام پورہ و سہرا گوت	۳	
۱۲۸	خوشتر	منشی جگتہ	کایتہ	لکھنؤ	انجھالی گوتہ	دھنوی جت گوتہ	۵	
۱۲۹	خیالی	منشی قیام	ایضا	ایضا	حی القایم		۳	
۱۳۰	داس	سنگھ		پہلے پورہ	حی القایم	پہلے پورہ و سہرا گوتہ	۳	
۱۳۱	دانا	دھن لال	کایتہ	لکھنؤ			۲	
۱۳۲	دانا	سویہ پورہ		سکھتہ	علاقہ وارکھٹ		۱	
۱۳۳	دانش	منشی سکھل	کایتہ	لکھنؤ			۲	
۱۳۴	دایم	پہلے پورہ	ایضا	ایضا	سہرا گوتہ	قضا کی	۵	

ردیف	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانه	تجربیات	اشعار و خطاد	کیفیت
۱۵۳	راج	راج کج	راج کج	-	کلمه	-	-	۱	-
۱۵۵	راج	-	-	-	-	-	-	۱	-
۱۵۶	راحت	راحت	دندیل	-	کاکوری	-	زیر بهرام وطن	۱	-
۱۵۷	راحت	پند گشت	-	کشمیری	متبر	مختصر اقله	-	۱	-
۱۵۸	راحت	رام نال	-	کایه	کهنه	-	-	-	-
۱۵۹	راحتی	پایان	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	-	-
۱۶۰	رقم	پند ران	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۵	-
۱۶۱	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۶۲	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۶۳	شیوه	شیوه	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۱	-
۱۶۴	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۶۵	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۶۶	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۶۷	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۶۸	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۶۹	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۰	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۱	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۲	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۳	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۴	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۵	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۶	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۷	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۸	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۷۹	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۰	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۱	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۲	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۳	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۴	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۵	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۶	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۷	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۸	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۸۹	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-
۱۹۰	رام نال	رام نال	-	کایه	کهنه	دکبل برت بود	نظام الواسطی	۲	-

ردیف	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانہ	تعلیمات	اشخاص تعداد	کیفیت
۱۴۵	رند	گجرات	کشمیری	لکھنؤ			۶	شاگرد جرات تھے
۱۴۶	رند	کشمیر	کشمیری	لکھنؤ	آجپتانی		۲	طیب بھی تھے
۱۴۷	رنگین	پور لال	کاشمیری	دھلے			۱	ان کا خون لال تھا
۱۴۸	رنگین	نگل لال	کاشمیری	لکھنؤ	حی القایم	سنگار سنگھ	۱	
۱۴۹	رونق	سہاوی لال	کاشمیری	لکھنؤ	آجپتانی		۲	
۱۵۰	رونق	گجرات	پہلوانی	بیرلی	دبئی کلکٹر ہیں		۱	
۱۵۱	ریحان	دیگر	کاشمیری	لکھنؤ	آجپتانی	دیوان پور	۳۲	
۱۵۲	رئیس	بابوئی		خیر آباد				
۱۵۳	زار	پٹنہ	کاشمیری	لکھنؤ	آجپتانی	تعلیمات تمام	۵	
۱۵۴	زار	پٹنہ	کاشمیری	لکھنؤ	آجپتانی	دش کلکٹر ہیں	۳	
۱۵۵	زاہد	برہمن	برہمن	دھلے	حی القایم		۵	
۱۵۶	زحنی	پٹنہ	کاشمیری	دھلے	علاقہ	پٹنہ	۳	
۱۵۷	ساقی	پٹنہ	کاشمیری	دھلے	سہارن پور	پٹنہ	۲	
۱۵۸	سالگ	ساگر	کشمیری	دھلے	موجود		۲	
۱۵۹	سایل	پٹنہ			بلرام پور	پٹنہ	۰	
۱۶۰	سبز	پٹنہ	کاشمیری	دھلے			۲	
۱۶۱	سجاند	پٹنہ		لکھنؤ			۲	
۱۶۲	سحاب	پٹنہ	مہاجن	دھلے	وکیل پٹی		۲	
۱۶۳	سحر	پٹنہ		لکھنؤ			۲	
۱۶۴	سحر	پٹنہ		بدلون		سابقہ	۱۰	
۱۶۵	سحر	پٹنہ				دبئی کلکٹر ہیں	۱۵	
۱۶۶	سحر	پٹنہ		لکھنؤ	آجپتانی	دھلے	۱۵	

کمر بنو	تاریخ	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانہ	تفصیلات	اشخاص	کیفیت
۱۹۴	۱۱	سرخورد	دولت سنگھ	جسکینہ	کایتہ	دھلے	ایچانی	.	۱	.
۱۹۸	۱۲	سرخورد	لالہ بلوچند	.	.	لکھنؤ	.	.	۱	.
۱۹۹	۱۳	سرخورد	پنڈت ناتھ	.	کشمیری	لکھنؤ	راڈ پیرا دہچند لکھنؤ میں	خاندان آزاد	.	.
۲۰۰	۱۴	سرور	لالہ نیک رام	جسکینہ	.	فتح گڑھ	فتح آباد میں ہیں	.	۱	.
۲۰۱	۱۵	سرور	.	.	کایتہ	.	جی پور میں ہیں	.	.	نام نہیں معلوم ہوا
۲۰۲	۱۶	سجد	لالہ جوا لاکھ	.	کایتہ	اجمیر	جی پور میں ہیں کلیں میں جی پور میں ہیں زیر زمین میں	.	.	.
۲۰۳	۱۷	سجد	لالہ کنویر	لالہ گنگا پور	.	فتح آباد	.	.	۱	.
۲۰۴	۱۸	سلیم	مادہ پور	.	.	پہو پال	حق القایم	.	۲	.
۲۰۵	۱۹	ساجت	لالہ نجات	منشی میمن	کایتہ	لکھنؤ	.	.	۵	.
۲۰۶	۱	شاد	منشی نوال	دو قیام	کایتہ	جسکینہ	پٹیا میں ہیں	.	۱	.
۲۰۷	۲	شاد	منشی کھیلال	بیتام	کایتہ	اجمیر	سکھیا میں ہیں	رسالہ علم و فن	۲	.
۲۰۸	۳	شاد	منشی رام پور	.	.	سہا پور	.	.	۳	.
۲۰۹	۴	شاد	منشی شوہر	۱	.
۲۱۰	۵	شاد	.	.	بجین	.	.	.	۱	.
۲۱۱	۶	شاد	منشی ام پور	.	.	جسکینہ	حصہ دیوان	.	۱	.
۲۱۲	۷	شاد	منشی بیگم	.	.	حیدر آباد	.	.	۱	.
۲۱۳	۸	شاد	منشی بیگم	جسکینہ	کایتہ	لکھنؤ	بلرا پور میں ہیں	.	۲	.
۲۱۴	۹	شاد	منشی لال	.	.	کانپور	اپنی وطن میں ہیں	.	۵	.
۲۱۵	۱۰	شاد	منشی لال	.	کایتہ	بلگرام	قضاۃ میں ہیں	امیر زمانہ دہلی	۲	.
۲۱۶	۱۱	شاد	بیگم لعل	.	کایتہ	.	.	.	۱	.
۲۱۷	۱۲	شاد	منشی لال	داس	.	راوی بریلی	.	.	۲	.
۲۱۸	۱۳	شاد	منشی لال	داس	.	چاندور	.	.	۱	.

دیوانہ و وزیر سردار آباد
دیوانہ و وزیر سردار آباد
دیوانہ و وزیر سردار آباد

ردیف	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانه	تعلیمات	اشیاء تعداد	کیفیت
۲۱۹	۱۲	۴۴	شادعلیل	کایتی	کایتی	حال	خزانه خدی قفا	۳	علم فارسی سنکرت انگریز
۲۲۰	۱۵	۴۴	شاعر	کایتی	کایتی	حج القاسم	اردو فارسی هندین	۳	طبیعت موسیقی و طرح طراحی ست کار یومین شهرت رکبتی هنر ایک سازهی تیا ایجاد کیا ہے
۲۲۱	۱۶	۴۸	شاگرد	منشی طوطا	کشمیری	کویتین بین		۱	
۲۲۲	۱۷	۴۸	شایان	پندت	کشمیری	کشمیری	طایف شایان	۱	
۲۲۳	۱۸	۴۸	منشی طوطا	منشی طوطا	کشمیری	کشمیری	منشی طوطا	۴۸	منشی طوطا
۲۲۴	۱۹	۴۸	شایق	لاله فتح	کشمیری	ایضا	صاحب یوان	۱۶	
۲۲۵	۲۰	۴۸	شایق	بیگلر	کشمیری	ایضا	خایک	۲	
۲۲۶	۲۱	۴۸	شایق	شام لال	کشمیری	کشمیری		۲	
۲۲۷	۲۲	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۲۸	۲۳	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۲۹	۲۴	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۰	۲۵	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۱	۲۶	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۲	۲۷	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۳	۲۸	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۴	۲۹	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۵	۳۰	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۶	۳۱	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۷	۳۲	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	
۲۳۸	۳۳	۴۸	شیر	پندت	کشمیری	کشمیری		۱	

ج	تاریخ	تخلص	نام	ولادت	قومیت	سکونت	زمانه	تصنیفات	اشعار	کیفیت
۲۳۹	۲۳	شکفته	خیرآلی لال	ایچی تارام	کاسکینه	لکهنو	ایچی وطن بین	.	.	.
۲۴۰	۲۵	شمسی	سورج پاد	پنی لال	.	فرخ آباد	.	.	۲	.
۲۴۱	۳۱	شعب	نشی نام	بیج لال	کایه بخت	اجیسر	نقاسے	واخت شمسیم	۱۵	.
۲۴۱	۳۲	شمس	نقاسے	.	.	پہول	جی القایم	.	.	.
۲۴۲	۳۸	شکر	دیشکر	.	.	دھلی	.	.	۳	.
۲۴۳	۳۹	شور	بابو دین	پنی لال	.	فرخ آباد	فرخ آباد بین	.	۲	.
۲۴۵	۴۰	شور	دل لال	.	کاسکینه	پنیکٹ	مکھ کیشین	.	۱	.
۲۴۶	۴۱	شوق	پہول لال	۲	.
۲۴۶	۴۲	شوق	پہول لال	.	.	.	ایچانی	.	۲	سویستی و سار تواری بین کیا ہے
۲۴۸	۴۳	شوق	پہول لال	.	کاسکینه	لکهنو	.	.	۵	.
۲۴۹	۴۳	شوق	پہول لال	.	کاسکینه	پنیکٹ	جی القایم	.	۱	.
۲۵۰	۴۵	شوق	پہول لال	.	کاسکینه	پنیکٹ	جی پورین بین	.	۲	.
۲۵۱	۴۶	شیدا	پہول لال	۲	.
۲۵۲	۴۶	شیدا	پہول لال	۵	.
۲۵۳	۱	صادق	پہول لال	.	کشمیری	پہول	.	.	۱	دلائے
۲۵۱	۲	صادق	پہول لال	.	.	فرخ آباد	.	.	۱	.
۲۵۱	۳	حبا	پہول لال	.	.	فرخ آباد	ایچانی	دیوان	۶	شاگرد مصحفی
۲۵۰	۴	حبا	پہول لال	.	.	دھلی	ایچانی	.	۳	.
۲۵۱	۵	حبا	پہول لال	.	کاسکینه	پنیکٹ	کلکتہ بین	دیوان	۵	.
۲۵۱	۶	حبا	پہول لال	.	.	.	لکهنو بین	.	۶	.
۲۵۱	۷	حبا	پہول لال	.	کاسکینه	پنیکٹ	.	.	۱	.
۲۵۱	۸	حبا	پہول لال	.	کاسکینه	پنیکٹ	ایچانی	دیوان	۱۵	سورج پاد و سار تواری بین کیا ہے
۲۵۱	۹	حبا	پہول لال	.	کاسکینه	پنیکٹ	.	.	۲	شاگرد مکھی پد لال زار

کتاب	تعداد	تصفیات	زمانہ	سکونت	توثیق	ولایت	نام	تخلص	نمبر	نمبر	نمبر
پیشانی	۱	۰	آبجہانی	دہلی	سادہ	۰	لکھنؤ	صمیم	۸۸	۱۰	۲۶۲
پیشانی	۳۱	۰	حی القایم	مراد آباد	کلیہ	۰	کابل	حکیم	۸۸	۱	۲۶۳
ربط کے بہانی ہیں	۰	۰	مراد آباد	۰	۰	۰	پیشانی	حکیم	۸۸	۲	۲۶۴
رمال بھی تھے	۳	۰	آبجہانی	۰	۰	۰	کابل	حکیم	۸۸	۳	۲۶۵
۰	۴	۰	۰	سیرت	۰	۰	کابل	حکیم	۸۹	۴	۲۶۶
مرزا کا خط لکھو بادشاہ دے سے ملا تھا	۱	دیوان فارسی	۰	دہلی	پیشانی	۰	کابل	حکیم	۸۹	۵	۲۶۷
۰	۵	۰	۰	کابل	سیرت	۰	کابل	طالع	۸۹	۱	۲۶۸
۰	۶	۰	کابل	دہلی	کشمیری	۰	کابل	طالع	۸۹	۲	۲۶۹
۰	۱	۰	۰	حیدر آباد	۰	۰	کابل	طالع	۹۰	۳	۲۷۰
۰	۲	۰	۰	حیدر آباد	۰	۰	کابل	طالع	۹۰	۴	۲۷۱
۰	۲	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۰	۵	۲۷۲
۰	۲	۰	۰	کابل	۰	۰	کابل	طالع	۹۰	۶	۲۷۳
۰	۱	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۰	۷	۲۷۴
۰	۱	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۰	۸	۲۷۵
۰	۵	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۰	۹	۲۷۶
۰	۲	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۰	۱۰	۲۷۷
۰	۲	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۰	۱۱	۲۷۸
۰	۲	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۱	۱۲	۲۷۹
۰	۳	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۱	۱	۲۸۰
۰	۹	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۱	۲	۲۸۱
۰	۲	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۱	۳	۲۸۲
۰	۱	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۱	۴	۲۸۳
۰	۱۳	۰	۰	کابل	کشمیری	۰	کابل	طالع	۹۱	۵	۲۸۴

کفایت	اشخاص تعداد	تصفیات	زمانه	سکونت	قومیت	ولایت	نام	تخلص	تجربہ	تجربہ	تجربہ
	۳	دیوان و عاید کرد دیگر ۱۲ کتب اردو و فارسی	حی القایم	قنوج	کایت سکینه	.	دیوان غزلی و لاجپور	عاید	۹۳	۱	۲۰۵
برادر عاید	۴	.	حی القایم	قنوج	کایت	.	شیراز	عاجز	۹۳	۲	۲۰۶
	۱	.	ایضاً	لکھنؤ	ایضاً	.	لکھنؤ	عاجز	۹۳	۳	۲۰۷
	۱	چند ہندیان نظم		خدا آباد		لال	لکھنؤ	عاجز	۹۳	۴	۲۰۸
اندرام خلیفہ کے پوتے ہیں	۲	.		وصلی			سورگرم	عاجز	۹۳	۵	۲۰۹
	۲	.		ایضاً	کھتری	.	نور پور	عاجز	۹۳	۶	۲۱۰
	۲	تاریخ غدر و غفرہ چند کتب		وصلی	کایت	.	لال	عاجز	۹۳	۷	۲۱۱
	۱	.		فیض آباد			لال	عاشق	۹۳	۸	۲۱۲
	۱	.		وصلی	کشمیری	رام نرین	پنڈت نام	عاشق	۹۳	۹	۲۱۳
	۱	.					شیخ پور	عاشق	۹۳	۱۰	۲۱۴
	۱	.		وصلی	کشمیری	پنڈت	دیوارام	عاشق	۹۳	۱۱	۲۱۵
	۱		انجمنی				سک	عاشق	۹۳	۱۲	۲۱۶
	۱		فتح آباد میں ہیں				جلی ہار	عاشق	۹۳	۱۳	۲۱۷
شاگرد شاہ نصیر	۲	.			کشمیری	راجہ گولی ناہرہ	عاشق	۹۳	۱۴	۲۱۸	
	۱	.			کھتری		رام کھ	عاشق	۹۳	۱۵	۲۱۹
	۱	.		سیالکوٹ	سوامی		سوامی	عاشق	۹۳	۱۶	۲۲۰
	.			فتح پور			سردی				
	۱۶	دیوان عاشق باس عاشق بحر العروہ میں بغاوت ہندو عید نامہات وغیرہ	میرٹھی ریاست گدہ ادیشی ہیں	وصلی	کشمیری	شاگرد	نورنگہ	عاشق	۹۳	۱۷	۲۲۱
							پنڈت	عاشق	۹۳	۱۸	۲۲۲
مہاراجہ شتالے کے عمری بھی شامل ہیں	۱	دیوان	انجمنی	عظیم آباد	سکینه کایت	کلیں	کلیں	عاشق	۹۳	۱۹	۲۲۳

ردیف	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصفیات	اشعار تعداد	کیفیت
۲۰۵	عاصی	گنہگار	پنجاب	کاشتکار	وہلی	بعد از انتقال ہوا	-	۴	
۲۰۶	عاصی	لارہ گار	پنجاب	-	-	نادر علی خان	-	۱	
۲۰۷	عاصی	جنتی	پنجاب	-	اوگر پور	-	-	۱	
۲۰۸	عاصی	جنتی	پنجاب	-	لکھنؤ	بلال مہدی	-	۴	
۲۰۹	عاصی	جنتی	پنجاب	-	کاشیہ	آجپانی	-	۱	ادستاد جنتی نیدہ لال زار
۲۱۰	عاقل	لاکھ لال	پنجاب	-	الہ آباد	امجد کلکتری	-	۳۰	
۲۱۱	عبرت	دولت رام	پنجاب	کاشیہ	وہلی	۱۲۸۹ء ہجری	-	۴	شاگرد خواجہ سید درد
۲۱۲	عزیز	پہلوان	پنجاب	-	الہ آباد	۹۶۶ ہجری	-	۴	
۲۱۳	عزیز	شیو پور	پنجاب	-	وہلی	-	-	۱	
۲۱۴	عزیز	مہاراج	پنجاب	-	کاشیہ	آجپانی	-	۴	اپنوں کی اپنا استاد شاہ نصیر کے کلام کو جمع کیا ہے۔
۲۱۵	عزیز	دیشاد	پنجاب	-	کاشیہ	شاہ پور	-	۱	
۲۱۶	عزیز	جنتی	پنجاب	-	کاشیہ	۱۲۸۹ء ہجری	حاشیہ	۱	
۲۱۷	عزیز	رام سہک	پنجاب	-	کاشیہ	لکھنؤ	-	-	
۲۱۸	عزیز	جنتی	پنجاب	-	سلطان پور	۱۲۸۹ء ہجری	شہزادی	۶	
۲۱۹	عشق	-	-	-	-	زمانہ سابق	-	۱	
۲۲۰	عشرت	بہوشت	پنجاب	-	میرپور	۱۲۸۹ء	-	۱	
۲۲۱	عشق	نعل	پنجاب	کاشیہ	لوہک	حی الصائم	-	۲	
۲۲۲	عطارد	راجہ بالک	پنجاب	-	-	-	-	۳	
۲۲۳	عسلم	جنتی	پنجاب	-	الہ آباد	غازی پور	-	۴	
۲۲۴	عندہ	جنتی	پنجاب	-	وہلی	-	-	۲	
۲۲۵	غریب	گوشت	پنجاب	-	وہلی	کلکتہ میں ہیں	نقد علیہ	۱	
۲۲۶	غیاث	خیالی رام	پنجاب	-	کاشیہ	-	-	۱	
۲۲۷	غیاث	گہر زار	پنجاب	-	-	-	پنجستان بہار	۱	

کمر	نمبر	تخلص	نام	دولت	توسیت	سکونت	زمانہ	تفقیقات	اشعار تعداد	کیفیت
۳۲۸	۴۴	عیش	جو لالہ	کاکا پڑا	فرخ آباد	۰	۰	۰	۳	بعد عذر اگر مسلمان ہو کر برکت
۳۲۹	۴۵	عیش	رای سنگہ	۰	کایتہ	دھلی	آجپانی	۰	۳	کے شوق میں مسلمان ہو کر برکت
۳۳۰	۴۶	عیش	پارل	۰	۰	سہارن	۰	۰	۶	۰
۳۳۱	۱	غافل	راستی سنگہ	۰	۰	۰	۰	۰	۱	صاحبانی میں کیا تھے
۳۳۲	۲	غافل	نجات سنگہ	۰	۰	۰	۰	۰	۳	صاحبان کسیر تھے میان سمل و
۳۳۳	۳	غالب	خوشی رام	گنیش لال	ڈھنڈر	ریوڑی	مرہٹہ میں ہیں	۰	۵	شکل و میر عاقل انکے شاگرد تھے
۳۳۴	۴	غبار	کھیل لال	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰
۳۳۵	۵	غریب	لالتاج	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۳۶	۶	غلام	شاہنشاہ	۰	۰	۰	۰	۰	۲	میراج میری شاہ عالم بادشاہ
۳۳۷	۷	غلام	راستی سنگہ	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰
۳۳۸	۸	غنیم	مہتا سنگہ	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۰
۳۳۹	۹	غلیں	نشتی پاری	نشتی لال	کایتہ	دھلی	لاہور میں	۰	۱۰	۰
۳۴۰	۱	قانع	گند سنگہ	۰	۰	دھلی	آجپانی	۰	۲	۰
۳۴۱	۲	قانع	نشتی لال	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۰
۳۴۲	۳	قانع	نشتی سنگہ	۰	۰	دھلی	فرخ آباد میں	۰	۴	۰
۳۴۳	۴	فائدہ	چیمپو	۰	۰	دھلی	آجپانی	۰	۲	۰
۳۴۴	۵	فائدہ	بازار	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰
۳۴۵	۶	فادی	کنڈ لال	۰	۰	لاہور	آجپانی	۰	۷	۰
۳۴۶	۷	فادی	کرسنام	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۰
۳۴۷	۸	فادی	پرمیشور	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰
۳۴۸	۹	فرح	چوہدری	کنج لال	چوہے	۰	۰	۰	۱	۰
۳۴۹	۱۰	دھت	نیشن شاہ	کونڈ پڑا	کایتہ	دھلی	۰	۰	۳	۰

بنیاد
کنول

ردیف	تاریخ	مختص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانه	تصفیات	اشخاص تعداد	کیفیت
۳۵۰	۱۱	۱۰۹	فوت	لارستان	.	الریاد	.	.	۱	.
۳۵۱	۱۲	۱۰۹	فوت	کیدریه	مستی رام	لکهنو	.	.	۳	.
۳۵۲	۱۳	۱۰۹	فوت	اندیشه	پند کشیری	.	.	.	۵	.
۳۵۳	۱۴	۱۱۰	فوت	لارستان	.	مسترا	.	.	۱	.
۳۵۴	۱۵	۱۱۰	فوت	شکریال	مستی رام	لکهنو	حی القایم	در این مکتوم چند کتب عهد	۵۲	.
۳۵۵	۱۶	۱۱۲	فوت	دیبی پراد	نهار کشیری	لکهنو	.	.	۳	.
۳۵۶	۱۷	۱۱۲	فوت	تند کشور	باجست	.	بلرام پورین	.	۲	.
۳۵۷	۱۸	۱۱۳	فوت	صاحب	کایت	لکهنو	انجیلی	.	۲	.
۳۵۸	۱۹	۱۱۳	فیض	پند کشور	پند کشیری	فرخ آباد	.	.	۱	.
۳۵۹	۲۰	۱۱۳	فیض	بجو لال	.	.	بلرام پورین	.	۲	.
۳۶۰	۲۱	۱۱۳	فیض	پند کشور	.	لکهنو	حی القایم	در این مکتوم چند کتب عهد	۱۹	.
۳۶۱	۲۲	۱۱۳	فیض	پند کشور	۱	.
۳۶۲	۲۳	۱۱۳	فیض	پند کشور	۱	.
۳۶۳	۲۴	۱۱۳	فیض	پند کشور	کشیری	.	بلرام پورین	.	۱۱	.
۳۶۴	۲۵	۱۱۳	فیض	پند کشور	ایضا	لکهنو	.	.	۸	.
۳۶۵	۲۶	۱۱۳	فیض	پند کشور	ایضا	لکهنو	.	.	۱	.
۳۶۶	۲۷	۱۱۳	فیض	پند کشور	.	لکهنو	.	.	۱	.
۳۶۷	۲۸	۱۱۳	فیض	پند کشور	.	لکهنو	.	.	۵	.
۳۶۸	۲۹	۱۱۳	فیض	پند کشور	کایت	لکهنو	حی القایم	.	۱	.
۳۶۹	۳۰	۱۱۳	فیض	پند کشور	.	لکهنو	ایضا	.	۲	.
۳۷۰	۳۱	۱۱۳	فیض	پند کشور	.	لکهنو	.	.	۳	.
۳۷۱	۳۲	۱۱۳	فیض	پند کشور	کشیری	.	.	.	۱	.
۳۷۲	۳۳	۱۱۳	فیض	پند کشور	۲	.
۳۷۳	۳۴	۱۱۳	فیض	پند کشور	۲	.

ردیف	تاریخ	محل	نام	ولایت	نوبت	سکونت	زمانه	تفصیلات	تعداد	کیفیت
۳۴۳	۱۳۴۳	گلستان	بخت	لاهورین	...	۵	...
۳۴۵	۱۳۴۵	گلستان	۱	...
۳۴۶	۱۳۴۶	گلستان	موجودین	دیوان	۲	...
۳۴۷	۱۳۴۷	گلستان	ایضا	...	۱	...
۳۴۸	۱۳۴۸	گلستان	۱	...
۳۴۹	۱۳۴۹	گلستان	۵	...
۳۵۰	۱۳۵۰	گلستان	۵	...
۳۵۱	۱۳۵۱	گلستان	۲	...
۳۵۲	۱۳۵۲	گلستان	۲	...
۳۵۳	۱۳۵۳	گلستان	۱	...
۳۵۴	۱۳۵۴	گلستان	۱	...
۳۵۵	۱۳۵۵	گلستان	۲	...
۳۵۶	۱۳۵۶	گلستان	۹	...
۳۵۷	۱۳۵۷	گلستان	۲	...
۳۵۸	۱۳۵۸	گلستان	۲	...
۳۵۹	۱۳۵۹	گلستان	۱	...
۳۶۰	۱۳۶۰	گلستان	۴	...
۳۶۱	۱۳۶۱	گلستان	۱	...
۳۶۲	۱۳۶۲	گلستان	۱	...
۳۶۳	۱۳۶۳	گلستان	۱	...
۳۶۴	۱۳۶۴	گلستان	۱	...
۳۶۵	۱۳۶۵	گلستان	۳	...
۳۶۶	۱۳۶۶	گلستان	۸	...
۳۶۷	۱۳۶۷	گلستان	۲	...

ردیف	تصویر	نام	ولایت	توسیع	سکونت	زمانه	تصفیات	اشخاص تعداد	کیفیت
۳۹۸	۱	مایل	لاذلان	کایت	لکهنو	.	.	۱	.
۳۹۹	۲	بتلا	لاذلان	.	پتاپ	الہ آباد میں	.	۲	.
۴۰۰	۳	سیتج	لاذلان	۲۰	.
۴۰۱	۴	سہنا	سہنا	.	سہنا	.	.	۲	.
۴۰۲	۵	سوسو	لاذلان	.	سہنا	.	.	۲	.
۴۰۳	۶	سجوب	گوری	خیر اللہ	.	پشکال	پشکال	۱	.
۴۰۴	۷	مخروج	نشتی	کشمیری	لکهنو	.	.	۱	.
۴۰۵	۸	مخروج	لاذلان	.	فرخ آباد	.	.	۱	.
۴۰۶	۹	مخروج	لاذلان	.	ایضا	.	.	۲	.
۴۰۷	۱۰	مخروج	گلاب	کھری	دھلی	محمی القام	.	۱	.
۴۰۸	۱۱	مخروج	لاذلان	.	فرخ آباد	.	.	۱	.
۴۰۹	۱۲	مخلص	اندرا	کھری	دھلی	آجیتانی	.	.	.
۴۱۰	۱۳	مخلص	پالوئی
۴۱۱	۱۴	مخلص	لاذلان	.	لکهنو	.	.	۳	اندرا
۴۱۲	۱۵	مخلص	نشتی	برج	لکهنو	موجود ہیں	.	۲	دیوان مسی
۴۱۳	۱۶	مخلص	پتاپ	گوری	دھلی	ایضا	.	۲	بہارستان
۴۱۴	۱۷	مخلص	پتاپ	۱	پتاپ
۴۱۵	۱۸	مخلص	پتاپ	پتاپ	لکهنو	.	.	۹	.
۴۱۶	۱۹	مخلص	پتاپ	پتاپ	فرخ آباد	.	.	۹	.
۴۱۷	۲۰	مخلص	پتاپ	کھری	پتاپ	.	.	۲	.
۴۱۸	۲۱	مخلص	پتاپ
۴۱۹	۲۲	مخلص	پتاپ	کایت	دھلی	.	.	۱	.
۴۲۰	۲۳	مخلص	پتاپ	.	فرخ آباد	.	.	۱	.
۴۲۱	۲۴	مخلص	پتاپ	پتاپ	پتاپ	.	.	۱	.

سجوب شاہ بادشاہ کی عہد
میں پڑی امیر گاندھی

ردیف	تعداد	تصفیات	زمانه	سکونت	قومیت	ولادت	نام	تخلص	تعداد	ردیف	
۲۳۵	۱	-	آبجی بانی	میرزا آباد	-	-	عجائب رام	منشی	۱۲۳	۲۳۵	
۲۳۶	۱۰	دیوان شایسته	ایضا	دهلی	کایه ناک	-	موجده	منشی	۱۲۳	۲۳۶	
۲۳۷	۳	-	پیشوا و رسول	بنارس	-	-	بنارک	منشی	۱۲۳	۲۳۷	
۲۳۸	۲	-	حی القام	الکابو	کایه ناک	-	کرل لال	منشی	۱۲۳	۲۳۸	
۲۳۹	۲	-	-	-	-	-	موجده لال	منعم	۱۲۳	۲۳۹	
۲۴۰	۱	-	-	دهلی	کایه ناک	-	کنند لال	منعم	۱۲۳	۲۴۰	
۲۴۱	۲	-	قضا	لکهنو	کایه ناک	منشی کاکا	موجده	۱۲۳	۵۴	۲۴۱	
۲۴۲	۹	دیوان اردو فارسی	آبجی بانی	لکهنو	کایه ناک	موجده	موجده	۱۲۵	۵۵	۲۴۲	
۲۴۳	۱	دیوان فارسی	ایضا	غفر آباد	کایه ناک	موزون	موزون	۱۲۵	۵۶	۲۴۳	
۲۴۴	۱	-	آبجی بانی	دهلی	کایه ناک	منشی	منشی	۱۲۵	۵۷	۲۴۴	
۲۴۵	۱	-	-	برج	-	-	منشی	۱۲۶	۵۸	۲۴۵	
۲۴۶	۱	دیوان نواب محنت خانیکه	-	-	-	-	راجہ پلاس	مبارج	۱۲۶	۵۹	۲۴۶
۲۴۷	۱	منشی احمدی راجپوتانه	آبجی بانی	دهلی	کشیری	-	منشی	موجده	۱۲۶	۶۰	۲۴۷
۲۴۸	-	-	-	مرشد	-	-	رامی	موجده	۱۲۶	۶۱	۲۴۸
۲۴۹	۲	-	-	-	-	-	منشی	موجده	۱۲۶	۶۲	۲۴۹
۲۵۰	۱	-	-	فرخ آباد	-	-	موجده	موجده	۱۲۶	۶۳	۲۵۰
۲۵۱	۲	-	-	-	-	-	منشی	منشی	۱۲۶	۶۴	۲۵۱
۲۵۲	۶	دندہ بیگم	آبجی بانی	دهلی	کھتری	بلکیت	منشی	ناتوان	۱۲۶	۶۵	۲۵۲
۲۵۳	۲	دندہ بیگم	گوالیار	دندہ بیگم	کایه ناک	لال	منشی	ناتوان	۱۲۶	۶۶	۲۵۳
۲۵۴	۱۲	دندہ بیگم	پنی وطن	دهلی	کھتری	منشی	منشی	نادر	۱۲۶	۶۷	۲۵۴
۲۵۵	۱	-	-	لکهنو	-	-	منشی	نادر	۱۲۶	۶۸	۲۵۵
۲۵۶	-	-	آبجی بانی	ایضا	-	-	منشی	نادر	۱۲۶	۶۹	۲۵۶

ردیف	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکنت	زمانه	تقیقات	اشغال	کیفیت
۲۶۴	نار	نولال	کهنری	-	-	-	-	۲	-
۲۶۵	تاصح	چهارم	برهنی	بوژل	-	-	-	۱	-
۲۶۶	طوق	چکانه	لالاجی	-	-	-	-	۱	-
۲۶۷	ناظم	نوشه	کهنری	لکهنو	-	-	-	۵	-
۲۶۸	ناظم	درگاه	چو لال	شیرین	-	-	-	۱	-
۲۶۹	ناظم	کاشانی	کهنری	لکهنو	-	بهرت پور	-	۱	-
۲۷۰	نلالان	دولار	مهری	پوانه	-	دلی بن	-	-	-
۲۷۱	نلالان	نول	کهنری	دلی	-	-	-	۱	-
۲۷۲	نامی	لال	کایت	دلی	-	-	-	۱	-
۲۷۳	نامی	نوشه	کهنری	دلی	-	بهرت پور	-	۲	-
۲۷۴	نشار	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱۰	-
۲۷۵	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱	-
۲۷۶	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۲	-
۲۷۷	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۳	-
۲۷۸	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۴	-
۲۷۹	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۵	-
۲۸۰	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۶	-
۲۸۱	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۷	-
۲۸۲	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۸	-
۲۸۳	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۹	-
۲۸۴	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱۰	-
۲۸۵	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱۱	-
۲۸۶	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱۲	-
۲۸۷	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱۳	-
۲۸۸	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱۴	-
۲۸۹	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱۵	-
۲۹۰	نجات	نوشه	کهنری	دلی	-	دلی بن	-	۱۶	-

ردیف	تاریخ	تخصص	نام	ولدیت	توسیت	سکونت	زمانه	تصفیات	اشیاء	کیفیت
۲۹۱	۳۰	۱۳۲	نور	بنی دهر	لاور چند	بقال	دلی مین برین	.	۳	.
۲۹۲	۳۱	۱۳۵	تهال	سهای	لاور چند	میرچ	.	.	۱	.
۲۹۳	۳۲	۱۳۵	سزال	تهال چند	.	لاهور	گل بکاوالی اردو	.	۲	.
۲۹۴	۳۳	۱۳۵	نیار	لاور راجا	جگنا تھ	بگوتنگ	.	.	۱	.
۲۹۵	۳۴	۱۳۵	نیان	مانا پرد	پور چند	کایتیک	حی القایم	فیروز عجمت	۴	.
۲۹۶	۳۵	۱۳۵	سهم	نیم چند	.	.	محل و صندریه	محل و صندریه	۲	.
۲۹۷	۱	۱۳۵	وصف	لاور لال	.	میرچ	.	.	۱	.
۲۹۸	۲	۱۳۵	وصف	لال سنگ	هپاکر	.	دوڑکی مین	.	۵	.
۲۹۹	۳	۱۳۵	واصل	درگشاد	درگشاد	کول	محل و مین	.	۱	.
۵۰۰	۴	۱۳۶	وال	.	.	فصل آباد	.	.	۲	.
۵۰۱	۵	۱۳۶	وحد	جیت	کایت	میرچ	.	.	۱	.
۵۰۲	۶	۱۳۶	وحشی	بشیر تپه	گوبی تپه	دلی	.	.	۱	.
۵۰۳	۷	۱۳۶	وحشی	کابل	کایت	دلی	لازم میل میز	حکیم سکیاتید رحم کی اولاد	۱	.
۵۰۴	۸	۱۳۶	وحشی	بشیر تپه	کشتیری	دلی	سایه مین	.	۳	.
۵۰۵	۹	۱۳۶	وصف	بنی دهر	سولچند	.	.	.	۱	.
۵۰۶	۱۰	۱۳۶	وصفی	سوی پیرام	دلی پرد	کایتیک	.	.	۳	.
۵۰۷	۱۱	۱۳۶	وصف	راجا لال	کایتیک	.	انجانی	دیوان	۲	.
۵۰۸	۱۲	۱۳۶	وصف	بنکر لال	.	الآباد	.	.	۲	.
۵۰۹	۱۳	۱۳۶	وقار	نخچه تپه	کایتیک	کلتو	حی القایم	چند کتب	۳۰	.
۵۱۰	۱۴	۱۳۶	وقار	راجا لال	کایتیک	مراد آباد	ایضا	دیوان	۲۵	رئیس اور پڑی آدمی مین
۵۱۱	۱۵	۱۳۶	دبی	نخچه تپه	کایتیک	کلتو	میرچ و مین	کایت دبی	۲۹۹	عقد و رفع

کتاب	تعداد	تفصیل	نام	دولت	قومیت	سکونت	زمانه	تفصیلات	اشخاص	کیفیت
۵۱۲	۱۶	۱۳۱	ولی نام	ولی نام	کایت	دھلی	۵- شنبه	-	۲	
۵۱۳	۱۰	۱۳۲	برقیه	برقیه	دھلی	دھلی	دیوان	۳۰		
۵۱۴	۲	۱۳۵	بخت	لا لاند	بخت	بخت	۱			
۵۱۵	۳	۱۳۵	بخت	بخت	بخت	بخت	۹			
۵۱۶	۴	۱۳۵	بخت	بخت	بخت	بخت	۳			
۵۱۷	۵	۱۳۵	بخت	بخت	بخت	بخت	۵			
۵۱۸	۶	۱۳۵	بخت	بخت	بخت	بخت	۵			
۵۱۹	۷	۱۳۴	بخت	بخت	بخت	بخت	۳			
۵۲۰	۸	۱۳۴	بخت	بخت	بخت	بخت	۳			
۵۲۱	۹	۱۳۴	بخت	بخت	بخت	بخت	۳			
۵۲۲	۱	۱۳۴	بخت	بخت	بخت	بخت	۱			
۵۲۳	۲	۱۳۴	بخت	بخت	بخت	بخت	۱			
۵۲۴	۳	۱۳۶	بخت	بخت	بخت	بخت	۲			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابل شیراز اترانہ انا گلستا
ہیں بلا کی طویان نہ شہوانا
گوزبان فارسی شیریں شال تھو
چو بندہ میں زبانی دہ میں

شائقین سخن کو مشورہ ہو کہ یہ دور سحر حقہ نگارہ الشعر اسے مشہور کا ادبی خدمتیں پیش کیا جاتا ہے اور
مؤلف کا مقصد سبکی تالیف ہی سہلے بقا کو نام بنائے جس کے اور کچھ نہیں ہے ہندو کی فارسی شاعری کا احوال
اول حصہ میں جو ازلہ قلم ہو چکا ہے اور اس جلد میں او کی اردو شاعری کا بیان ہے اول اردو شاعر ہندو
میں منشی ولی رام ولی تخلص قوم کا تہہ ہوئے ہیں یہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد میں تھے ان کے بعد
اسے اندرام تخلص اور عہد راجہ رام نرائن ہونڈون نے اس شاعری کو کچھ وسعت دی مگر جو ترقی اور سرسبز ہوئی
اسے سب کے دیوانہ اور کاجی پروانہ کی ذات ہی ہوئی وہ بہت عجیب اور لافانی تھی کیونکہ اسے سب کے دیوانہ
تو اپنی اور ستادی سے اسکا اثر کو بذریعہ لہنے شاگردوں کے کہ انرا بھلا ایک جو علی حسرت گھمیان قلم بخش جرات
کے اور ستاد تھے دور دور پہنچایا اور کاجی پروانہ نے اپنی قدردانی اور فیاضی سے اسکی مرئی گری کی پھر تو
یہاں تک نے بت پہنچی کہ اسکا جا بجا رواج ہو گیا اور قلمی و لکھنؤ دہرے مرکز اس کے قرار پاسے جہاں بادشاہوں کا
کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے استاد اہل زبان پیدا ہوئے جنکی سحر طرازی اور نکتہ پرازی سے اردو
کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندوستان میں اسکا اقتبا فرج اقبال پر چکا ہے اور گائون تک کے لوگ شل فرعون
کے اس کے جمال باکمال اور نر لا زوال سے فیض پاسے ہوئے ہیں چنانچہ آج صرف ہندو میں بہت ایسے
شاعر شیوا زبان موجود ہیں کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونوں پسند کرتے ہیں بھلا کون ایسا ہو گا جو شاعر

جو ہر فرحت و تقار اور ہنسی وغیرہ کے دلکش اور لب بند شعرون کو شکر و ادنیٰ سے گاہم اس بیان کو زیادہ
 طول دینا نہیں چاہتے ناظرین اس کے چلک خود دیکھ لیں گے کیونکہ مشک آگست کہ خود ہوید نہ کہ عطار بگویدان
 آنا ضرور ہے کہ مسلمانوں کی نسبت ہماری قوم میں عمدہ شاعرون کی تعداد کم ہے سبب اسکا یہ ہے کہ بچاں
 برس اول تو ہماری قوم کے لوگ محاش کی ضرورت سے اردو کی نسبت فارسی کو زیادہ پسند کرتے تھے اور اب
 انگریزی بہت پسند کرتے ہیں پس اردو کی شاعری جقدر ان بچاں برسوں میں ہم لوگوں کے اندر مروج ہوئی
 گو کافی نہ تھی پر ہفتہ تو ضرور تھی کہ بچاں برس اول جو مسلمانوں کا خیال ہندون کی اردو شاعری اور باندائی
 کی نسبت تھا وہ اس سے بہت کچھ بدل گیا تھا یا تو ایک دن تھا کہ آتش و اندر خان نے اپنی کتاب میں ہندون
 کے کلام کو خالی از فصاحت کھا لیا ایسا آیا کہ مرزا غالب جیسے استاد مسلم الثبوت نے پنڈت دیا شنکر کی
 مثنوی گلزار نسیم کو بلاغت کہا اور نسیم کے بعد جو نامی ہندو شاعر ہو وہ فصیح بھی تھے اور بلین بھی۔
 اس مجموعہ میں بانیو اکیس شاعرون کا کلام ہے گو قیاس چاہتا ہے کہ یہ تعداد باعتبار کثرت اور بیاقت علم و فضل
 ہندون کے جو کچھ دیکھنے میں آتی ہے بہت کم ہے کیونکہ اس سے زیادہ تو اس وقت ہندو شاعر موجود ہوں گے
 لیکن جب صرف ہفتہ کی محنت تلاش اور مشوارابی پر خیال آتا ہے تو بے اختیار یہ شعر زبان حال سے
 نکل جاتا ہے۔ **یوں لاؤ گے دل دھونڈ** دیکھا چاہا کوئی ٹکڑا اٹھالیا ہر شاعر کے خاندانی حالات
 اور اسکی نفسیات کی تحقیقات جہاں تک ممکن تھا کی گئی اور پھر یہی جو باقی رہ گئی وہ باقی ہے بشرط دریافت طبع
 میں شامل کر دی جائیگی۔ اخیر میں ہم اون علم دوست محض خیر اور سرا پا کرم اشخاص کے نام کہ جنہوں نے اس
 نسخہ خود پیرا کی تالیف میں لاثانی اور پیش بہادری کا بال شکوری لکھتے ہیں اور اس ویسا جہ کو ان کے ذکر خیر ختم
 کرتے ہیں اور وہ نام نامی یہ ہیں۔
 منشی درگا پرشاد صاحب نادو قوم کہتری سکندہ دہلی
 منشی کیول رام صاحب ہار قوم کا پتہ مدرسہ چاند پور۔ منشی رائے جواہر سنگھ صاحب جوہر گھنوی۔
 منشی گوکل پریشاد صاحب رہا ہشندہ کا پور۔ لالہ لال بہادر صاحب زخمی سکندہ کا پور۔ منشی
 اندر من صاحب مراد آباد۔ ٹھاکر گلاب سنگھ صاحب مشتاق اور سیر نہر جمن۔ منشی شنکر دیال صاحب
 فرحت گھنوی۔ منشی دیو کی نندن صاحب رہا ہشندہ الہ آباد۔ منشی لچھی زاین صاحب
 آؤر سکندہ ٹونک۔ پنڈت بشیشتر ناتھ صاحب بصیر دہلوی۔ پنڈت جانی ناتھ صاحب ناظم
 محکمہ اسیل ریاست جودہ پور۔

آٹھ۔ تخلص لالہ رکھ دیال ہشندہ متہرا اور حال معلوم نہیں یہ شعر انکا ہے۔

گلہ پور کے ہونے تو پڑتا ہے کچھ سچا اگر تیری طرح گلشن میں گر صبا ہوتا

آؤر - تخلص لالہ لکھی زاین خلف لالہ ہر سکھ کے قوم کا بیتہ سکینہ سکینہ ٹونک راقم تذکرہ کے مرشتہ داروں سے ہیں اور انہوں نے اصلاح مولوی سید محمد اسعد تخلص سے لی ہو اور کسی کسی بندہ کو بھی اپنا کلام دکھلایا ہو

شور و غوغا بھی مختصر نہ ہو	نایاب دل زینا کو دیکھو	جادوگر کو مگر غم کو فوج نہیں	جو بھی چاہے لذت سرور میں
زلف چاکا ہوا ہے مجھ سے	ایک ہی تار گریبان مرگور نہیں	تیری تیغ ابرو کا ایما عالم	موری نیچان نوجوان کیسے
محبت میں بندم مسلمان کا	عشق میں رہتا نہیں دین کا	نامہ شوق ایک فتنہ ہے	سروش اور جاسے گا کبوتر کا
کیا کر دن کہچ کر تری عین	میں تو مستی میں خدیو کا	کہیں بیٹھا نہ بنیا درودن	کہ اسکو توں طوفان چاہتا ہے

آؤر - تخلص نڈت جوالا پر شاہر جاشی ولد غشی نڈت نشن جید ابن کشید بن جتا من خلف تارام مہن کشمیری سن ۱۹۲۱ میں بکٹھ باشی ہوئے عرصہ تک تھرا کے کوتوال اور تحصیلدار رہے تھے اور پھر دنیا کو چھوڑ کر خطہ اک برج میں گوشہ بکٹھ پیٹھے تھے۔ کہتے ہیں کہ اوکو حبس نفس اور شاغل تصفیہ قلب پر روشنی ملی حاصل ہو گئی تھی چنانچہ انہوں نے اپنے مرثیہ کی ساعت اور تاریخ پہلے ہی بتادی تھی وہ شاعر ہی تھے اور اردو فارسی میں شعر کہتے تھے فارسی کلام تو اوکھانڈ کرہ سیار الشعراء ہندو میں درج ہو چکا ہے اور اردو میں **رما**

دنیا میں غم عورت سے چھوٹے	عقبی میں جاسویت چھوٹے	ہر طر فلو سنگے و ہم و خیال	ہم عزیزین فکر شرف چھوٹے
---------------------------	-----------------------	----------------------------	-------------------------

آرام - تخلص کہن لال قوم کا بیتہ ہشندہ دہلی ایک مدرسی ہیں اور یہ شعرا دہلی افکار دار سے ہیں۔

آرام - تخلص یحیم نامہ راہی کہتری ہشندہ دہلی تیر اندازی خوشنویس میراجیادخل کہتے تھے اور صاحب دیوان گزری تیر انداز تھے

خون کہشور نکلتا ہی را	دل کا فوارہ اچھلتا ہی را
-----------------------	--------------------------

آزار - تخلص رام سنگہ ہشندہ دہلی جوبل تحصیل علم اندھے ہو گئے تھے گرن شعریں بڑی مصرعے چنانچہ بہت شعرا کا اونکی روشن سواد کی علم شہر دال ہے۔

انہوں کی ساری بڑی طرز تک اور ہے	طو جیال ہے وضع تبسم اور ہے
---------------------------------	----------------------------

آزار - تخلص لالہ جوالا پر شاہ فرخ آبادی لکھنؤ۔

منفصل ہیں کیا کہور ہے	اجی کیا جام محو صا حار ہے
-----------------------	---------------------------

آسان - تخلص لالہ سراج رام ہشندہ الہ آبادی استاد شاعران تھو گئے تھو اس شعر کو اور کوئی کلام او نہیں لکھا

میکہ تیر انداز کہیں جویر دین	میکہ تو کوچہ نہیں کسکاتہ تھا
------------------------------	------------------------------

اشفتہ - تخلص گلاب سنگہ کہتری شاہجہان آبادی عین عالم شباب اور تارام نوحا سنگی میں خیر عشق کے شہید آخر اسی مرض لاعلاج میں اپنا سر کاٹ کر مر گئے مرزا قادر بخش صاحب تخلص شاہزادہ دہلی اپنی کتاب گلستان سخن میں لکھتی ہیں کہ ادبی مرگ کو بچھیں برس گزریں مگر ایک لون پر وہ صدر تازہ ہے یہ بہت شعر

اودھ جو ہم ہوئے تیرے ذکر کے گونج سے اودھ کی عاشق فراچی اور نازک خیالی عیان ہے -

پہ پہ کیا ہو کہ لب لبتہ کھنکھن کر گیا سو جیانی دین لبتہ کھنکھن کر گیا تیرا شکوہ کہہ رہا ہے نہ آیا نا ہو جیانی دین لبتہ کھنکھن کر گیا زلفوں سے بھی یاد دہن کے دلچسپ رکھا سر ہاتھوں پر تو بولا	اوس میں باقی رہا تھا بندہ ریز گیا سہی ہی لوگ ان کے ہونے لگے پہ چنگوڑی کے کا فخر کیا مجلوٹ چہرہ لبتہ کھنکھن کر گیا کا فخر تو ہو سو ہو گیا کہ تو ہی بے سرو پا کھنکھن کر گیا	جان ہی شوق لبتہ کھنکھن کر گیا تجربہ نہیں ہو کہ ہو عیش کا گوڑا عالمی لبتہ کھنکھن کر گیا باکھل ہی آؤ کہ لبتہ کھنکھن کر گیا ایک سکر لبتہ کھنکھن کر گیا دم کا بھان بڑا اور شفت	اودھ تھا آخر شہد اٹھا کر گیا یارین ہو گیا کہ نہ عیش کا کیا نہ گی کر گیا کہ نہ عیش کا کھنکھن کر گیا کہ نہ عیش کا یہ تیرا بڑا یا عیش کا بجسے چنگوڑی کے خیر ہی ہے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

انہوں نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہر جتنے اشعار اودھ کے ایک تذکرہ سے لکھ دے سب یہاں لکھے جاتے ہیں -

خیر مگر کیا ہو کہ لب لبتہ کھنکھن کر گیا سو جیانی دین لبتہ کھنکھن کر گیا تیرا شکوہ کہہ رہا ہے نہ آیا نا ہو جیانی دین لبتہ کھنکھن کر گیا زلفوں سے بھی یاد دہن کے دلچسپ رکھا سر ہاتھوں پر تو بولا	حلقہ دام بلا حلقہ رلف باکا کون سے روز مری ہم دیا ان کسی شوق کے کہ ہو کر گیا کسی شوق کے کہ ہو کر گیا کسی شوق کے کہ ہو کر گیا کسی شوق کے کہ ہو کر گیا	نوع میں دیدار جانا کتنا ہو گیا تن چپ چپ شوق نے چھوڑا گیا جلی میں ہر شوق کی شہزاد کی ہوئی آؤ کہ شوق نے غم میں بہت درد خاک پر شہیدوں کے میرا ہی لبتہ کھنکھن کر گیا دیکھ کر ہو گیا آفت جانا گیا دین شوق ہے تو بھنا چال	اپنا مرنے والا جو حلقہ کے برابر ہو گیا تو یادداشت جنوں مگر دانا اور یادداشت مرنے کے دیدار کا نہی نہی جو دیا دانا تمام رہا بہت درد کیوں ہو فخر خیر کے رلفوں کی طرح لبتہ کھنکھن کر گیا جس کے دیکھ ہی شوق ہو جانا لب بابت میں پارسائی کی
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آگہ - پنڈت جوالا ناتھ خلف وانا رام برہمن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -

جان جاتی ہی ترپا ہون پڑا	دیکھ کر کیا ہو مٹا شاکھ ہے	تیرا دیدار شوق ہووے	اس ہوا اودھ مٹا گیا ہے
--------------------------	----------------------------	---------------------	------------------------

انہوں نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہر جتنے اشعار اودھ کے ایک تذکرہ سے لکھ دے سب یہاں لکھے جاتے ہیں -

گرم صوفی قد برون لبتہ کھنکھن کر گیا	بجسے چنگوڑی کے خیر ہی ہے	ہر شوق کے کہ ہو کر گیا	اوس ہی کا وصل غم ہو گیا
-------------------------------------	--------------------------	------------------------	-------------------------

انہوں نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہر جتنے اشعار اودھ کے ایک تذکرہ سے لکھ دے سب یہاں لکھے جاتے ہیں -

شہزادہ ہر شوق لبتہ کھنکھن کر گیا	کالی گن ہی نہیں باریک کر گیا	ایک لبتہ کھنکھن کر گیا	سبیل غم جاتی ہی ہے
----------------------------------	------------------------------	------------------------	--------------------

انہوں نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہر جتنے اشعار اودھ کے ایک تذکرہ سے لکھ دے سب یہاں لکھے جاتے ہیں -

اول ہی آخر تک ایک ہی قافیہ میں کتاب ختم ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ لطف شاعری ہاتھ سے نہیں جانے پایا یہ چند شعرا کے دیباچہ سے منتخب ہیں۔

اوس فات کیا کوئی کرے گی	جس کا کہ نہیں دھم قصہ کی ریا	سر کیخ نام اسکا کہنا اپنی عین	سیر منی صورتی بغیر کمال
کرتی میں مقاماتیں ہی طرفہ لقا	منکر کوئی کوئی تفر ہے بخالی	ہر ٹھیک ہی نفوذات ہو سکتی	پراسکی صفت جہ کل ہو کالی
گرد پٹی چو تو وہی نکلیا باقی	گرد پٹی چو تو وہی نکلیا باقی	جبت ذکا کلی تم فرج میں آئی	

احق۔ تخلص بلدیو ریشا ولد بہا سکھہ رائے فرخ آبادی اور حال حلوم بہنو یہ شعرا و نگاہ ہے۔

فراق یاد ہیں اس رجعت ناوانی	اگر دیدی سخت مشکل جو رہا ہو کر	اگر تاقین دکھنا تو دین کا ہی پاملسا	کیا ثابت کر کو اوس صدم باندہ
-----------------------------	--------------------------------	-------------------------------------	------------------------------

اسد۔ تخلص گرداری محل بن رام دیال گتہ بہری سری بستی ساکن برہہ ضلع اڈھام الہدھکھہ کلکٹی لکھنؤ انہوں نے سدھان جرنل کا سیمٹ میں نظم ترجمہ کیا ہے اور منظوم فرخ نام رکھا ہے یہ چند شعرا و نگاہ کے اوس منتخب کئی جاتی ہیں جسے انکی نازک خیالی دشیرین بیانی ثابت ہے۔

کہ رہتا تھا سدھان ایک بہن	برنگ گل جہان پاکدین	گلستان قناعت کا تہا وہ گل	بہا و گلشن صبر و توکل
زبس تہا میری گ کا سال	چار سا تھا خالی تھہ ہر آن	سراپا شکل سوزن تہا دے بیان	تعلق سے جہان کی پاکدین
	بہا تک پرین تھہا سبکبار	اگر کہتا تھا فقط ایک تازہ ناز	

شعرا و رجعت چیمہ

گوارا مثل آب زندگانی	کہ شکر شرم سے ہو جبکہ پانی	خبر راہ سے دھریا بدن کو	اور اتارن سے خالی پرین کو
----------------------	----------------------------	-------------------------	---------------------------

ارمان۔ تخلص راجہ جی جی مترونیہ راجہ پتھر منتر شاگرد حافظ اکرام محمد ضیف حوالی شہر کلکتہ میں تجمہ سونتری سٹیٹ میں انہوں نے ایک تذکرہ ہی اردو کے شاعروں کا ناما ہے یہ دو شعرا و نگاہ ہیں۔

کام اپنا نہ کہی تھی میری جان نکلا	تن ہو جان نکلی کو لکا نارا مان	لات پھر لکھا کہ تہا ہون گون کو	چو تر کیا صفت میری فاقات کو
-----------------------------------	--------------------------------	--------------------------------	-----------------------------

اظہر۔ منشی جگتا تھہ خلف منشی گرداری محل شاگرد منشی چاہر سنگھ صاحب جو یہ تخلص پہلے چھاؤنی چکوڑہ میں ایسبہ سب اور تیسرے ملازم تھے بعد سرشتہ تعلیم چیمہ منشی سکول لکھنؤ میں ملازم ہو کر وہیں ہستیاں منشی لاسور یونیورسٹی کا لکھ کا پاس کیا اور اب ہی لاسور میں ہی مقیم ہیں اور شعر خوب کہتے ہیں۔

میر حسینہ بین سوا میدان	سر سوارے لطف حسینان	در حسن چمن چنان	نادیدان چیمہ کو لکھ لکھ
نطق میری زبان عاشق نرگ	شرعیاں صنون ہیز حسینان	درا کہتا نہا مگر تہا لایہ	جدید شوق پدا کر ہو خود کا تہ
چاکلی کب دلاں کی کہ نہ تو تھم	اور صفتوں اور اجا ہا ہر کاف	تپن میں گنگا تو سبک بن	اور باغ حسن کی گرد گسترش

افق۔ تخلص منشی دوار کا پرشاد لکھنوی خلف منشی پورن چند ایک مطبعہ دار بنارستانی اور جوان خوش فکر

<p>اور عالی طبیعت میں علم انگریزی و فارسی میں طاق اور طر سخن میں شیخ ناسخ اور خواجہ وزیر کے پیرو شاگرد منشی شکر دیال فرحت -</p>		
<p>بہار شاہک و کشف پریان کوسو چشم ترین عکس چشم ترین وصل حاصل ہوا ہے ہوش ان کی کچھ غم نہ سینہ کی جڑ کو کھانگر جین کان چاہ میں زخم کے رنہ استر حلقہ کو چھوڑا میریز گردن چشم اکل ہو چندان لطف نظر نہل اکل چلیوڑ تھکائیں بڑی فرق سر ضرور لے نظر</p>	<p>عجب جاکل ہو ہی لکھی عشق جاکل در غلط صد صد ہے غلط در عشق تباہی سی واصلہ کی یہ لو لکھا ہا اور چکھیا کلام ہو گیا منع سے انگ لیا کرتے ہیں خال مر کر دوڑے پر کا کہن ہیں اور چاہ نہیں میں چاہا کہ نہیں ہو گیا تو نہیں ہی دیا نیکی لے کر کو یہ ہو کر چشم نافی جانان</p>	<p>نہیں خضر کو شوق کو چشم جانان یہ شکر نہیں دوتا مردم دایہ کلی ہے بجا ہے وصف جانان نہیں معیوب ہر نظر و زبانہ و شربت ہنر صد کھا بنیانی نہ ایسا بوسہ تنہا ارد باغ کی آب ہوا ہوئی صحت خیر خاک زار ہو کر گریہ دانہ نہیں جو ہو چکی شا کو تکلیف بجان میں بت کا ذری گریہ جانان</p>
<p>افکار - مخلص شمسند سرب چشکا جلیب اسے پردہ کشن آنری مجسٹریٹ مراد آباد ان کا قطع تاریخ دیوان وقار مطبوعہ سلسلہ ہجری میں درج ہے -</p>		
<p>اکبر - مخلص رام دین قوم گجراتی ابن بیگوان دین آدمی ذی لیاقت ہن گورلد اور سکھ ادو کا معلوم ہندو مندرجہ ذیل تاریخ نامے جنگ روم دروس ادنی تصنیفات سے ہن -</p>		
<p>ترکوں کی آیت بوقت تکلیف ایضا صفحہ ۱۱۱۱ دیگر ہندوین</p>	<p>پیدہ ہندی جان دل عباد ایضا صفحہ ۱۱۱۱ روسیوں روم کو غارت کیا</p>	<p>ہی تمام قہر کا قوم چاہا ایضا صفحہ ۱۱۱۱ قتل کئے مرد مسلمان تمام</p>
<p>دیکھو ہندوین کتنے ہندو خال کرائی ہر شرم</p>	<p>خلم ہن اسلام کہ پیسہ برلا</p>	<p>عورتوں سے کرتے ہن دنگی زنا خاتمہ روم برو سے لگا</p>
<p>الف</p>		
<p>لوکا گرس صلیب سلطان ہند باقی تمام آیتا ہر تھام ہند</p>	<p>سب بادشاہ رو زمین دلا ہوا اجا شاہ ہند مشرک کنان</p>	<p>سلطان ہند سیسا سوا کاران سلطان طبع قیصر شون</p>
<p>جنگ شہک تاریخ ۱۵۸۵ء</p>		
<p>چوٹی جہادی میں ہو کر کشت نہا کہ یہ ہجری میں سال</p>	<p>نظر روم کو کار فرمایا کہا ہو گیا کار ترک ان تباہ</p>	<p>۱۲</p>

	<p>تاریخ گریخت غازی احمد مختار شاہ جو بہاگاہ مختار شاہ غازی می لایک لکھا اس مختار غازی لقب بہاگاہ</p>	
<p>الف - تخلص منگل سین قوم کا تخلص سکندہ عظیم آباد جنہوں نے دہلی عین آکرات سے اصلاح لی تھی اور ان کے اس شعر سے مشہور ہوتا ہے کہ اچھی طبیعت کہتے تھے۔</p>	<p>ہر قدم پر پائے ملک ہندوستان کیونکہ گھر جانے لگے شام سیر و جاہ</p>	<p>ب - راجہ پیارے لال عظیم آبادی ولد راجہ سکھن جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نرائن موزوں تخلص کے وارث ہیں اور رئیس عظیم اوس کا چچا ہیں فامی ہی کہتے ہیں اور اردو میں ہی داد سخن دیتے ہیں خیال پختہ ہے شعر اور نکاح کی کلام کی صفا کی کا عمدہ نمونہ ہے۔</p>
<p>امانت تخلص کے امانت راسے جو محلہ دریا واقع دہلی میں رہتے تھے اور حال اویں معلوم ہوا شاید یہ وہی امانت ہوں کہ جنہوں نے رامین اور بھاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے۔</p>	<p>خاکساری سوشال نقش یا جھجکے بیٹے وہیں کے ہوتے</p>	<p>امیر - تخلص جلاشکر ولد گنگا دت قوم کا تہہ سکندہ باشندہ بریلی ایک ذی ہندو اور نیکی نفس آدمی ہیں ان کی تصنیفات سو گیت لکھا ست نرائن مسمی بہ دافع عذاب کی ہے جو رشتہ امین چیری ہے کتا دقتی و کچھ پتہ قابل دیکھنے کے ہر اوسکی نظم بہت سلیس اور شیریں ہے خیال پختہ ہے چند شعر بطور نمونہ زمین سے بیان درج کر جاتے ہیں</p>
<p>زبان پست نرائن کا ہی نام جہاں اوسکا تاشاں دروہ ہے</p>	<p>کہ جس سحران کو تن میں رام اویں کی طرف جلو گری</p>	<p>کہیں نہ کہیں وہ مشہور ہے اویں سے دوسرے کیا ہے</p>
<p>اندر من - تخلص باسم خود زبده متحان نو دہکن قدوہ موحلان مخزن منشی اندر من جو اکرم علم و فضل میں پائے وقت کو کیا ہیں اور جکی علمیت و فضیلت کا شہرہ تمام ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے یہ قوم سے ہماجن ہیں اور مراد آباد کو انکی سکونت سے شرف حاصل ہے اور گو جب قدر عبور نہ ہی علوم اور کتب شاستر میں ہے اور مقدر سلما نو اور انگلیوں کے علم دین میں بھی ہے انہوں نے مباحثہ مذہبی میں بڑی شہرت اور ناموری پائی ہے اور اب تک ہندو ذیل کتب اردو اور فارسی میں تصنیف کر چکے ہیں۔</p>	<p>۱ - تحفۃ الاسلام - بجا ب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبید اللہ ۲ - ابطال التخاصین - بجوانیہ الہام و عجاز محمدی - ۳ - حملہ ہند - ۴ - صولت ہند - ۵ - مصاصم ہند - ۶ - عماد ہند - ۷ - صوارم ہند - ۸ - بادشاہ اسلام بجا بخلعت الہند - ۹ - اصول دین احمد - بجا ب اصول دین ہندو - ۱۰ - اندر بجر - بجا ب سوط البجار مولوی محمد علی صاحب</p>	

ان کتابوں کی عبارت بہت صاف شیریں عام فہم اور دلنشین ہے اور انکو مطالعہ سے ہر ایک ہندو اپنے اور مسلمانوں کی تہذیب کی حقیقت اور اس تہذیب کی وقعت ہونیکا فائدہ اٹھا سکتا ہے علاوہ اسکی بہت کچھ عمدہ ذکر اور نکلے خواہش عادات کا بھی سننے میں آیا ہے اور انکا وہم فی زمانہ ہندوستان میں مغنیات سے ہے اور انکی تصنیفات نے بہت سی کم علم اور تہذیب سے ناواقف ہندو کو مسلمان اور کرشناں ہونے سے محفوظ رکھا ہے سولے کتب مباحثہ فرہنگ اور کوئی تصنیف اور انکی چارے ویکھن میں نہیں آئی اور نہ کوئی کلام نظم نظم غزل و شہر وغیرہ سے بمعینہ اور مسوع ہوا لہذا ہر جہت بشر اور انکے جو خاکساری کی صفت میں ان کتابوں میں اور انکے لغت سے بغیر ورت یادگار منتخب ہو کر بیان درج کیے گئے۔

جوش خاک رہ پرتا میں	سب جیتے خاک ہی کو گیا میں	جو ہر خاک حضرت پاک	سو ہی ہو اسطر آلودہ خاک
جو ہو خاک بیکوئی دلدار	اوی ہے خاک سے ہر دم مگر کار	جو زر خاک سے حاصل ہوا	باز خاک اور سکے چین کیا میں
تو جا کر نیا یونگ پوچھ خود سر	کہ ہی خاک او سکوں سوئی کے بلاء	نہ ہرگز خاک اور سکے ہو بطن	کہ ہوئے خاک ہی آئینہ روشن
نہ اصلا خاک پر کھن میں پاک	کہ دنیا اول اور خرمین ہی خاک	بباعت خاک کے ہی باغ و بستان	بکرت خاک کے ہی کلخ والوان
عیان ہو خاک سے لعل میں خشان	ہو ظا خاک سے یاقوت مرغان	زر گل خاک سے آتا ہے ہر دین	دیا ہو خاک ہی میں گنج قارن
سیر خاک ہو گئے ہیں خرائین	اسے میں فن تری ہیں دفائین	ہوئے ہوئے ہوئے نکاحا کے افسر	رکھا ہی جسے اپنا خاک بر سر
بظاہر کیلے اسحق فراموش	کہ دیا کیو گیا ہو خاک سے چوٹ	طفیل خاک سے ہو روئیدگی سب	بدولیت اسکی میں چشم لبالب
تو خود ہی خاک ہے اسکی خاک	خود اتنا نہ مشت خاک پر کر	غرض ہے خاک ہی سب جزو کل	سمجھتا ہے اسی سے برتا مل

انور - تخلص نیک	شہر نیک کھنوسی و لکھنوی	شاگرد آغا حسین مرزا عشق و مصوم طوبی	سنتوں کے گونچا جانو کہ ہے سچ
محبہ جو گزرتی ہو شہر ہے یاد	خدا کی آیت ہے کوئی کیا خبر کری	کیون شرم سے کہہ کر پھر دھما	وہ بدین ہو تو کیا بیزار ہے
نہ توئی یا نہ کیا ناتوان ہے	تار نفس ہی اتوں سے با گر ان	نسبت ازل سے عاشق و معشوق	سہر ہوئی ہو کر دل سے روا ہے
سچے خاکسار میں ہم ہیں	کت ہوئی ہیں نالرواہ دفان ہے	یار کا قافلہ سے کہلی چشم و دین	نہ ہوئی ہو کر دل سے روا ہے

ادبائش - تخلص شہی چہنولال ریختی گو سکندہ ولی کچھ کلام انکا عشق درگا پر شا و صاحب نادری نے پہنچا تھا از انجملہ یہ چند شعرا اس تذکرہ کے لیو منتخب ہوئے۔
ادبائش تیرجی کال کو پچان میں
تو تو رہا کر ہی دیا زلف و تار
ہم جان جائیں تو اب تیری با

اہل - تخلص جانی بی بی صاحبہ پورہ نشینان شہر اتر آباد سے ہیں اور شاید کہ قوم کی کا تھہ ہوں اور شہر و صحت اس جانا کہ ہم اسبات کا ہی فکر کرتے ہیں کہ شاعرہ عورتیں ہماری قوم میں ہی موجود ہیں - وہ نہ غزلین انکی کچھ ایک غزلیات کی مسودت اپنی ہیں اور طرز کلام سے واضح ہے کہ بی بی صاحبہ مجددہ بڑی خوش فکر اور صاحب ذہن سلیم ہیں اور ان کو اس فن میں خوب سلیقہ ہے۔
تو تو رہا کر ہی دیا زلف و تار
ہم جان جائیں تو اب تیری با

لغنا ہے وہ مضمون ہمیں نہیں کعبہ کھیرف نشہ میں کھیرف جادوں لایا جو شب بھر میں اہل زبان شاہجہاں بھائی تری زلف داتا لیکھ لکھن کو کڑی جھکو نہ نام	رہتا ہے جو بندش کا شعور دشوار سہلانا ہے مجھے لغزش تائیرم آغوش ہوئی آکی دغا وزن ہمارا دل صدک ہلا اتنا فقط خوف سے درد دغا سچ پوچھے تو خاک دریا رہے	اُس کل کا نہ لکھی سفا باس آتا ہے نظر ہاتھ میں شمشیر مارا ہی نہیں اپنے آنکھوں پر تاجہ جد اسون میں اس باقی مری شمس مادہ کشکو آرام ہے بڑ کر کہان نقش پا	شہر مندہ کھی میں ہوا با صبا ہوئی انوکھ مرارنگ خرابے ایک کو جلاؤ لب عجاز نما سے خواب میں اگر ولین تہی ہی خدا سپوش کچھ ایسے ہوسا قی صلا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بالع - تخلص - لالہ ہرے ہرے قوم کا یہ بہت ناگرساکن گلاوٹھی ضلع شہر وکیل عدالت منصفی فارسی
میں اچھی استعداد رکھتے تھے دو برس ہوئے کہ گزری گئے یہ شعرا وں کا ہمارا گلاب شستاں شہیجا ہوتا ہوا
کیون نہیں کرتی ہو خارج غیر سے بولا وہ شوخ بذا نام بالع کا مری فہرست میں داخل نہیں ہے

برج لال - تخلص - باسم خود وکیل کا پوند کوں صاحب ہیں جنکا ایک قصیدہ فنی السیری پر شاد سرشتہ دا
عدالت ضلع کانپور کی بیج میں دیکھا گیا اس سے بہرہ دو شعر منتخب ہوئے۔

لو کچھ دہر کا ہے آؤ لیکھ	انہیں طائر فہم خود کچھ گزرا	نہرا شکر دیدر گاہ حق تعالیٰ ہے	کہ فضل اپنے اسکو کیا شہر
--------------------------	-----------------------------	--------------------------------	--------------------------

برق - تخلص - لالہ شیوہا ہی ساکن میرٹھ وکیل عدالت منصفی شاگرد غلام محی الدین تھنق و مبتلا - اس
عمر اوں کی ساہتہ سے زیادہ ہے۔

بیسمل - تخلص - پنڈت موٹی لال - اکسرا اسسٹنٹ کسٹرنڈ میرٹھ نواب لکھنٹ گورنمنٹ اور ملک پنجاب
باشندہ دہلی - رونق افروز لاہور میں - قوم کشمیری انگریزی زبان کو فاضل اور فارسی میں بھی اچھی
ماہر ہیں اور شعر بھی موزونی طبع سے خوب موزون کرتے ہیں - چنانچہ یہ شعرا وں کا ہے - اور یہ صاحب

اس زمانہ کے نام بہ آورده اور لایق فانی شخص ہیں	گہر پرستی کی پاس چاہو	بہر اس پر آتا ہوں اور چاہو
------------------------------------------------	-----------------------	----------------------------

بیسمل - تخلص - پنڈت سندھ لال آجھانی سرشتہ دار پرمٹ کا پور ولد بخشی ٹیکا رام برہمن کشمیری باشندہ
لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ -

چند مر جان ہیں دوستانی کی	لیکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	دانتو کی نیچ دانتو کی نیچ	چند مر جان ہیں دوستانی کی
---------------------------	--------------------------	---------------------------	---------------------------

سیرجمن - تخلص - نام نامعلوم - یہ دو شعرا وں حضرت کے گل و جلوہ کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہیں
یہ نہ جانو کہ مر آکھہ ہے آتو

سریان - تخلص - پنڈت گنتشی لعل اور حال معلوم نہوا اور بہرہ دو شعرا وں کے ہیں۔

غیر کی ہر صفت ہو چو شہر	باقتہ سیرم آہو چو شہر	شاہ خندان ہرین میں شہر	ہرین میں شہر
-------------------------	-----------------------	------------------------	--------------

پشاش - تخلص - اضعف العباد وی پرشاد مولف تذکرہ ہذا۔ ہر چہ کہ شاعر ہنرمند مگر شاعر و نثر کا نام لیا ہے اور کبھی کبھی اردو فارسی کی ہی تنگ بندی کر لیتا ہے اس لئے دوستوں کے اصرار سے لاچار ہو کر کچھ حال اور حکام اپنا بھی یادگاری کے واسطے لکھتا ہے۔ یہ مسکین قوم سے کاہتہ سکینہ ہے وطن بزرگوں کا ہونال ہے مگر دولت سے اجیرمین آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندیکے دادا کے پردادا منشی نرسنگھ دادا اس ریاست بہوپال کے معزز ملازم تھے ان کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے ان کے صاحبزادے منشی گہاسی رام علیت اور خوشنویسی میں اپنا جواب ہنرمند رکھتے تھے چند کتابیں ان کی لکھی بخط نستعلیق و شفیقہ و شکستہ وغیرہ بندہ کے پاس موجود ہیں اور ان سے ان کا کمال فن خطاطی میں ظاہر و سوقت چہا بہ ہنرمند تھا اور قلمی کتابوں کی بہت قدر تھی اس سبب سے آپ کی خوشنویسی سے بخوبی آگاہ ہو جاتی تھی اور آپ بلا کیسی نوکری چاکری کے خوش گزران تھے مگر بعد وفات آپ کے جوالہ کشن چند دادا راقم کے خور و سال رہ گئے اور ریاست والوں نے رشتہ داروں کی چلتھوری سے کئی بار گھر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور ان کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے بسر ہونے لگی نواب امیر خان جو بعد کورئیس ٹونک اور بڑے نامی شخص ہندوستان میں ہوئے اوس وقت مالوہ میں بخت آزمائی کرتے پرتے تھے اور اوس عرصہ میں وہ بہوپال میں تھے چونکہ دادا صاحب کی شادی ان کے بخشی دولت رائے کے صاحبزادی سے ہو گئی تھی اس لئے اسد فوہ دادا صاحب کو واسطے تعلیم و تربیت کے اپنے ساتھ لے گئے اور جناب دادی صاحبہ خور و کلان بہوپال میں ہی رہیں۔ کچھ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لاکر بہوپال کو گیر لیا اور سیم گیرہ بہت دنوں تک سختی کے ساتھ لگا رہا جس سے شہر میں غلہ کی قلت یہاں تک ہوئی کہ سیر ہر چانول بارچ روپیہ کو آتے تھے اور غریب لوگ بہوکون کے مارے مرتے تھے اور جنگو موقع ملتا تھا وہ شہر سے نکل بھی بہا گئے تھے آخر اسدیج ایک دن لگی دادی صاحبوں کو بھی بے سرو سامان جان لیکر نکل جانا پڑا اوس وقت وہ گہرا درویش تھے اس میں تھا اپنے رشتہ داروں کو سوہنپ آئی بہتیں سو وہ ان کے ہی قبضہ میں رہا مگر افسوس یہ ہے کہ ان حضرات کے کتب دستخط جناب دادا صاحب گہاسی رام جی جو دو صندوق میں بند بہتیں بچرچر زویر بنوا لیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابیں رہیں وہ ہی بہتیں جو ان کے خسر ان کے پڑا نے کے لئے آئے تھے خیر و نودادی صاحب بہوپال چوڑ کر شہر سرونچ علاقہ مالوہ میں جو آب شامل ریاست ہو گیا ہے ان میں اور وہاں اٹھارہ برس تک اتفاق سکونت کار رہا اور دادا صاحب کشن چند جی نواب علی خاں جیلے پرتے لشکر دن میں بفر اخت اپنا اور اپنے متعلقوں کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ ہندارہ جو

سرکار انگریز بہادر نے تمام غارت گروں اور مرہٹہ سرداروں کو ایک جگہ بٹھا دیا اور ملک میں ہر جگہ امن ہو گیا تب جناب مدوح کو البتہ ایک گونہ عزت لاحق ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر پڑھے لکھے نہیں تھے اور اون کا شوق اور رجحان طبیعت اوس زمانے کے تقاضے اور منشا کے بموجب زیادہ تر سپاہگری کی طرف تھا اور اوسی عہد یعنی جنگ پندارہ کے قریب سمٹ ۱۸ میں میرے والد بزرگوار منشی نھن لال صاحب کی ولادت شہر سرسویچ میں ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائلی کولیگر ٹونک میں کہ جہاں نواب امیر خان مخم نے سکونت اختیار کی تھی اپنے خسر نجفی دولت رائے کے پاس چلے آئے اور وہاں جناب والد ماجد نے بظن تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نواب صاحب مغفور اور نجفی صاحب مدوح کے جو ششہ ہجری میں واقع ہوئی صاحبزادہ عبدالکریم خاں صاحب خلف صفیر نواب صاحب مدوح کی سرکاری میں عہدہ منشی گری و پیشکاری کا داران میں نوکر ہو گئے اور عرصہ چند سال تک جناب صاحبزادہ مدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب مدوح نے اپنے بھائے نواب وزیر الدولہ بہادر مہرور کے اوپر سرکار انگریزی میں دائر کر رکھا تھا ہسپتال گوالیار دہلی آگرہ تنقرا اور جمیر وغیرہ ہوتے رہے اور آخر بعد الفضال مقدمہ جب صاحبزادہ صاحب بہادر مغفور نے اجیر میں رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے ہی وہیں مکان بنا کر تمام متعلقان خانہ کو سمٹ ۱۹ میں ٹونک سے وہاں بلوایا سمٹ ۱۹ کی ماہ سودی ۵ کو راقم آٹم کی ولادت مقام جے پور اپنے نانا حکیم شکر لال کے گھر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تھے دادا صاحب کش چند سمٹ ۱۹ کے بیٹا، میں راقم آٹم کو اجیر میں لے آئے اور سب سے پہلا وہنوں نے ہی راقم کی تعلیم تربیت میں بدل توجہ فرمائی چنانچہ الفابی تے پڑھانے کے بعد دادا صاحب گہاسی رام جی کے ہاتھ کا لکھا کر بیا پڑھا یا بعدہ جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتہ خواند میں صرف کیا سمٹ ۱۹ میں راقم کے نانا صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور میں بلایا اور سوقت راقم گلستان پڑھاتا تھا جناب مدوح کو بخوبی پڑھا لکھا سکتے تھے لیکن بنظر تبرک اپنے اُستاد زادوں کے پاس لینگے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم نے عرصہ قریب ڈیڑھ سال تک وہاں مولوی امان اللہ وحفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے مہربان و ذوی علم اشخاص تھے تحصیل علم کیا اس عرصہ میں جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کا تک سمٹ ۱۹ میں ہو گیا اور ماہ سیا کہہ سمٹ ۱۵ میں جناب قبلہ گامبھیا صاحب جے پور تشریف لیا کر راقم کو اپنی ہمراہ اجیر میں لے آئے اور سوقت جناب دادا صاحب بجایہ تھے اور اون کی بیماری طول پکڑتی جاتی تھی یہاں تک کہ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کا تک میں وہ ہی جان بحق ہوئے۔ عمر آپ کی ساٹھ برس سے کچھ اور بڑھتی

اور عجیب مشین احمد نذر گوار شخص تھے راقم کو ان کے اطفاف و مکارم بردگانہ اب تک بخوبی یاد ہیں اور یہ جو کچھ خندہ بدہ راقم کو حاصل ہے اوہنیں کی برکت سے ہے الحاصل راقم پندرہ سولہ برس کی عمر تک گزرا ہی جناب والد نذر گوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھ صورت ناخن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم صاحب مغفور کی سرکار میں ہو گئی اور سمت ۱۹۲۱ء میں کسیدہ راضا نہ بھی ہوا اور سرکار مدوح مثل والد ماجد کے راقم سے بھی خوشنود اور رضا مند رہتے تھے اور ان کے صاحبزادے محمد خان صاحب اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بھی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور ان تینوں لایق صاحبزادوں کو نواب وزیر الدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے حقیقی صاحبزادوں کے اپنے ماپس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک میں نہیں لکھنے پاتا تھا کہ ہم حضور کے بیٹے ہیں اور بعد انتقال نواب صاحب مدوح کے جو نمٹ ۱۹۲۱ء میں ہوا ان کے جانشین نواب محمد علی خان بہا بھی ان صاحبزادوں کی بہت خاطر کرتے تھے نمٹ ۱۹۲۱ء میں صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجنبین آئے اور راقم کو اپنے ساتھ لگئے۔ مشعر کی طرف راقم کو شوق تو بچپن ہی تھا لیکن یہاں اگر بسبب فریاش آقا نامہ اس کی طرح غزلین کہنا اور مشاعروں میں جانا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علی خان صاحب رونق تخلص کے مشاعرہ میں ہوا طبعیت بھی کچھ ہی میں آتی نہیں گیا کچھ اسپر جو غزل راقم نے صاحبزادہ مدوح کے اصرار سے لکھی تھی اور جس کے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حریق تجویز کیا تھا مگر والد ماجد نے بکاش رکھا راقم نے تبرک چھکرو دو نوی تخلص بحال رہنے دئے۔ نمٹ ۱۹۲۲ء میں صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تیس برس بعد حسب الطلب نواب ابراہیم خان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو نمٹ ۱۹۲۲ء میں بعد مغفوری اپنے والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسند نشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک میں تشہ لیا لائے اور گڑیہ چینیے بعد قضاء آہی سے ہیفہ میں مبتلا ہو کر جان بحق ہوئے اس واقعہ سے چند عرصہ بعد جو ان کے صاحبزادوں میں تقسیم ترکہ وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگلش ویدی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمت ۱۹۲۳ء تک راقم کو سرکار میں رہا مگر چونکہ وہاں ریاست کسٹرف سے بنظر تعصب مذہب جو لوازم دین اسلام سے ہے ہندو اور پختہ سخت قید میں لگی ہوئی تھیں جیسے مندر نہ بنانے پائیں اور پرائے مندروں کی مرمت وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوا اے مسلمان لوگ ہندو حکومت عموماً ہندوؤں سے سختی کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہاں کے رہنے سے دل میں کراہیت رہا کرتی تھی کیونکہ اس آزادی اور

روستہ ضمیری کے زمانہ میں کوئی نہ خود کیسی غلامی میں رہتا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبوراً اون قیدوں کے اوٹھنا دینے کی کوشش ہی درپردہ زبانی گفتگو اور دربار میں عرض معروض کرانے وغیرہ سے کیجاتی تھی اور یہی ہی باعث بدظنی رئیس کا ہوا جسے کہ ۱۹۳۵ء کے شروع میں دفعتاً راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہاں سے چلے جاؤ راقم کو بھی یہی منظور تھا بلا عذر و تاوان وہاں کار و روزگار چھوڑ کر اور اپنے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب سے یکنامی کی چٹھی لیکر اجمیر چلا آیا بعد آنے راقم کے راقم کی تمام کوششیں شکور ہو گئیں اور رئیس نے حالات زمانہ سے اندیشہ نہا ہو کر ہندوؤں کو شرعی قیدوں سے آزاد کر دیا۔ دیکھو او وہ اخبار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۹۳۵ء۔ یہاں صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ عبدالحکیم جو نواسے صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب مرحوم کے ہیں میو کالج میں بضرورت تعلیم انگریزی تھے تھے اور انکے اتالیق منشی رام چند کو ایک محرم حساب دان کی ضرورت تھی اسوجہ سے بوجہ تعارف سابقہ کے وہاں میرا روزگار ہو گیا لیکن سال بہر کے اندر ہی تنخواہ بقدر ڈھلت تخفیف ہو کر بہت سا وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لئے ہوا وہاں تنخواہ گو پہلے ہی قلیل تھی مگر راقم اس خیال سے کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے مجبور رہا اور اب جو یہ سعادت حاصل ہے تو بقیہ قلیل پر قناعت کرنا چاہئے تاکہ تلافی مافات ہو بیجا و کفا گزرا وقات کرتا رہا پر اب جو بہا تک نوبت پہنچی تو ناچار باہر جانے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اوسے عرصہ میں میرے چوٹے بہائی بابو بہاری لال کے ذریعہ سے بتعارف پنڈت نرائن سہاسے جی و ماہو پرشاد جی کہ یہ دونوں بڑے بامروت اور با وضع آدمی ہیں ریاست جودہ پور میں صورت روزگار کی ہو گئی چنانچہ اب تک کہ جاری ہیں ہو راقم یہاں محکمہ اپیل میں نائب سرشتہ دار ہے اور سب لوگ فیض الہی راقم سے خوش ہیں۔ اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے مطبع و مشتمل ہیں۔

۱۔ لطائف ہندی۔ بیالہ میں چھپی۔

۲۔ افسانہ خود افروز یعنی قصہ ہیرام و بہرور۔ مطبع مفید عام اگرہ میں چھپی اور کئی سو جلدیں اسکی سرکاری اسکولوں اور کتب خانہ جات میں لی گئی ہیں۔

۳۔ تاریخ سوارترجہ راج پرستھی۔ مطبع منشی نوکشور دکنہ میں چھپی۔

۴۔ رسالہ چیل جواب تاریخی ایضاً ایضاً

۵۔ کارنامہ نوائین یعنی تھویم موند المورخین ر مکر۔

ہنگلہ ادب کی صلتہ تائین سوڑو گورنٹ خاکا مغربی سے انعام ملا اور مطبع نوکشیور لکھنؤ میں چھپی ہوئی ہے۔
۷۔ خواب راجستان۔ مطبع نول کشور میں چھپی۔

۸۔ سوانح عمری نوشیروان بادشاہ۔ مطبع خیر خواہ عالم دہلی میں چھپی۔

۹۔ جواہر التبعیر ترجمہ سنکرت سپن چٹمانی " " " " " "

۱۰۔ نفائس التوارخ۔ حالات حکماء سلف میں۔ " " " " " "

۱۱۔ تاریخ ترک ہند " " " " " "

۱۲۔ تعلیم النساء۔ اصلاً تالیف میں ہی گورنٹ خاکا مغربی سے سوڑو پیہ ملا تھا۔ مطبع مذکورہ بالا چھپی ہے۔

مندرجہ ذیل کتابیں تیار ہیں مگر ابھی چھپی نہیں

۱۔ توارخ مارواڑ۔ اسکے صلتہ تالیف میں یقین سوڑو پیہ گورنٹ خاکا مغربی سے عطا ہوا ہے۔

۲۔ عجائب التوارخ۔ واقعات عالم بقت سینین بیہو آدم۔

۳۔ احکام نوشیروانی۔ ترجمہ توفیقات کسری۔

۴۔ معیار الشعراء ہندو۔ ہندو شاعروں کی فارسی کلام کا تذکرہ۔

۵۔ ماری نورتن۔ عورتوں کے پرانے کی ہندی کتاب۔

۶۔ مضامین دلشیں۔ متعلق ترقی و بہبود قوم کا بیہ۔

۷۔ مصائب زندگی۔ سوانح عمری راجہ کرن باگہلا والی گجرات سمبھو علاء الدین خلجی۔

۸۔ حل لغات حقائق الموجودات۔

مندرجہ ذیل کتب نام تمام ہیں

۱۔ خلاصہ مہا بھارت ۲۔ ترجمہ مہا بھارت ۳۔ سنین ہجری۔ تاریخ عام اہل اسلام بقید سنہ ہجری سنہ ۱۰۰۰

۴۔ اسوقت تک ۵۔ سنین عیسوی۔ یورپ و چین کی توارخ سلسلہ ۶۔ اسوقت تک ۷۔ سنین ہند

۸۔ ہندوستان کی توارخ سنت اکبرم اسوقت تک ۹۔ توارخ جے پور کے توارخ ریاست سرمدی

۱۰۔ توارخ ٹونک ۱۱۔ توارخ ریاست اودھ پور ۱۲۔ توارخ ریاست الور ۱۳۔ توارخ ریاست

۱۴۔ توارخ بیکانیر ۱۵۔ توارخ جیلیر ۱۶۔ توارخ جیلیر ۱۷۔ توارخ جیلیر ۱۸۔ توارخ جیلیر ۱۹۔ توارخ

۲۰۔ توارخ ڈونگر پور ۲۱۔ توارخ دیولیر پرتاب گڈہ ۲۲۔ توارخ اجبیر۔

۲۳۔ توارخ ریاست کشن گڈہ ۲۴۔ توارخ راجپوتان متفرق جواب رئیس ہین ہین۔

۲۵۔ ترجمہ نظم راج نیت لیغہ کلیلہ ومنہ ۲۶۔ لطائف الطرفا منتخب از کتب توارخ ۲۷۔ ہدایہ
منتخب از کتب توارخ ۲۸۔ حکایت عدل والضافی منتخب از کتب توارخ ۲۹۔ تارخچہ عجیبہ
انتخاب از کتب توارخ ۳۰۔ تذکرۃ الصانع۔ منتخب از کتب توارخ ۳۱۔ بعضہ از اشعار
اساتذہ۔ منتخب از کتب توارخ۔

دلیوان ساقم کا مرتب بنین ویسے ہی مسودات متفرق پڑے ہیں اور اوہنیں میں سے پہلے چند اشعار
منتخب کر کے درج کرتا ہوں ناظرین سے امید ہے کہ یہ وہ خطا کو معاف فرما دیں۔

کوئی ہی ہوا ماگہ ہیر ہون انکے دلے نکھا آملہ در کاغذ ہے صنم شان خدا شاہ تیر سدا دلیر روں ہوا در ہر و علم حال دل کہتا ہوں کہ تیرے قتل عام اب کچھ کہیں ہوا کرتا ہو کہ معلوم جانا پہا چہ چہ کر میرا نند نہیں کو جہاں بھگن جو تو خشت میں جانا ہوں صحرای کوئی ایسا تیر جان روئین نہ تھا عین کس نہ کہو بخارین تہا دید کو ہر یک تن چشم اچھا جرم سے جو ظالم ہند خدا زمین سے اور جہاں میں ہے گدوئی نہایت کیا ہندو یہ مضر کھان جسے کہہ میں ترور و ہر حشر عالم جو کہو کہہ تو ہے ہمارا لہان پہر کیا آواز دہن چاکو ہوں دیا کا نڈا جو اس پر ہی کی فہم	بخت آنا ہی چکا و داہر مر گیا اور ملا حاکمیں گھر ہون بجدا جو ہو کر اسمیں فرہین خاک غربت میں صبور احکام ہو گئی ہے اپنی ہی اعتبار حال تو اب تو قیامت چلا کرتا پر تو کیوں ہے پریر اور اکرا دہن زخم ہی میرا نہ ہوا کرتا ہر کو لاپے تعظم او ہوا کرتا بات جو کہہ میں اگلی وہ نہ ہو کرتا خبر لاف پشیمان تو سنہل کرتا فلک کھم سے گران ہرین سہل کرتا تمنا بلبل گل ہی ہر برور کرتا خبر اس کا کہی فی طوفان کرتا کہ بیان ہر گھر میں جودہ یون کرتا وہ سیر چل سب دلا دلا کرتا ردان ہجا یہ ہر رون ہر کرتا انہی جب دیکھا با عین کرتا مرتا بوت پر کیا عالم سخت سلیا کرتا	پہر تاجون نہ تیرے دہند گھر کرتا کی خطا آگے ابرو کو جو خیر کہا میں ہنیں دیکھوں ان آئینہ جو کرتا محو آرائش کیوں ہوا کرتا شیخ ان کیوں کیوں شہبازی کرتا میں فاکر ہوں گرا رہا کرتا بجو دین ن تر پردہ کہ یک پردہ کرتا فتنہ و شرم سے جو اوس کو کرتا کیا نہیں دیدل مگر پڑ کی جگر کرتا آہا کہ آبدانہ صحبت دانا کرتا جو تیرے صحت پر لکھا خطیر کرتا چمن آریشا کی مٹی اور غر خوان کرتا دہن خچہ ہی گرسن ہی گل کرتا خیال افرو خال نہ میں عالم کو کرتا میں شعر میں بچل رہتا ہے کرتا خبر کہہ میں گھر میں ہوا کرتا ساقی دانتو کی قلم تیرا کرتا تو ایک سے میں ہر خ عالم کرتا کس کو کیا بک خانہ نہ ہو کر کیا کرتا	کہا لیتا عشق میں کام کی جو کرتا قل جاہد تو کرو قابل جو کرتا او کی طرانی یہ کہہ دے کرتا آہنگی کیا با عین کی سوا کرتا سر نہ کہے کہیں جاہل کرتا جس کا جو کام ہے وہ ایسا کرتا حاشا کہ میں مگر ایسا کرتا اسے عطر ہی فتنہ کا کرتا جا بھی غم نہ نظر میں کرتا سد جہاں میں ہے خضر دانا کرتا پڑ جاتا ہندک حرف کہہ کرتا تجما آجا ایسے میں عجب کرتا سرا نظر کیا کیا کرتا اس میں ہون کی ہے کرتا خبر فدا کا منہ نہ جیہ کرتا تو بھر گھبرا کرتا یہ کاغذ غم نہ ہے کرتا مکوئی قند جیہ کرتا میں جو پر ہوش کرتا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہنہا کی گھر سے کھڑے ہو کر ہنہا کی گھر سے جنت تو میرا گل و گلستان کھنکھاتا ہے ترجما ہے اگر وہ بہتر نرم لبان ہے کہ اس پر کو آجکل شعل گشت ہے بھر غم کے حباب ہیں دونوں نر گس نیم خواب ہیں دونوں وصل و وقت عذاب ہیں دونوں یہ بچھے خراب ہیں دونوں راندن بہر میں کہو نہیں پوچھا وہاں کی عفتا کو کیا اکی نہر چھا بڑے کرتی ہیں بے تشابہ کہ چھا اور میں شل جتا او شین در چھا ہنہا کی کھی ہیں بیہ او شین کیا تھا لنگی نہیں کو اسے چھا جو گیا اگیا اندر وہ اکر چھا حور کی ہی ہیں ہنہا نہ چھا پاؤں رکھیں بہر ہلا کیو نہ چھا وہ مضمون عفتا ہوا چھا یہ نکشت شعل ہوا چھا حریق اب تو کیا ہوا چھا ہنہا تو مرا کیوں چھا چھا لگاہ شوق چھک نہاں ہر چھا تو یہ کیا کیا اودا چھا اپنی شعل ہنہا گر خون کا دھوئے تو موسیٰ یہ حرف چھا اب کی اوس	ہجوم آہ افغان ہو کر ہنہا کی گھر سے ہنہا کی گھر سے سو اغان کی گھر سے سب بچتی تھرا اور گل فی جام ہنہا کہاں نہ کیوں جنت میں نہر چھا یہ جو چشم پر آب ہیں دونوں ہم نے دیکھا جو انکی کھوکھو وصل میں فکر ہے جدائی کا در میں برہمن حرم میں شہ کہاں ہے میرے دلے اند چھا ہنہا کی گھر سے کھڑے ہو کر ہنہا کی گھر سے یہ نہا کی لطافت ایسا اوس ہم تیرا جو حرجن تو گرداب نا قبہ الماس بافت کی ہیں کھس سر دہائی ہیں کون ہر چھا سبا کی جگہ جاتی ہو جس رنگ میلا او نکا چھا چھا ہے خورست آج عرش پر داغ کہا ہے جو کھر کر کھشت میں دل سوختہ کو ہے اب ہر چھا ہو شاعری کی کہی عاشقی مرا آسمان ہے آتش کا شق میں ایسا تباہ نہیں ہر چھا جو ہر چھا آہ انکی خبر ہو چھا جلا یا گھر میں منہ ہر چھا کہاں کہو کا گشتا نہر چھا	جنت وہی ملک چاک گریبان ہے زمین کی چٹان بھی کی کیا باغ ہے وہاں با رہی کوئی مگر اسرار ہنہا ہملا اب ان کون رہ رہتا چھا کہ عشق طائرین تو زبان میں لپکا انہی عالم خراب ہیں دونوں جان دل ہر کاب ہیں دونوں یہ تو کار ثواب ہیں دونوں جگر و دل کباب ہیں دونوں کیا کنگی چھا اور ہنہا چھا اوتی تو کھو کو اوسکی مقرر چھا ایسے تو کی ہیں ہیں دل چھا کہ ہیں یہ آتش و آگیا اند چھا اوتی مارا ہے چھا اپنی دکھا چھا ماگتے ہیں چھا اب سر و صورت چھا تاج پہر کیسے نہیں آہ چھا ہر لکڑیوں گھوٹن جاہ ماہ چھا کیا ہوا اگر تھیں لکھیں چھا مرا بول بالا ہوا چھا ہے یہ کعبہ کلیسا ہوا چھا ہے شکر ہے قاتل شفا چھا ہے نہ معلوم کیا گل کہا چھا ہے کہ جس کے نام خزاں انکے چھا گر ہی قتل تو چھا کوئی تیری اگران ہسابہ اوس کی نا چھا	ہنہا کی گھر سے کھڑے ہو کر ہنہا کی گھر سے جو کوئی گنہا آجک کہ ہنہا ہنہا کی گھر سے کھڑے ہو کر ہنہا کی گھر سے وہ چھوٹے منہ ہنہا کی گھر سے خدا تو ہیں دھشت کی حریف چشم جام شراب ہیں دونوں گوہن میں تری سوار ہیں کہ تو کہو قتل کر یا خوش آتش چھر حریق اب تو دل ہو چھا دیکھ ہنہا چھا یہ ملک جس میں آند شاہ شاہ کیسے ہو اود تو کھو کے ہنہا دو چھا چھا فائوس محرم ہیں خون کرنا زرخل رو مار دھچ دکھار اود تو کھو کے ہنہا کسو حسن چھا کی ہیں دیہا جو کیا خوشی ایسے کو یا خدا چھا خیرت راہ تہا کیا ہنہا چھا ترے قد بالا کا ماند ما چھا فرنگی کا ہے عشق ناب و لہن چھا سیخا کہ بال دوا چھا ہے کئی ملک رہتی ہے جو چھا شفق ہوئی مار کس ہنہا چھا ہنہا نام بھی خون سب چھا پڑا جو رائیں ہنہا تو ہنہا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہ لا کہوں ہی ہر چہ نیکہ حاصل کرے	ہمیں دیر اسی مایہ ناسی سحر میں رہتی ہیں	مگر دیر غش میں شہر غفلت میں
بہنیں آتا کوئی پرواز میری شمع مرق	ہمیں تو موت ہی ملتی نہیں دکھائے	دیگر
دوان خم سے بوسے سیرت نکلتے	ایک گل ادس جاگل غماں خلیاں	دیگر
خاکہ فرخ سیرت سحر چرخ افغان	کیا عجیب خاک ہے گرسنبل سیرت	دیگر
نقشے گیارہ گز گئے صبر و قوار کے	مر رہے ہیں جو میں دلدار کے	دیگر
یار ساقی جو بنا لنگے پس ماروں کے	نشد لب میں شہرت دیدار کے	دیگر
تم بگڑنے میں میری تقدیر ہو	ہول توڑا تو پہل ہی ناہتہ آیا	دیگر
کون کہتا ہے کہ ہے تقدیر شر	ماہ نگار کے فرے خوب لڑنے بنے	دیگر
ادب کے یہ دیکھے نہیں ہستی طہ جتیری	بے اثر عاشق کی ہے مستی ارب	دیگر
بے اثر اشک کے آنے تاثر نہ کی	کعبہ میں عشاق کی زیارت گویش	دیگر
زلف بگڑی جو ہوا سے تو گئے اپنے جا	مرگھڑ پڑ گھیرن نہ جو حسرت میری	دیگر
ایک اس کی کوئی تہ ہو بیٹھن نش	جیکے مجھ پر راکھ کے ترے قرب دور	دیگر
پڑا نہ جاتا تو تقویٰ تاب کیا جانے	ایک ہی بات کا پورا نہیں آتا ہے جا	دیگر
دکھائیں اپنے تن کے چہر تیان ارکو	اکو فی کیا کہ فرشتوں کی ہنس کا آواز	دیگر
نہ آیا جواب میں تو جیکے او کا خواب کی	بھینے مرنے میں برابر ہی ہستی میری	دیگر
حلق سوز گلہ جیز ہے عشق بغیر	بھلا وہ دل نہ چھوڑا بیا کیا جانے	دیگر
ماہ کو دیکھتے کہ وہ ماہ تغایا دیا	بھلا وہ دل نہ چھوڑا بیا کیا جانے	دیگر
کہیں نہ سجدہ کیا بد گمان میرے ساتھ	شب کو محض میں جو وہ شوخ پر آدیا	دیگر
قیام کو سحر کیا مینے جب کوچ کیا	سیر تو کر دیکھنے مایہ نہ رو بار ہم	دیگر
	حساب ہے نہ آیا کہی دست ادس	دیگر
		دیگر

دانتہ چہر کر تے بین لفظ دو تے ہم بکر آگیا تو ناتہم ہی میں اس نگار کے نسخہ میں گر لکھے گا نہ تو شربت وصال بگرا بہر شب کو دہر میری جان پہانی کیوں اب بے نشہ کرتے ہیں دل شکنی خیر ہر نیم میں، ذکر تیری جلوہ گر کیا لکھتا ہوں جو میں صوف تری جلوہ گرا رہتا ہے شب دروز حسنین لعل کیا ہوگی صبا نامہ بری تجھے تیری کے زہرے کہ ہے ہونچا دراز کا صبا تیرے چہرے پر یہ دھواں اٹھو گئے	آفت کو مول لیتے میں گالی با ہے ہم یہ ہم ٹکھڑی ہو سکیں گے درد خا ہم مر جا لکے طیب تو تیری دوا ہم مارے سنا سنا کے بت ہو فاس ہم یہ بہت جو کہتے ہیں ہم درد خا ہم لیتا ہمیں اب نام کوئی حور پری کا ہے خاصہ کل قضا میں انداز پری کا پہلو میں میر حردل پر کہ شیشہ پری کا جب خوف نہیں لگلی تجھے پردہ دری کا تو نے اور آگے کیوں میری مٹی پر کیا تجھ کو غولی میں جو جانی خود جذب کیا	اور لیں ہر میں خفا ہی صبا ہے ہم جب اد اپنی چاہیں گے ایست خدا ہم لڑتے ہیں بات بات پر باد صبا ہم عادی جو جو کہنے کے ہوں لگتے ہم	نکھت گل کے ناک میں تجھے ہم آفت ہی تجھے پڑنا لگی ہے نہ یاد کیا لاقی نہیں ہے اب جو تیری لکھی گئی آواز دل دھڑکنے کی کیا کہ ہے دست
دیگر			
چلے کا سلیقہ تھا کہاں لکھ کر خو بنے ستا یا ہے بہر کچہ زار بندو بازار کی مانند زمانہ ہے اور اس میں	یہ ہر طر از اور ایچ اوسی لکھ کر لیتا ہمیں اب نام کوئی نامہ بری کا ان کی عمر جیسے تھان لکھ کر	دیگر	
بیسے سرد و تھوے کو ہر سان دیکھا اسکے بغیر یہی تھی کہ ہو چکا قتل ہے جو روشن سواد منزل کا کیا جدا یا ہے جھوکو جگر شب سانے اوس پر ہی کہ آئے جو حور شیخ روتی تھی ٹوٹتی تھے ہم مر رہے ہیں ہجر میں دلدار کے مار لکھا جسے زلف یار کو بیلڈیاں لطف میں گلزار کے بعد مدت اویسنے بلوایا تو کا	میرے ہر خواب نے یوسف کو پشیمان دیکھا رات کو خواب میں جو خنجر زار دیکھا پردہ اڑتا ہے اوسکے محل کا شیخ تھی ناکہ داغ ہوا دل کا پردہ گھل جاتے حق باطل کا تیرے بن تھا بہر حال محفل کا تشنہ لب میں شربت دیدار کے بس نکالا اوسنے اوسکو پار کے بھول چھوڑتے ہیں نالائے یار کے پاؤں بھولے طاقت رفتار کے	دیگر	
کب میں موتی زلف میں لدا کر قتل کرتے ہو جہان چاہو تم بوی گل سے تانگی سے اذکار کب گل لائیں میں یہ انور اعجاز آید دیکھی اگر کچھ عطا کرتے جیسے دیکھا آپری پھر تجھے مفتوح ہوا سور روشن شیشہ ہوا کا تانان باغین خون دلی تجھے جھوکو خدایا بوز کب سے تھان زلف میں اس طرح ہم	ماز زلف میں یہ دندان مار کے کیا چین سیکھے ہو یہ تلوار کے مار گل ہنسیں نہ کیوں وہ مار کے زخم میں بیل تیری شفا کے تو صفا دیکھتے آگے ہی ہوا یہاں سے جب مجھوں کہ لکھتا اب زبیر خیر ہوا ماہ پہان ہو گیا مہر تھان دیکھ کر موش لیل کے اور ہے جھوکو خیر ان دیکھ کر جیسے دھتا ہو کوئی خواب پریشان دیکھ کر	دیگر	
فری چہرے تھان او کی کہیں چھوچھو کیا قیامت آہ پرنا شیر کا مضمون ہوا وہی اکند ہوا اور وہی اظلا طون ہوا ہے عجب صبر کہ یہ لارن نشان دیکھ کر نسل رنگ و بول جانے بستان دیکھ کر مار و مرغی میں ہے انجیان دیکھ کر	اوس کی گھاسی مچھراج مروں میں باب سور میں نہیں اپنا مالہ موزوں ہوا سخت دھکت آج زار پر ہے کہ جھوکو عطا دیکھ کر کوئی جو تیغ او کی حیران دیکھ کر باغیان او لچی کیوں ہے ہاں جان دیکھ کر خطا خال زلف کا کل تیرے گرد لکھ کر	دیگر	

برہی بیانی را داسوامی اصل نام منشی شودیال سنگھ جس سے تو اگرہ میں ملا ہوں یہی برہی تراض تھے اور ایک پتہ انہوں نے
 ہی چلایا، انکی والد منشی دیوال سنگھ اور دادا دیوان لوکچند پانے چہرے کے معبر لوگوں سے تھے۔ کتاب بہار ہندو بن انکی تصنیف
 ہے اور اوسدین انکا مندی فارسی اردو کلام بہت کچھ درج ہے از انجملہ ہر چند شجر منتخب ہوئے۔

کچھو صبر ہنن بات یہ گہرائی کی	اب ضرورت ہیڑی قلب کی بچانیکے	تلخی صبر کو زہار نہ کر ڈا سبجو	جب کہ آئینہ شریں سے پہل کھانیکے
-------------------------------	------------------------------	--------------------------------	---------------------------------

بنفسی دھیر دلہ اسیری پشاد قوم کا تہ بہت ناگرسکتہ اجیر برادر منشی شکر علی بٹیاب تخلص انکا یاد ہنن را صرف ایک شعر
 یاد تھا سب بیان لکھا گیا۔

یہا در تخلص اجہ بنی بہادر قوم کا تہ باشندہ لکھنؤ مختار اور مدار المہام سرکار نواب وزیر شجاع الدولہ بہادر صوبہ دار دادہ تھے
 تواریخ سیر التاخرین میں لکھا ہے راجہ بنی بہادر مرچ مہج معراج ملازمان وزیر و مختار جل و محد معاملات او بود و جراتے دشت کوشل اور ان
 وقت در رفیق پروہی و شرفا نوازی کسے نبود و در محالہ رسی و سیاق فہمی دسر انجام امور و شوار و تحولات ملی و ملکی بد طولی دشت
 شہ لاہوری میں نواب زیر شاہ عالم بادشاہ کو لیکر تبدیل کتہہ کرنے کو لکھا راجہ بنی بہادر کو اوسنی پستہ سے ہی بھیجا تھا راجہ نے
 بنارس کے رئیس بلونت سنگھ کو بھی اپنے کفالت سے ساتھ لیا تھا جو بڑا عیار جبار اور نہایت مالدار راجہ تھا اور کبھی شجاع الدولہ اور
 باب صفدر جنگ کی پاسبان حاضر ہوا تھا اسوجہ میں بنگالہ کا صوبہ دار میر محمد قاسم انگیز رون سے لڑائی مار کر بند لکھنؤ میں بادشاہ اور
 وزیر کے پاس بطلب و دایا اور بعد قہقام ہم بند لکھنؤ کے بادشاہ اور وزیر محمد قاسم کے ساتھ روانہ ہوئی ملک میں انگیزوں
 اور بخلون کی لڑائی ہوئی تعادل کے وقت راجہ بلونت سنگھ اور اجہ بنی بہادر اوزناگ گورنا فون نے بہت کوشش اور بہادری کے
 لیکن انگیزی سپاہیوں کے بارے سے کچھ پیش نہ چلی بنچا بادشاہ اور وزیر شکست کھا کر واپس آئے مگر وزیر نے دوبارہ ان کے
 انگیزی فوج سے لڑائی کی اور پر شکست کھائی اور پہاگ کر و ملیوں کے ملک میں چلا گیا اس لڑائی میں راجہ بنی سنگھ بہادر بہت
 سے رفیق کام آئی اور انہوں نے اپنے ملک میں رکھ کر حبیب کھا کہ بادشاہ وزیر کو چور کر انگیزوں سے مل گیا اور راجہ بلونت سنگھ
 اپنے ملک میں جا بیٹھا تو ناچار انگیزوں کی موافقت مصلحت سمجھی اور یہ وقت ملاقات اپنے آقا کی سفارش کی اور انہوں نے کہا کہ
 بشرط حوالہ کرانے شہر فونگی اور میر محمد قاسم کے وزیر سے صلح کرنا منظور ہے راجہ نے جواب دیا کہ شہر و کی پاس تو ایک چار فوج اور جنگی
 توپ خانہ ہے اسکے پکڑنے میں بہت کشت و خون ہوگا لیکن محمد قاسم کو ہوا کہ وہ لکھنؤ قاسم یہ سنکر فوراً راجہ قبضہ سے نکلیا
 اور راجہ سارا حال وزیر کو لکھا مگر وزیر نے جواب دیا کہ ہم یوہمان لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں اور تم وہاں رہنا انگیزوں سے سازش کرو
 تاکہ دو دو صوبہ اپنے قبضہ میں ہیں تب راجہ نے راجہ شتاباسی کو لکھا کہ وزیر سے وہ شہر طعن جو انگیزوں نے مقرر کی تھیں منظور فرمائیں
 اور لڑائی کا ارادہ کیا ہے مگر میں اس لڑائی کا نتیجہ بہتر نہیں دیکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ انگیزوں کے سایہ میں رہوں سوچو
 اسبارہ میں سعی فرماؤں۔ راجہ شتابا اچھی اور سوت انگیزوں کے رفیق تھے محفون اور ملک پروردہ اجہ بنی بہادر کے تھے انہوں
 نے راجہ موصوف کا کام کرنا عین سعادت سمجھ کر اداج انگیزی کے جو بل بگڈر میجر گزنگ سے کہ جسکے ساتھ ہم نبی خوب سعی تحریک اور گفتگو کی

جسے صاحب مجموع نے انہیں کی صلاح سے ایک خط لکھ کر راجہ بنی بہادر کو بڑی عزت اور بزرگی کے ساتھ بلایا اور ملاقات کے بعد صوبہ دہ
کا کل اختیار اذکو دیدیا اور انہوں نے ہی اپنے رسائی اور حسن خدمت سے طرین کو رضی رکھا مگر صاحب کہتا ہوا کہ تم اپنے قبائل کو بلا کر
صوبہ عظیم آباد میں گھومتے ہو تو ہم کو کل نیابت صوبہ دہ اور الہ آباد کی دیدین گروہ عذرت و وجہ سے قبائل کے بلوانے میں تامل کرتے تھے اس عرصہ
یہ خبر مشہور ہوئی کہ نوٹ زیر بہار راجہ ہلکے کو اپنے مدد پر لا کر انگریزوں سے لڑنے آتا ہے راجہ کو پاس نک اس کے پاس جانے کا ارادہ ہوا اور
وہ جیسے ہو سکا لکھنؤ جا کر رہا اپنے فوج اور قبائل کے نوٹ سے جاتے تب انگریزوں نے دو صوبہ کی نیابت اجہ شتابی کو دیدی ہے۔

کوڑہ کی فوج میں پیر انگریزوں اور شجاع الدولہ کے درمیان جنگ ہوئی اور پیر انگریز غالب ہوئی مرہٹوں کے سوار انگریزی قواعد ان
علیٹوں کی بندو قوں سے مار کر ہلاک گئی وزیر پھر روہیلوں کے ملک میں آیا اور اسے احمد خان ننگش کی صلاح سے راجہ شتابی کی خدمت
انگریزوں کے ساتھ صلح کی اور راجہ شتابی نے اس موقع پر راجہ بنی بہادر کی رفاقت کا لحاظ کر کے نوٹ کے عزت کا پورا خیال رکھا اور اسکا
ملک اسے اسکا انگریزوں سے دلا دیا راجہ بنی بہادر کی بی بی بہت نیکخت اور فیاض ہتین چنانچہ انکی فیض سے اکثر غریب غریب پادشاہ
باتے تھے اور جو محتاج انکی پاس اپنے حاجت لیکر آتا تھا وہ ہرگز محروم اور نامراد نہیں جاتا تھا راجہ جو نہنگ جو کا جی پروانہ کے نام
سے ہی مشہور تھے راجہ بنی بہادر کے بھائی تھے راجہ بنی بہادر نے عربی تھے اور انکا کلام بہت فصاحت اور شیریں ہے مگر حکمو ای ایک شعر کے
تھا اور وہ یہ ہے اور اس سے انکی خوش فکری اور شجارت بائے ظاہر سا بی بی کی لکھی گئی تھی اور نہ لکھی گئی تھی ہمارے جامہ کہتے ہی میکے بونہ گئی
بہادر تخلص یا یورن بہادر سنگہ خلف یا یونہ بہادر سنگہ شاگرد مرزا حاتم علی مہر مقیم اکبر آباد ایک خوش فکرت اور بہتر
شعراؤں کے انکی لیاقت سخن پر گواہ ہیں۔

ہم شریعہ میں مرغ بسل سے	پہل یہ پاپا ہے تیغ قاتل سے	ایک دم ہی جد انہیں ہوتا	کیا محبت ہے درد کو دل سے
ای بہادر چھوڑو سیدان	نہ اوٹھی لاش کوئی قاتل سے		

بہادر تخلص لالہ راج بہادر مدرس اردو اسکول بلرام پور اور پشاور وینر قاض تخلص نامی انکا ایک تاریخی قطعہ لکھنؤ
مصنفہ نذرہ لالہ فرخ مین درج ہے۔

بہادر تخلص لال بہادر خلف یا کچھ درجہ انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ مشنوی مجرمت مصنفہ منشی جگر پال نا قبہ مطبوعہ ۱۲۸۴
میں درج ہے اور کلام دیکھتے میں نہیں آیا۔

بہادر تخلص منشی شیک چند قوم بہتری شاہ جہان آبادی مصنفہ نجات بہار عجم معاصر اور ہم شاعرہ خان آرزو کے تھے ہندو
میں کیا مسلمانوں ہی کوئی مثل انکی محقق اور زبان دان فارسی کا نہیں ہوا ہے آجک بڑے بڑے عالم اور فاضل انکی تصنیفات
کو دیکھ کر کان پکڑتے ہیں کتاب بہار عجم میں جو فارسی اصطلاحات کے علم میں لا جواب آتے ہوئے ہے اور سالہ جوامہ الحروف اور
الرجال حضرت نوادر المصاوی بہار بوستان انکی تصنیفات سے ہیں بہار عجم جواب متعارف اور ستادل ہے انکا ساتواں
مردم کی کہ جس تمام اگلے سوادت منہ ہو گئے یہ عجائب نسخہ ۱۲۸۴ میں قدامت کو پہنچا ہے اور نذر مین نام ایک شخص نے اسکا حوالہ

جسکے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کی طرف سے ہے یہ کتاب اس علم میں بہت مستند شمار کی جاتی ہے اوسمین الفاظ کے مضامین ہیں
لکھنے میں بلکہ انکی استعمال کا طریق ہی بنایا ہے اور ہر موقع اور ہر محل پر وہ وہ انداز اور لطیف اشعار و ستادوں کے لکھنے میں کہ اگر کوئی ہر فادان شعرون
کو ہی یاد کر لی تو عین ہزار دوستان اور غنایہ شہر ازیان ہو جا یہ بزرگوار علامہ فارسی اردو زبان میں ہی شاعری خواجہ ریشہ شعرا کی اور وقت
کی شیریں کلاسی کہ بہت اچھا نمونہ ہیں۔

وہی ایک ریاست جسکو ہم نام کرتے ہیں کہین تسمیہ کا شہر کہین نام رکھتے ہیں اگر صلہ بنیٹ بکفر کا اسلام میں ہے | سیدنا فیض کو خط کو ہیکہ کیوں نہ کہیں
یہاں شخص لاد کا کارپشاد و لدیاری لال فرخ آباد سے شگرد صفدر۔ یہ شعر ادون کا ہے۔

وہ سیر گہرائی تو کہیں جان لیا | آئندہ کے نکلے کوئی صورت اگر لیسے | رکھ دیا کلام تہمتہ چین کے مانی | ہرگز نہ کہیں گی کہیں تیلی کر ایسے
بہت مختصر منشی تہن لال قوم کا یہ سکینہ الدہا جدر لقمہ مذکرہ ہوا۔ ولادت آپ کی شہر سرحد ضلع مانوہ علاقہ ریاست
ٹونک میں متی بہادون بدی و شہادت کو واقع ہوئی اور تحصیل علم اور کرب کمال شہر ٹونک میں بطل تربیت اپنے ناما بخیر
دولت سے لکھا اور شہر اچھی یعنی سن ۱۸۹۰ کے بعد ذوالحجہ امیر خان وال ریاست کے صاحبزادہ حافظ عبدالکریم خان صاحب کے سرکار میں
بہت مدہ مقصدی گری و شیکاری کا پر دوزان سرکار مدوح لازم ہوئے اور شہر اچھی مطابق سن ۱۹۲۲ تک کاروبار متعلقہ اپنا
اس دینت دانت اور خوش و گلی سے انجام دیتے رہے کہ علامہ آقائے نامدار ایک ایک آدمی اوس سرکار کا خوشنود اور خوشنود
مگر نہ مذکور میں بد و فعات صاحبزادہ صاحب مدوح کے جو فرزند ان جناب مغرایہ نے پنشن مقرر کر دی تو درگاہ خواجہ معین الدین
چشتی کے متولیوں میر حفیظ علی اور میر وزیر علی نے بنظر شہر جس لیاقت کا رگزاری دینت داری آپ کے اچکودرگاہ خواجہ موصوف
میں بعدہ نائب متولی رکھ لیا خواجہ انک کہ عرصہ قریب چودہ پندرہ سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفہ میں اپنے تعلق کام
کرتے ہیں اور ہانکے تمام چھوٹے بڑے آدمی ہی آپ کے اخلاق و خارق عادات سے خوش ہیں اور مزید برآں تمام شہر ہمدان میں کہ جہاں
عوامہ قریب چالیس برس قیام ہے آپ کی بہت کچھ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کہ ہے اور آپ کے علم و ہنر سے وفات اکثر لوگوں کو
فیض پہنچا ہے اور پوچھا ہے کیونکہ آپ اپنے وقت کا بہت صاحب طبع علون کی افادت کے لئے وقف کر رہا ہے اور وقت جو
شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجائے اور سبق پڑھ جائے امیر غریب کو ہی ہر کسی سے انکا نہیں ہے میری یاد میں بہت لوگ آپ کے لکھنے
اپنے بارے کو پوچھ گئے ہیں کسی نے علم پڑھا ہے کسی نے خط کی صلاح لی ہے کسی نے صاحب کیا ہے کسی نے موفے لکھے ہیں کسی نے شعر دیکھے
ہیں کوئی ہندی پڑھا ہے کوئی میزان منسوب کیا ہے کسی نے خود فرض قافیہ دیکھا ہے اور حیرتہ فیض فضل الہی سے آج تک جلی
ہے اسطر سے خط اور غصہ وغیرہ جو لکھانے کو آئے اسکو مفت لکھ دیتے ہیں اور پڑھانے لکھانے میں کہیں کسی سے کچھ نہیں لیتے
پہلے تو مسک اور بیغامہ و رہن نامی وغیرہ ہی مفت لوگوں کو لکھ دیا کرتے تھے مگر جب سے دوا لکھ دے اس عرصہ میں گوہی کے لئے ہمدان
میں جانا پڑا اس قسم کے کاغذوں کا لکھنا چھوڑ دیا ہے۔ مزاج میں سے زیادہ مسکنت اور زخارف دینیوں سے بالکل آشنا اور
بی پردای ہے ہمیشہ قوت حلال کے کوشش میں ہی ہے کہیں ناجائز طور پر نہ کچھ کسی سے لیا اور نہ اسکا خیال کیا صاحبزادہ عبدالکریم صاحب

کی سرکاری زمینیں ہیں سے زیادہ عرصہ تک کارپرداری کی اور وہ سرکار ہمیشہ قرضدار اور زیر بار کرتے تھے جس سے اکثر لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور قرضوں سے مل کر خیانت کی لیکن اپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کہی ایک کڑی اور ہر آدمی کی حالت کو خود ہی ہمیشہ قرضدار سے اور سرکار سے ہی قرار واقعی قدر و منزلت اس دیانت داری کی بنیں ہوئی اور جو ہر آدمی سے شپس عمر ہر کی محنت خیر خواہی اور جانفشانی کے صلہ میں ہوئی تھی اب وہ بھی بنیں ہے یہ حال ہندوستانی سرکار کا ہے جو کسی زمانہ میں پشتون ملک اپنے رفیقوں کی پرورش کرنے والی مشہور بنیں علاوہ دیانت کے آپ کی رست گوئی بھی ہے خیاںچہ ایک دفعہ صاحب زادہ عبدالکیم خان صاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہو گئی تھی اور قرضداروں کو کارداروں کی قول فعل کا کچھ اعتبار نہیں رہا تھا تب یہ بڑی کہ انکو سرکار کے روپر بچلین اور وٹان تیلی کرادین صاحب زادہ محمد خان صاحب کہتے تھے کہ جب یہ لوگ سرکار کے روپر آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کاردار سے کہتے ہیں غریب تمہاری قرضہ سبیل ہو جائیگی سو تم خاطر جمع رکھو ادھون نے عرضی کی کہ سرکار کا مدار تو بہت دنوں سے یوں ہی کہتے ہیں مان جو لالہ نتھن لال جی کہدین کہ اتنے دنوں میں تمہارے روپے کی سبیل ہو جائیگی تو پھر کچھ عذر نہیں ہے تب سرکار نے کہا اچھا تم جاؤ ہم لالہ جی سے تمہاری تیلی کرادگی اور پھر لالہ جی کو بلا کر کہا کہ تم مہاجنوں سے کہدو کہ اتنے عرصہ میں تمہاری ادائیگی کے صورت ہو جائیگی کہ لالہ جی نے کچھ دیر تامل کر کے کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجئے اور مجھے معاف کر کے کہتے کہ اتنے مدت میں انکی سبیل ہو جانا مجھے ممکن معلوم نہیں ہوتا ہے فقط ایسی ہی ایک بے سمن گمشدہ نام کے تین ہزار روپے صاحب زادہ صاحب محمد کے خرمیاں محمد نور خان کے اوپر قرض آئے تھے اور کہیں صاحب زادہ صاحب نے کیونکہ اس سے دینے کا اقرار کر لیا تھا وہ اجمیر میں آیا اور ربون تک اس سے اقرار سبیل قرضہ کا ہوتا رہا آخر اس نے کارداروں کا کہا کہ اگر ابی روپیہ کی صورت نہیں ہے تو چھوٹا کٹا ہی کا غدا شتام پر لکھد کچھ کارداران نے سرکار سے عرض کی تو فرمایا کہ جب اس کے روپیہ دینے کر لئے میں تو تمہارے کہدینے میں کیا مرج ہے لکھد و خیاںچہ ادھون اگلے ساری شکستیان محمد نور خان کے لیکر ایک نیا شکستیان ہزار روپیہ کا کا غدا شتام پر لکھد یا چند ذر بعد وہ شخص ہی مر گیا اور ادھر سرکار میں محمد سجاد خان نام کے ایک صاحب کا مدار ہوئی یہ بڑی قانونی تھے انہوں نے اس شکست پر غرض کیا اور کہا کہ وہ خارج السیاد قرضہ کا ہے اور بے شکور کے داروں کو اس میں کچھ وصول نہ دیا اور تین برس کے قریب تک لیت دھل کرتے رہے جب سجاد گزرنے لگی تو بے سمن مذکور کے دادا نے بہت چاہا کہ تھوڑا بہت جو اسے قرضہ میاں گھنچائی اوسکو کافی سمجھے مگر جب کچھ ملتا نہ دیکھا تو ناچار محکمہ صاحب اسٹنڈنٹسٹرین بھینہ دیوانی نالش کردی کا مدار صاحب اسکو عین اپنے شک کے مافق سمجھ کر قانونی دلائل سے جواب دینے کو مستعد ہوئے اور قادی ایام کے عذر دن کو بڑی طعرات سے نہوایا اس وقت سرکار سے کہا کہ اگر آپ تک بات آئے تو آپ بھی کہدینا اور نا قرضہ ہے اور شکستیان قرضہ ہماری کارداروں نے ناجائز طور پر لکھدیا ہے اس وقت سرکار نے فرمایا کہ پتہ نتھن لال سے ہی تو پوچھو کہ وہ ہی ایسا کہدینے یا بنیں کیونکہ شکستیان کو تاہم کا لکھا ہوا ہے اس پر جب آپ گفتگو ہوئی تو اپنے صاف کہدیا کہ ہم جو بٹ بنیں بولیں گے شکستیان سرکار کے کہنے سے لکھا ہے اور قرضہ البتہ پورا اور میان محمد نور خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اسکا دینا خود قبول کر لیا تھا اور کچھ کوئی عذر

عدالت میں پیش نہ جاسی گا بہتر ہے جواب مدعی کو انسی کر لین کر کا مدار صاحب توجہ ابدینہ کو گئے۔ مگر جب صاحب بہادر نے
 تہک کہلا کر پوچھا کہ مہر اور دستخط نواب صاحب کے ہیں یا نہیں تو کچھ جواب نہیں بن آیا اور معہ فریم ڈگری کر کر دیس آئی اور
 نواب صاحب کا پیام سوا ہی میں کر آیا کیونکہ بروقت حکم اخیر صاحب بہادر نے کہا کہ یہ نواب صاحب کو زیبا نہیں تھا کہ اس طرح تہک لکھ کر
 اس وقت آپ کی سچائی کی سرکارت سے لیکر ادنیٰ نوکر تک ہر ایک نے تعریف کی۔ اس طرح حسین بخش نام ایک شخص اسی سرکار میں ملازم تھا
 بعد موقوفی وہ جب کہین روزگار کی تلاش کرنے لگا تو آپ کے کہہ گیا کہ ایک مہاجن میں میری تین سو روپیہ مانت ہیں وہ آپ لے لیا اوس
 مہاجن نے وہ روپیہ تھوڑے تھوڑے کر کے دو تین برس میں دئے اور آپ کی صرف میں لگے پانچ سات برس بعد جب وہ شخص آیا تو اس کو
 سو روپیہ کا سو فی صد کے مضامندی سے بعد ادا نفع ما وجب کے لکھ دیا وہ پہر ملا گیا اور اس طرح اوس کئی دفعہ تبادلات و تجدید
 قرضہ کا اتفاق ہوا اخر میں ایک دفعہ اوس شخص نے اپنے کل تمکات ایک شخص کو دے کہلا اوس میں آپ ایک تہک کے قانونی معاد گنہ چکی تھے
 شخص نے کوئے اس کو دیکھ کر کہا کہ یہ روپیہ تمہارے ڈوب گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ کے تجویز کو مولا اور پہر کچھ وصول ہی نہیں ہوا
 اب اس کی کہین سماعت ہوگی مگر حسین بخش نے اس کی کچھ پروا نہ کی کہا جس شخص کا یہ تہک اوس چھکوا ایسی امید مگر نہیں ہے اس پر اوس شخص
 کو برا تعجب ہوا اور اسی اوکلی بات کا یقین نکلیا لیکن کچھ عرصہ بعد جب اوسنی تہک جدید اس کو لیا کر دیا اور کہا کہ اس قدر چھکوا
 ہی ہو چکا ہے تو اس وقت اوس شخص کے نتیجے کچھ اہتہا نہ ہی کیونکہ آپ نے بلا لحاظ تاوی ایام تہک بدل دیا تھا اور اس کا سود ہی بکا
 دیا تھا۔ اور بعد غرض کہ سرکار انگریزی نے اپنی رعایا پر اکم ٹیکس جاری کیا تھا اور اوس شخص کو کہ جسکے اندے دو سو روپیہ لاندہ
 سے کم ہی مستثنیٰ کر کے واسطہ تخمینہ اندے اور انتفاع سالانہ ہر شخص کے فیج مقرر کر دئے تھے اور وہ پندرہ گارہ پریشہ لوگوں پر باعتبارخواہ
 کی اور اہل حرفہ پراونکی آمدنی کی تخمینہ ٹیکس لگاتے تھے تب آپ نے باوصف اس کی کہ خواہ مقررہ سال بہر میں دو سو روپیہ کم ہی حق التجرر
 کی رقم مثل دستور و غیرہ کو جو کسی کسی ہتی ہتی خواہ کے ساتھ جمع کر کے اس کا تخمینہ کیا تو اس کو قابل ادائیگی محمول سرکار کے دیکھ کر
 فوراً اپنا نام نقشہ میں لکھوا دیا اکثر لوگوں نے کہا کہ حق التجرر کے آمدنی اول توجہ ان ظاہر نہیں اور دوسرے ایسی ہی کہ کسی نے
 اور کہیں نہیں آئی اس کو مانا نہ ایک قسم فرض کر کے خواہ میں جوڑ دیا اور اس پر محمول مینا نقصان سے خالی نہیں اور لوگوں نے تو اپنے
 ظاہرہ آمدنی کو ہی حتی الامکان چھپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو۔ مگر آپ نے بنظر دیانت ارہی کچھ خیال نہ کیا اور
 چند سال تک نجی شبی خاطر ٹیکس دیتے رہے۔ علاوہ اسکے آپ کا چال چلن ایسا عام پسند اور مرغ و مرغیان ہے کہ تمام ہندو
 آپ سے خوش ہیں اور سب آپ کا لحاظ اور ادب کرتے ہیں عرض طرح یا کسی قسم کی بے اطمینانی آپ کے نفس میں نہیں ہے جو توکل و اعت
 اور شادمانی آپ کا دیر ہے آپ کی کسی بات میں کذب اور ریا کا اثر تک نہیں ہے ظاہر و باطن صفائی کا جلدہ نظر آتا ہے
 کہیں کوئی بات ایسے نہیں کرتے کہ جس کے کیا دل چکھ کر اور کوئی جو کچھ سوال کرتا ہے تو حتی الوسع اس کو مایوس نہیں جانے دیتے
 صلا ہر ایک کو ہمیشہ نیک دیتے ہیں اور ہر کسی کو کہیں کہتے آپ کی ان عمدہ عادتوں کا اثر مسلمانوں تک پڑا ہوا ہے خواہ
 محمد خان صاحب خلع صاحبزادہ عبدالکریم صاحب مرحوم کہا کرتے ہیں کہ لالہ جی میں تمام اوصاف نیک موجود ہیں ایک یہ ہی نہیں ہے

کردہ مسلمان ہئین اگر مسلمان ہوتے مین اوہنیں کا مرید ہوتا۔ آپ کو ابتداً عمر سے ہر خیر کہ مسلمانوں کی صحبت رہی اور مسلمانوں کے عزیز سے زیادہ ترواقیت پیدا کرنے کا کام پراگم عقائد مین ذرا فوق ہئین آیا جسے بکے ہندو اور پورے ہینون مین ایکار و مرہ اکثر یہ ہے کہ صبح سے دعا کیا رہ بچے ننگے ٹا پاجون کو پڑا کرتے ہین اور پھر نشان کر کے پوجا مین بیٹھ جاتے مین جب دشمن بیگوان کی پوجا اور دشمنوں سے ہنس نام کے باپ سے خارج ہوتے مین تو درگاہ کی کچہری مین اپنے نوکری پر چلے جاتے مین اور شام کے قریب وہاں سے اگر کہنا نہ کہاتے مین شام کے بعد مین دشمن کرنے کو تشیغ لیت جاتے مین اگر کہین کہتا ہوتی ہے بعد دشمن جا کر کہتا سنتے مین گیار س کا برت رکھتے مین گوشت شراب اور دوسری ممنوعات سے مطلق پر تیرے مزاج مین بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکن سور عاقبت کا زیادہ دوسرا رکھتے مین اور بیشہ خوش نشان نشان رہتے مین نہ کسی بات کا افسوس ہے اور نہ کسی چیز کی ہوس۔ سرگن ادیشنا کا عقیدہ اسیر نگر بیگوان کا اشت ہے ہر وقت اوہنیں کی یاد دلیں اور اوہنیں کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب ہی اوہنیں کی حمد ثنا مین بطور شایات کے تصنیف کی ہے جو بنام قصاید پر نواید مطبع متشی ٹولکنو صاحب مین چھپ کر مشہور ہو گئی ہے اور سی مذہبی ترقی اور ترقیہ یافتہ سے آپ کے زبان مین ہی کچھ اتر ہے کہ جس سے جو بات کہتے مین وہ اکثر مر جاتی ہے گو تہوڑا بہت کچھ عجم مین ہی دخل ہے لیکن عمر بھر کے رہت گوئی رہستازی اور پر مزگار ہی ہی تو اپنا کچھ اثر رکھتے ہے اجہ مین فیض شخص ایسے موجود ہین کہ وہ سبات کی نقدی لٹ کر سکتے ہین ارا بھلا ایک محمود سلاوت ہے وہ کہتا ہے کہ جب جھکو کوئی تکلیف ہوئی ہے اور مین نے لالہ تھن لال جی سے پوچھا ہے اور اوہنوں نے کوئی مدت تبادی ہے تو اس کے بعد ضرور جھکو ملاحیت ہو گئی ہے یہ تو میرے سامنے کا ذکر ہے کہ الکیدن ششہ اع مین سلاوت مذکور نے آپ کی پاپس اگر کہا کہ بہت دنوں سے بیکار ہوں اور اب قرضہ ہی ہئین ملتا تو آپ نے اگر گو جوہر کا حساب کر کے کہا کہ ستائیسویں دن تم کہین نوکر ہو جاؤ گی سو اب ہی ہوا کہ عرصہ ایک مہینے کے بعد مین ایک دن سو کا کم کو جانا تھا سہستہ مین ایک کو بیٹی بنتی ہوئی دیکھے او مین سے محمد نے بکار کر کہا کہ کنوڑ صاحب سلام اد جب اس سے پوچھا تو کہا جیسا کہ لالہ جی نے فرمایا تھا ستائیسویں روز مرا یہاں پندرہ روپیہ مہینا ہو گیا ہے اور اب مین خوش ہوں مجھے اس کی خوش اعتقاد ہی اور اس کے بموجب اسکے عین وقت پر متمتع ہونے سے بڑا تعجب ہوا۔ آپ کے مزاج مین زندہ دل اور حاضر جوابی ہی موجود ہے ایک دفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب نے اپنے اول کا مار کو تو دوم اور دم کو اول کر دیا تھا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے جو اجیر کے نامی رعین مین سے تھے سنا اور آپ سے وقت ملاقات پوچھا کہ کیا اسکے یہاں کا مدار تغیر تبدیل ہو گئے تو آپ نے فرمایا ہئین مقدم موخر ہو گئے مین۔

صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب رحمہ کے پاس میان اسد علی جو اجیر کے پیر زاد دن مین سے مین اکثر آتے وقت اگر استخارہ بجا یا کرتے تھے ایک است کہیں سرکار محدود کی طبیعت حاضر ہئین تھی یا واقع مین میان اسد علی نے ہی خراب طور پر استخارہ بجا یا غرض اس وقت مزاج مقدس اسد علیہ ہوا کہ صبح تک اسکا اثر باقی تھا اور دوسری رات جب دربار ہوا تو والد ماجد ہی حاضر تھے سرکار نے وہی رات کی ستار کا ذکر چھیڑا اور فرمایا کہ کل رات تو میان اسد علی نے

عجب طرح سے ستار بجایا کہ نہ لے سمجھ میں آتی تھی اور تان اور سم کا کچھ پتہ تھا اور پردے ایسی خراب خراب بنائے تھے کہ اول سے نہ سرون کی کچھ سوچہ پرتی تھی اور نہ راگنی کی گت معلوم ہوتی تھی غرض دیر تک اس ستار کے ماجر کو اس اداسے بیان فرماتے رہے کہ جس سے طبیعت کی گہر سٹ اور بیگزگی بھان تھی تب الہ ماجد نے عوض کیا کہ صاحب ستار کیا تھا ستار تھا سرکار بیت تھی اونکی طبیعت خوش ہو گئی اور فرمایا کہ ہاں بیشک ستار ہی تھا۔

آپ کو شعر کا شوق قدیم سے رہا ہے اور جسے جب کہی کوئی طرح لا کر دمی او سپر غزل کہدی ہے اکثر شاعرون میں جاگ اتفاق ہوا آپ کے صاف اور مابنے شعر ہر شاعرہ میں پسند ہوئے میں ایک شاعرہ میں جو سرکار مرحوم کے گوار ہووا تھا میں بھی تھا اور اجیر کے تمام شاعر اور ذمی شعور آدمی اس میں موجود تھے اور طرح تھے تیرا باز نہینا جو سہنا لالہ لیک اس میں میں سب شاعرون نے اچھے اچھے شعر نکلے تھے لیکن اب کا ایک شعر سب بڑ بڑکھڑا اور وہ اس شاعرہ کے تمام شعرون میں چوٹی کا شعر تھا اسکے نقل مولوی الہی بخش نارائش نکالنے لی اور جو عاشق مزاج تھے وہ تو ایک ہی دفعہ کے سنتے سے لوٹ پوٹھ گئے دیر تک اس شعر پر وجد ہوتا رہا اور خوب خوب نعرے خوشی اور آفرین کے بلند ہوئے کہ جسے تمام کرہ گونج گیا اور وہ کیفیت حاضرین کو یقیناً کچھ نہ کچھ آجک یاد ہوگی اور شعر مذکور یہ ہے۔

کیا کہیں شفیقہ میں دہشت ہوئی | کون دلت میں ہے نام کا لیکر | سرکار مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ لالہ کو کیسی ہی شکل طرح کیوں نہ دو مگر وہ بی نال غزل کہہ لاتے ہیں۔

سیف الدین خان سیف تخلص اور فیض محمد خان فیض اور شیخ حیات اللہ سکنا اجیر ولالہ سوچند و غیرہ نے آپ اصلاح سخن کی لی ہے اور تہا پردازی بھی سیکھی ہے۔ ایک دفعہ کشنگدہ سے ایک پیر زادہ آپ کے صرف اس قطعہ کے سننے سے مشتاق ملاقات ہو کر اجیر میں ملنے کو آئے تھے

ایک صورت بھی نہیں کہتی میں چنانچہ | شیخ غی غلط تھا نہ پسند آتا ہے | ہم ازل ہی میں تونک طالب | سجد اسطے بت خانہ پسند آتا ہے | صاحبزادہ احمد خان امی تخلص جو سرکار مرحوم کے بہائی تھے آپ کے اشعار کو بہت پسند کرتے تھے اور نواب زیر الدولہ والی ٹونک جب آپ کی تحریر دیکھتے تعریف فرماتے کہ بہا یصاحب کو مثنوی خوب شغف تھا اور خوش بخیر ملاہی اور شرح اس فقرہ کے یہی کہ نواب زیر الدولہ بہادر اور صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب بہائی بہائی تھی مگر صاحبزادہ صاحب بیب ایک نسخہ باجی اجیر رہتے تھے اور ان کو اکثر اوقات نواب صاحب مدوح کو عرض کیاں بھیجے کا اتفاق ہوتا تھا اور وہ آپ لکھتے تھے اس طرح اکثر سپرنٹنڈنٹ کرنل چارلس گن صاحب بہا دہی آپ کی خوشخطی اور تحریر کو بہت پسند کرتے تھے۔ اجیر میں آپ کی خوش نویسی اور خوشخطی اور علمی لیاقت مشہور ہے دیوان آپ کا بب عدم تو بھی کے انک مرتب نہیں ہو اگر نہایت کچھ یکجہ جمع کیا ہے اور اسی میں سے یہ چند شعر بیان بعد اجازت درج کئے جاتے ہیں۔

اوٹھ گیا وہ جو بار خاطر تھا | لے ہوا ابو دل تیرا ہلکا | گستا سہرا پنا سگر کے ماتہ جو بڑا | کہ بار تہا میری تن میرا بھلا

جل نہی ہو تو جو دل وقت جگر دیکھنے میں بھانپتی ہی بیکاروں آہ کیا امید غم و غم ہو چکو چو کر	ساہنہ دل کی کیا کہوں کیا فکرت جاتا قائد شکو کا دل سراسر جاتا رہا جیکہ طفل اشک کا تحت جگر جاتا رہا	کوئی قائل میں جو بھیت بخیل جاتا رہا آج کل ہی کھدیا رو دھان میں نہ جاتا سرجا میر جو قائل نہ کیا ابھار جاتا تو تھکن ہے ابکی تو موسم بہار کا خفیل اس گلشن میں میں پیدا ہو گیا	آخر شمش قلم دھان روکا جاتا رہا کھلنے پہاڑ پر سرین جو شست نہ جاتا بارہا تن بہرے بیکر بھت جاتا رہا شیشہ ہے سر و لب جو مبارک خدا جاتا ہے کیوں قصہ مجھے لڑائی کا
دیگر			
گہر گہر میں سنا مجھے خواہیں آہ معلوس پر اجاہ تہا گریان ہی صرا چشم تر تونی مجھے تو خوب ہی سو گیا	سو ہے جب زلف سیاہ لگا کر محل میں جو شہ کو وہ لا رامت آیا عشق میں کہتا تھا ایک پر نہ کھینکا گیا	کون سرو خاں اس حسن ابھرا زیر فلک جو شکو اکا برسا ادھاتا شعلہ خون نے بھیت یہاں تک جاتا نرم زمین تیری آئی ہی کون کیا شہر	غم میں جکی سرگ انسا پرین بہار کیا دوسرا یار واپسی آہ کا تھا آہ کو بعد مردن ہی آگ میں کھاتا پھکیان لیلے کی میں ات گرا گیا رہا
دیگر			
برق نظری تیری کوچہ میں چلتا حیف بہر جو شہ جوت کا خواہتا کب سے ہی قصہ بھیت پر توت ہی گیا تیری ہمار کا نیک ہے سارا ادھاتا ہنسے دیکھا نہ کہی اپنا نصیب اسید کیا نقطہ معلوم ہے یا وکادان ننگے دست جنوں کی گریبان میرا ایک طے فان اوٹا میں نہیں گئی تیر اوسکی اتوں کا جو رہتا ہے تھو بھیت گران ہا میں او دن او پر گیا گیا وصف کس قدر عیا کا یہ بھتا ہوا حریف بچان کا کسے ہی قصہ بھیت ایک آہو چشم کا جو بھوٹا ہوا گیا گر چشم مست نے تیری کیا تھا بھیت دیکھ کر تیری ترقی جس کی ہی سیر	کوئی تو میر گیا تھا کوئی تڑپا تھا تا تہ میں اپنی سدا صحر کا دھان تھا دافعی اوپر قصبہ کا تو بھتا رہا دیکھ کر جسکو پہر آیا وہ مسیحا ادھاتا نزد بازی میں سچ برتا رہا پسا ادھاتا افوس کہ حل جسے یہ عقد نہیں ہوتا جا کے بانوسی پا پا ہے دھان میرا طفل کو کئی سیانی تو چھلے میرے سدا ہم گھر میں صدف منہ کی لگتی ہیں برسات میں ہمارا تو گہر بار دیک گیا اپنا جو حال نکلا شوخین سخن با دھاتا جو سخن اپنے نکلتا ہے میرا دھاتا ہوا جسے بڑے بھر یا دھان صحر گیا خندہ لب سین اعجاز میا ہوا گیا گہنٹے ہنٹے ماہ کامل اتو آدھا ہوا گیا	کون سرو خاں اس حسن ابھرا زیر فلک جو شکو اکا برسا ادھاتا شعلہ خون نے بھیت یہاں تک جاتا نرم زمین تیری آئی ہی کون کیا شہر شاہ یا پیر بام وہ ترک پر سدا ہریدہ ترا پنا جو بھتا نہیں ہوتا یہ شہر کر میری سیدہ لکھے ہیں سدا عشق کا ماہر یہ جا بھایے رہا سدا خط کی آئی سی رخ اوکا ہے رہا ہو گیا ہنسل پشای چاک کی گل فانی غمرہ مار دا دھار کیا ہے انا لگی ہے آہ دیکھ شوخی چشم کے ادب کے ادا ہو گیا کیا کہوں صدف ان کی نقطہ ہر دم نزد بازی میں ہم جیتے نہ اور عدا شوخی آتا نظر نہیں آتا نقش باکی طہر کوئی بھکو	دیکھنے کو جسے سارا ہے مانا ادھاتا ان راز بھیت کہی نہ نہیں ہوتا شیر طیار افلاک کے چلے ہیں سدا کسر شمش قلم ابھکا ہے چلتی ہیں سدا یہنے گرد ماہ اک خوشنما لہا ہوا باغ میں آتی ہے اوسکی شہر کیا رہا ہوا اکل تھا دید کیا دور پر سدا ہوا کھل گئی بگڑ گئی کہیں سر وید ہوا گیا ہمے یہ عقد نہیں کہلتا معا ہو گیا اس جگہ بھیت مخالف اپنا پنا ہو گیا غم میر جاتا نظر نہیں آتا اب اوٹا ناظر نہیں آتا
دیگر			
کوئی دشت جنوں کی بعد میرے خاک اوڑا ناظر نہیں آتا			

لاکھ آدین چھپے چھپے ہیں جس میں گیا ادھم کے جو بزم سے رات صبح گرا شکر وں کی گلیں گلیا سو پھر نہ پھرا گیا فلک سے ہے ادھر یقین ہر ہوتا میں آدیش کو ہر کونیا کی ہر لکے خوب و جین جرح لگی کہانی نہ پائی مجلس شہر خانو کا جو جانا ہی جو آخر کا چپ حق کہا منصور تو یہی جڑ یا دار پر خاشی میں جہاں ہر دین کی بکاسیر گر لاد گویا کوں لاحت سے مجھے گل جو کہا کہ لکے مر گیا ہوں میں	ای پر سے کفایت فقط آنا تیرا عدم کو جو کہ روانہ ہوا سو پھر نہ پھرا و ہوا جو آہ کا سر اوٹھا سو پھر نہ پھرا گایا دینی لگا جو دہل لگی خوش شیعہ بستر سے ترانہ کی ہند لکے خوب رہا ہوں اس واسطی میں رت دیوار اسے رہتے ہیں دم واقف اسرار چپ ہے بجا تو میں بخت دم چپ بخندوں لہو کا لکھ سکوں میں بخت گردن میں خار دار خست	دیکھد اعجاز مچا ہی ہوا چرخ لگی روئے صرا می ہوا یہ ستم مقابل او کی نہیں شہسوار دنیا میں عزیز رکھتے ہیں مہمان کو قدیم ہم کیسے قابل درو مذاک تیری ہو دیکھے کیا کیا میں کہ ادائیاں او کی جان کر یہ شب چن بھین سے زور محشر ہے بت پستی نہ سب پناہی خدا کیو ہوا جستہ می مارنا اور لب سے جلانا تیرا دسمان ترما وہ مزا نہ را سوری او کی میں گڑا پرا سو پھر نہ پھرا جو تیرے سینہ میں سیر گیا سو پھر نہ پھرا گرچہ دریا نکال میں گھر دیکھے خوب دیتا ہے میرات کا سیدنا بندہ جراب چپ فن چپ س منہ سر کھنکھار چپ و غطا ہے عجب ترا می تو کر چپ	دیکر
جاگ نہیں سو رہا کو جا کر میان کین بہت تو بت بہت ہر دم شمع جی خجل ہے گرچہ کہ رعل ہو جیران جو رخ پوشون کے مجلس کسی بخت	تو سو پھر نہ پھری کیوں تان آج سنا کہ بختاری نصیحت خباب آج چپاکی پان کئے اوسے جبکہ مذاک تو رخ مودی کو کہہ تمام سالانہ رخ	کیا کر مایہ عادت و خو ہے مدت نمی ہو گیا ہے وہ پانال لہر بہر ہر او گیا جھے کوہ بیابانوں میں کر تا ہوں میں بزم شراب کباب آج روان ہیں انکا جانی بکسے جان فلک سے دال آنکھوں سی لکھ لکھو آج مکان رخ ہوا سرخ فرش قالین بنایے جبے فصل اننا پناہیں صبا	دیکر
پانا سانپ کا بنین اچھا حشر بر با ہو احسن رام نکہ سبز رنگو کا حسن ہے مرغوب ماہ پورا ہو کہ گشت گیا غیرت آہ تیرے سینہ سے گزرتا ہوا دل خنکائے	دل میں ایست بہت جگہ تیرا دل میں اوس رخ کا مقام نکہ درد خدا سے تو قتل عام نکہ ترک دل سی خیال شام نکہ اوس ہی پیکر کا وہ دخی خنکائے برنجو را دامن اسکا نازہ مہمان نکہ	طرف کا کل جو چاہے ہی ایدل ہو گا اند میر خلق میں دالہ ہو گیا سبیل پرین لاف بچان نکہ سیکھہ میں جل ما تھا جہاں ہی ہو اوٹ گیا آخر کو نا امید ہو کر کے سیر گل کہا کہے مایں گل خندان چن چن ہتے میں رنگ شوخی کی فکدہ میں ہم	دیکر
نظارہ کے حسرت نہ ہی اخون جھکو ہے کون بیابا سیر کوٹان چن چن			

عشق زبان میں ضایع ہوئی طفلانہ زہر ہے اگرچہ شل نبات ملازم عشق کی موقوف بالکل لخت دل لشکر کے دریا میں سر	انکھڑے شکوہ اپنی ہی کس صفت ہم سیر می ہر بات نا صحا شیریں گہلا اوس شکر کی خط یہ مضمون شل ہر خراب بہا کرتے ہیں	میں ہوں ہمارا دوش شکر لب کا کہ خراب لگا دی ہو کوئی نہ اسکو ہم ہوں سے ہی ملا کرتے ہیں انشاک تہمتی ہندین یار و رکنے	دیکھو مان مجھے دو شیریں کہری ہی دختر زلی حجاب تل سیر دیدار خدا کرتے ہیں ہٹا ہی طرح کیا کرتے ہیں
دخترانہ گستاخ بہت شال کی کیونکہ غم گہا ہی مجھے حلقہ درگوش چاند و تار ی ہن ہم تو اس گدازیت سی ہے	اس سی سوختہ ادھار کرتے ہیں ہمیت ہم تری پہ نظر کو دیکھتے ہیں دل را کیا ہے گوشوارے ہیں یک صیت میں آہ پیاری ہیں	کام ہے نندہ سے بھجوت تجھے ہی خواہ میں دیکھیں ہن بکوشا ہے یہ طفلانہ بازی لب و چشم آج نرم شراب کرتا ہوں	اور مخلوق کو کیا کرتے ہیں گلون کا چاک گریان سحر کو دیکھتے ہیں دس جلا ہی تو پس لاری ہیں شوخی کو حجاب کرتا ہوں
ایک چہ دشمن کا ہوں طالب پہلے دوپہل جو گرس خیر اور دیکر	دل ہی میں خضر لب کرتا ہوں ایا پہل میں گنایا نہ ہی یا نہیں بندہ میں بت کی پرینکا میری دم دوش پر ہیکہ چلا کرتا ہی تلو	یہ تار و ہندین دشمن میں از بون ہے قل عام کوچ میں اوس فتنہ گر گنج نہ سب عار عشق ہی اور کچھ نہیں پتوں میں سیری ہوں گر ہو کر تلو	دیکھو ادا کی فلک میں بینا نہیں کوئی ترپ رہا ہے کسی تن پہن نہیں نہ سب عار عشق ہی اور کچھ نہیں پتوں میں سیری ہوں گر ہو کر تلو
دیکھو گشت عین بزم وچم اکا کل کل صاف لکھ ایک دم میں طرہ سبیل کل	دیکھو گشت عین بزم وچم اکا کل کل صاف لکھ ایک دم میں طرہ سبیل کل	دیکھو گشت عین بزم وچم اکا کل کل صاف لکھ ایک دم میں طرہ سبیل کل	دیکھو گشت عین بزم وچم اکا کل کل صاف لکھ ایک دم میں طرہ سبیل کل
چہا پون کیونکہ اوس پر دشمن کی عشق نہاں کو غضب میں ہوں اس دستے کے کس کو دین ہانکو	چہا پون کیونکہ اوس پر دشمن کی عشق نہاں کو غضب میں ہوں اس دستے کے کس کو دین ہانکو	چہا پون کیونکہ اوس پر دشمن کی عشق نہاں کو غضب میں ہوں اس دستے کے کس کو دین ہانکو	چہا پون کیونکہ اوس پر دشمن کی عشق نہاں کو غضب میں ہوں اس دستے کے کس کو دین ہانکو

تیرا نامانی نہیں کوئی جانیں جسے کہتا جو لیے ہرگز لکھا کجا پاسیہ مردہ ہو مواہون اب تو میں عاشق تیرا کجا ہو اوٹا یا عشق سا بارگراں کو تلاش میں جا تا ہے یہاں چشم	بریکو جو کہ غلام کو کہہ کو مہر تارمان کو خشا کو خا کو اد کو کہہ کو شیت پیا بانکو بیمبر کو خدا کو دین کہ ایمان کو ترا کو عجب بہت ہے جسم ناتوان کو نروک اس قاصد شاکر دانکو	جو پورا دل کی شیب کی جیتا پیا بانکو یہی ہم عشق بازی کی دولت لعلی آخر دیکھ مارلف سی گلشن معطر یہی میں مان در پہ بتوں ہم اور دل دیوائے دو نخ پر اس کی دوزن طرف سے خط جو آیا کہتے ہیں انگہوں کی جانب جو گیا دل اب کیا اوٹا پرتا ہے - مجنون تھا پہلے اب میں ہوں نامی اس جھگل میں یارو کا کل کے شکنجہ بندوں اور بیچوں سے گیو کے	کوئی خدا لگتی نہیں کہتا ان کو اندر آئی دو نور عشق کے در پہوئی سب آتے ہیں پردانے دو وہ مست ازل سے تھا پیراد کو علی میخانے دو پوچھو جا کر مہر اور سے ہیں یہ شخص پرانے دو کب جھوٹے ہے بھوت پہ نادان ہے وہ میں ستانے دو
چشم تر لب پر فغان بیدل گر کو ہے مجاری عشق میں جان دل و جان نام پوچھا میرا عیون سے جو کوئی نہا ماسر و عرش میں بر نہ سمجھتا رنو کو دیکھی کسی کدھر نہ تیرا گان خون نام اس کا گنہ آمرزنا ہی بھیت	عشق ہے پرچہ نیا نیا خبر کوئی ہو بھیت ایسے اہل جہنم کوئی ہو ناتوانی ہی میری شکل نہ بچانی ہو ہم تین چشم ہے گردن تیرا لظا رنو کو رات دن رہتا ہوں تیرا ہی ہمتا رنو کو کیوں نہ چشم کر مہم سے گھبرا رنو کو	نور تیرا ہے سدا جہنم نیکو سجرا شک اپنا یہ جہنم کو لفظا ہو اس کو نہان نہیں جہنم نہ لفظا ہو دیتے ہیں گام ہی رات میں شہنا رنو کو کوئی یار دل عشاق کے سید پیا رنو کو کب کہ علم دہر کا تاکہ ہو غرت تیرا ایک خان ہوا ہوئی جہا نہیں علم ہو خلق و مروت ہو جا اور کم در برائی میں نظر شوخ کی کیا عاقبت اور میں مصحف دیوں کج خیر انہیں	چشم تر لب پر فغان بیدل گر کو ہے مجاری عشق میں جان دل و جان نام پوچھا میرا عیون سے جو کوئی نہا ماسر و عرش میں بر نہ سمجھتا رنو کو دیکھی کسی کدھر نہ تیرا گان خون نام اس کا گنہ آمرزنا ہی بھیت
دیکو وہ شوخ اگر بادہ احمر کو تیغ قاتل نے کیا دم میں سبکدوش خون رگ رگ سے دران جو غم گان بھیر میں شعلہ خون کہیں میں	پر نہوار زدی ساغون کو تر کو دور نہکے گر ان تن تیرا پیر کو اس کی ہر کوئی کہیں نہ تر کو کل دل دوز ہوئی صورت اظہر کو	کہو کہ لفظ موم دیاں کا مضمون اویسے کو میں شہر ہے میں دن آت ہم کہاں ام کہاں اور کہاں کہ نف استغرضہ کی غویں سو انہوں آیا نہ ہاتھ کچھ میری نادم ہو بہت یک گشا ادب چھا گئے عکے شاید آویگا دل ہی پیچھے سے دل سے کہہ دے کہ جو چلتا ہے تو جل محبت میں تنوں کی تھا جہاں کا خط	دیکو وہ شوخ اگر بادہ احمر کو تیغ قاتل نے کیا دم میں سبکدوش خون رگ رگ سے دران جو غم گان بھیر میں شعلہ خون کہیں میں
بہیک پانویں میری تیرا دل آ اوسکی کو چہ میں سریرا ہے یہ ہو گیا تصور سیراں لکھنا رنو جان آئی کہ بون پر شاید	رکھو نہ دوتو میری اس چشم تیرا بہت عشق کا کامان مرا ہے یہ ماہ رد کی کہیں نہ تصور رہے بات اب جو یہ دیدہ تر تیرا ہے	کوئی ملتا نہیں ہا تو سخن کو کہیں دیکھ سے لگا جا دہ ہو کو کہیں ہستی میں لایا مقدر کو پرتا ہے آکر پالنے سر کو ڈالا جو شب کو میں کی کر یہ بہت تیری بدلی ہوئی نظر کو دیکھ قافہ اشک کا جلا ہے یہ ساتھ اشکوں ک سفر تیرا ہے کہیں میں پاسے اس میں غم کو	بہیک پانویں میری تیرا دل آ اوسکی کو چہ میں سریرا ہے یہ ہو گیا تصور سیراں لکھنا رنو جان آئی کہ بون پر شاید

ہنود معلوم کئے بدگمان مجھے کیا ہو	بلاتا ہنہا جی تاتا ہنہا کثر میری گہر	اگر سین برون کچہ زمین جا ہی ساری	مثال غنچہ داناوں دی بی بی پاری
کر دیا ہم خیال زلف نے نقشہ میرا	میرا واکس پیچھی وکھو جانا چاہئے	خاک ڈالوں ہوں میں بھجوت نہایت	مجھ کو طفل نہ کا مان تہانہ جا ہی
دیگر		ای تو زیب نہیں تیرا یہ پول بڑا	دی خدا ہے تیرا ہنہا تو اندر چو

بہجت تخلص مکھن لال اور حال معلوم نہیں اور نہ کوئی کلام اور نکالا۔

بہرت تخلص لالہ بہرت لال ساکن مہرا۔

اگر یاد خدا میں صرف اپنی وقت کرنا	زمانہ میں بہرت لال اپنا حاصل کرنا
-----------------------------------	-----------------------------------

بیتاب تخلص لالہ شکر لعل دل سیری پشاد قوم کا تہ بہت ناگرسنہ سکندربا دضلع بلند شہر ایک معقول خوش فکر اور با وضع شخص	شاہان اجیر سے میں اور بدت سے شکر کہتے ہیں پہلے حکم مضیفہ اجیر کے سرشتہ دار تہی بعدہ پولس میں کچہ عرصہ تک ملازم رہے اب	وکالت کرتے ہیں اور انکی چوٹ تہائی منشی جو دنیا پر شاہ جو نامی تعلیم یافتگان اسکول اجیر سے میں عہدہ اکثر اسسٹنٹ کسٹرن سے شرف
انہا شیدا تو ہی خود شمار ہوگا	انینہ جب تیری جہرہ کے مقابل ہوگا	جو نظر تجھے جو ای جو شامل ہوگا
نشر تو کہ شہ ہی اسی کہنا محفوظ	ابکہ حکو تجھے ہو میرا دل ہوگا	حسین زمین تیر میں میر بیکار ہوگا
نہ محرم جو دن کی سوتیلی	نہد میں کسے عاشق کا مگر دل ہوگا	ہم کہتے ہیں میں بیتاب تو کہہ نا ہوگا

خمسہ غزل خواجہ دروہ

اگر کین سے تشق تھا ہمارا شفا دے گا	تاشاد لکھو ہاتا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا	مترہ کا غش حقیقی تہا ایک شیرین	نشا ابور دین راہین تیر قاتل کا
		نہا یا کرتے ہیں ناواک طعن تو دہ دیکر دل کا	
محبت پر جو پھر تو اوسی الہی پہنچ کر	بے باہم رہی طوفان کے ربات میں غم	کس نے یہ کہہا تجھے جی نہو ہا کہہ نا	ایدہ میں تو اضع کی تو عظم ہو
		جہکائی میں تجھ کے دن تو اوہنا ہا تہ قاتل کا	

بیتاب تخلص دیکر باہم باقی حال معلوم نہیں یہ شعر اوکی دستیاب ہوئے تھے سو لکھے گئے۔

محبت کی بی بی جو کین ایسی شیرین	کہ خواب میں میں کہہ میں ہم کو دہرنا	ادھر کہ کیا اور دہرہ مضطرب ہو کر حلالا	عجب دن اک جہنم میں کہیں نہیں
بیتاب تخلص کشن نرسن قوم کہتری سکنتہ نبارس جو راہہ بیال کے کسی عزیز کی سرکار میں ملازم صاحب عقبار تھے۔			
گہری دل میں میں تیرا شاکر	جیسے بل میں ہونے کر کہ بیتاب کا	پتیلیاں انہر کی طلیف میں جو نکلا	مردم ابی کچہ خطہ ہنہا نہیں سیلاب کا

یہ بجا ان تخلص شہر سنگدہلی میں ایک رمال تھے اور شعر گوئی کا قریبی دانے تھے یہ شعر ان کا ہے

آسمان گر کر نیلے دھن کی لکڑی ہو کر

ہیچو د تخلص نرسن داس ملازم میر دروہ سے ایک صاحب سفینہ بردار تھے اور یہ شعر ان کا ہے۔

میں ہنگاموں کو چشم کم سے تو مت دیکھ لہی ہا	بنایا ہے یہ اعجاز مغان نے آب نش کا
--------------------------------------------	------------------------------------

جسے وہ جانی کی نالی ہو کر نکلتا ہے
 روتے ہوئے آنکھ میں عاشق کی حال دیکھ کر
 فیض جتنی جتنی پہنچا ہوا ہے
 بعد دن کے سو نہ میں نہ آگیا
 ہر گیارہویں دیکھ کر نہ میں نہ آگیا
 اس کی خود آنکھوں کا جادو نہ آگیا
 جان ہی دے دے روئے کہیں نہ آگیا
 خط نہ بوجہ سیراؤ سنی جلا یا ہو گا
 تجھے کیا اس کا گلہ کیا تر احسان مجھ پر
 لگا ہی جو شرف نے دیکھ کر فضا کو کو
 آج پہنچے تھر جا ملاقات کی بات
 اس صدم کی جلوہ گر کہیں نہ آگیا
 تم نہ بولی تو نہ بولا کوئی تیرے
 محو ایسے دلی میں لگ کر نہ آگیا
 اوس بس پر ہر صفحہ چشم ہو کھل کر
 جیسے کرتے ہو تو بہر ایک آہی
 سیرا دیوانہ جو کہنے ہو زبیر
 شہنشاہ جہاں میں آہوں کی خبر
 یا دحبیب مجھ کو یاد آتا ہے
 لے لے شایخ قتل دل دیوانہ آگیا
 قدر کچھ اوس نے نہ جانی میرے
 آگیا سنتے ہی دشنام عرق
 انگ تر کی درشتانی ہو گئی
 مہلدا ہوں جان پر کوئی نہ آگیا
 خضر مجھ کو راہ یاس مرگ میں
 مے نے بخشے مجھ کو عمر جادو دہان
 ہنسنا ہر صیر کا سن کر مرگ
 سر نہ میں ان کی چکی ہم از زبان
 روتے ہوئے آنکھ میں عاشق کی حال دیکھ کر
 بعد دن کے سو نہ میں نہ آگیا
 اس کی خود آنکھوں کا جادو نہ آگیا
 جان کو میں پر دلی ہو نہ آگیا
 خندہ کا غدا تش نہ وہ بیا ہو گا
 غیر پر تر جلا یا ہوا میرے ان لگا
 نکالا اونی چچی پیر خون نہ آگیا
 ورنہ کہہ لگا سوک میں نہ آگیا
 تم تو کیا ہو شہر کی فرما رہا ہو
 اب کہا جاتے ہو کہ تو نہ آگیا
 اگر آئی خود ہی تو نہ دیکھ کر نہ آگیا
 اعجاز اس کی زکس سچا دیکھ کر نہ آگیا
 خاک آسمان کو کر کے ہاؤ دیکھ کر نہ آگیا
 تو زمین کیوں بنگ فلک پر نہ آگیا
 قبر پر سر سفید دم تعمیر پر نہ آگیا
 گر یہ بے اختیار آتا ہے
 الہی خبر کچھ بیکے تانا نہ آگیا
 حیف میں اور ہمدانی میرے
 ابرو دھو گئی پانے میرے
 ابرو دے ابرو پانی ہو گئے
 نذر طفلی کو جو انے ہو گئے
 میرے عمر جادو والی ہو گئے
 آتش آب زندگانی ہو گئے
 بادراو کے بدگمانی ہو گئے
 نہ کو ہر کسکنا نہیں ہم نہ آگیا
 جہاں ہی ہر کسکنا نہیں ہم نہ آگیا
 داندہ شبنم سی برگ گل نہ جہاں آگیا
 جسم لائو کا جو میرا دوسر نہ جہاں آگیا
 اس ہی گل جو کیا تیرے ہی بیا آگیا
 میں نے دیکھا ہے آب کو نہ آگیا
 خاک نے ہی نہ کی شہ نہ کہہا ہو
 نصبت ادھر ہو نہ اونی کو داندہ آگیا
 اس قدر ہی چھو کو اپنی توالی نہ آگیا
 تہا بہت اس کی ہی سخت جان نہ آگیا
 چلے پیٹے نہیں تہی ہوا وہاں نہ آگیا
 دیکھنے کا یہاں نہ تو دیکھو نہ آگیا
 سرخیال میں ہر نگہ شریک نہ آگیا
 پیدا ہوئے تشقہ ہمارے جیسے نہ آگیا
 چشم بد و اپنی فن میں طاق نہ آگیا
 مدتوں میں تیرے دن نہ لے کر نہ آگیا
 خورشید چہیتے ہی ستاری نکل نہ آگیا
 جن میں سوس گل کس خوش نہ آگیا
 دلا تو بیٹا کوئی نہ ہو رہی نہ آگیا
 بچے سے ہے گرانی میرے
 اور پر وہ ہی زبانی میرے
 دو دل کی مہربانی ہو گئی
 نوجوانی جی پرانے ہو گئے
 بات جو ہوئے جان ہو گئے
 جان فدائی جسم فانی ہو گئے
 تلاش میں دیکھ کر ہم کہاں نہ آگیا
 پس ایسی ہی جاتی ہیں کہ نہ آگیا

جھانے جو اذکو سحر گد گدایا سوز جگر یا پناہیں جو بوجھ ضرور دست جنت باقی ہی کشتیں ہو چوٹے جھانچھکے بھا جو چھ اوسے پوٹا سا قد چہرہ اساتن چھٹی سارنگ شبخت زر سے ہم جو ہم انوش کمر بندن، تو ذکر اوس کا نور ہو کیا ہے گرا افتخار ہے مشوق کا تو عاشق سے طبیعت آئی مزہ پر جو بات پیکر آ ہنیں، صبر تیسیر سے تاس عیش سنکے ذکر چشم دیوانہ ہوا شکل شکست آب ہی مکن کہو طرح آہ نے دل سی جب نیاک کیا درگشت پہ کعبہ سی کعبہ میں	گئے لوٹ گلہا ہی ترہنہ سے یہاں تو کیسے لگائی ہوئی سی ہے تیر آب تنک کی جلائی ہوئی سی یہ بات تو کیسکی جہاں ہوئی سی ہے بہلے سے صورت انگہ لکھائی ہوئی سی ایسے برہمن آئی کہ پرورش ہوئے دہن میں، تو پورا ہمیں گھنکھو گیا ہنیں جو میں تیری دیکھ کے تو گھبرا نوشکے ہوئے کاب تیری آذر ہو گیا جو چیز کہی گئی اوسکی جو کیا ہے	کہہ آئی کیسے ستا ہوئی سی قاصد جو کہہ رہے کہیں تیری سی کس فتنہ کی شب گئی تم میں پہ رہنے لگا جو چھے غبار اوسکی لیلین بیتور دی بن پہ نکلتی ہنیں ذرا تم کیسکو دوسرے دھرت یہ کو کب وہ جوش ظن نہیں جتنا ہو جو کرا رکا جو گالی سی میں انکی تو کہاں دکانہ دولت برین جو اسکی پیکر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بسیحیر کے اشعار متفرق تذکرہ دل سی

تاک میں اپنی لگا ہے مقب ہوئے میں نا پدید ستاری تو چشم کعبہ دلمین، و نامیں آپ اوٹا نہ بہر خدا ہو اوی سنگ یاد یہ چرخ چارم پہ چاک بیٹھیں	دخت زر سے جہے یار نہ ہوا بیری میں کچھ عجب نہیں دکان کا پوٹا بجدا بت ہنیں خدا میں آپ ہزار منت دیوان اوٹا کچھ بیٹھیں زیر	مختصر
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------

مختصر زبان بہا کہا بطور اشت پدی سسی بہ رام بان بر عشق دل فارسی امیر خسرو دہلوی

مورت چھیلی من لبی سندر سلونی سا نودی لپٹے کٹ کاند ہے لٹ جتنا کے نت مکہ بالندی	وچن ببال اور کہو بہال ابرین کے مال ت میں بہری اسے چہرہ زینا ہے تو رشک تباں آذر سے
----------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------

ہر چند و صفت میکنم در حسن لزان بالا تری

سائل ہرن مانو ندن کو مل چون بن بن چوی نیلون میں چہل سینون میں بل چچل چل چٹ بیبی	کہہ پہ لنگ لنگن کی تک مکہ سکہ سے چہکت تری توازی پری چاکتری و زبرگ گل نازک تر سے
------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------

وزیر چو گویم بہتری حضا عجائب دلیرے

نو کھنڈ ساتون دیپ میں بہرت بہر اے لے جنم ترچہ سنہن دیکھے کنور بانکے سنہن دس کم سے کم	دھونڈنا اودنے سے استا لون ہر جگہ میں کراؤ تم گرم آفاق راگو دیدہ ام بہر تباں ورنیدہ ام
-----------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگرے

چنچل چتر پتی کمر کیون کر نہ من بس جائے تو	جتن چیل پہر کئی کسل کیون کر نہ جیکو بہائے تو
انجور کے گہیرے رہے گاری سب سے دو پہر کہا تو	عالم ہمہ نیچاے تو خلق جہان شیداے تو
وان نرگس رعناے تو اور درسم دلیری	
ہونٹوں پہ لالی اتاد ہک کبیر کا ماتھے پہ تلمک	ہنسنے میں دانتوں کی جھک کا تو غین کنڈل کی ہک
صورت سلفی سا نور ہی بکھری کیوں یہ الک	تا نقش می بند فلک کس رائہ دادہ این ہک
حوری ندانم یا ملک فرزند آ دم یا پری	
بالک بھی دیکھے اور ترن اجل برن چنچل چتر	مومن منور ہرین ہرن من منورہ ستواری کنور
دیکھئے انوکھے ستر اندر دہر دہر سرش کو دہیان پر	ہر گناید در نظر صورت زردیت خوب تر
شمسی ندانم یا مہر یا زہرہ دیا مشتری	
سورت وہ تیری دہیان سی ہو جیکے من میں گد گدی	جس دن سی ہی گشت گشت بس دی میں میری گدی
رہتی ہی لندن جت چڑھی ہوتی بنیں چین بل جدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے	
سے کرشن ہی جو داندن ہے نندست اب کر دیا	جب لون ہی میری دم میں دم چو توں جھکوتا دیا
ہوں ایک تو پر سائے میں پھیر میں اور دوسرا	خسر و غیبت و گد اذ فادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوئے عزیزان نیکرے	
بیفکر تخلص لالہ من مومن سر دپ چو رشتہ دار اور شاگرد لالہ ہری پرنس اسی بانگ کے تھے	
کیوں بیٹھے ہو نفیست کر بنیں؟	تدیر میں ہی وہ بت پر بارے
بہرغم تخلص منشی مہتابی برادر زادہ منشی ام آدمین اسٹنٹ مال متوطن محال ٹوٹا کر گنہ و ضلع پر تاب گدہ آدہ پر	
خاکین عاشق کے کیا تاثر دی گئی	گو کا ہر نخل تہی عشق بجان کھڑم
بال سنبلی ختم نرگس و قد لب لعل	گلشن جس صنم ہی مانع عنوان مطمح
یہی برشا و اور حال معلوم نہیں یہ در شہر انکی حضرت ناوٹے کتاب مجموعہ سخن کے جداول سے لکھ کر بھیجے تھے۔	
سکند آریا جہان ناپتا و ناب گور	صدایہ کان میں بھی فانی ہے
کہ اب لکھیے گام در سن پایش	یہاں کی ہوگی مساحت جریفت ہے
یہو سن تخلص منشی گوردیاں بابائندہ لکھنو مختار عدالت فرجدارے اور حال معلوم نہیں ہوا۔	
در وچہ مار میں از بیکہ لایع ہوگی	دست پاد عاشق کے آخر تار تیر ہوگی
نہو تو دیدہ عاشق میں غم فانی ہنر	اس قدر ہو کہی میں یہ سیکہ لکھو تو
یا الہی اہ کوئی ہا کر سچے چوچنے	خضر حوالیک راہ بر تہا آب ہی تہا
دیکھ کر جھک جو وہ جاسے یا ر ہوگی	لطف صلی انکی غضب میں ہوا جیا
ہنس کے زانما جو وہ چوخی کے ہوگی	اوس سائن سوال وجوب کرنا ہوگی
سب نہو تو کہتے سہو لایا دیا	خداوش اہل زم تو شکل دیکھ کر

قد بان لکھی صفت ہے نظم میں	قلا وہ آسمان کا زمین سی ملا دیا	کہدن وہ دن کہاں کا بھٹکان	سہوگی نصیب خدمت پر نجان پہنچے
سرب چین کا حسن کا شک جال خرد	فردوس لطیف ہندون		
<p>پروانہ تخلص صاحب جو نت سنگہ عرف کا کا جی ابن راجہ نبی بہادر قوم کا یتہ اعظم از اکین نواب شجاع الدولہ بہادر دہلی اودہ سی ایک جوان خرم و شگفتہ خوش تنال و پری جال تھے اودہ اردو زبان میں صاحب دیوان گزری میں اکثر محقق لوگ اودہ کو سرب سنگہ دیوانہ کے شاگردوں میں سے خیال کرتے ہیں اور جو بعض میر حسن اور مصطفیٰ کا شاگرد کہتے ہیں اور پراعتبار نہیں اردو کی شاعری کو حضرت پروانہ نے اپنے عہد میں خوب تر تے دی وہ ہی اپنے استاد سرب سنگہ دیوانہ کے بڑے حامی اور مربی اس زبان کے تھے اور فارسی کی شاعری میں بھی بڑا ملکہ رکھتے تھے چنانچہ ایک دفعہ شیخ علی حزمین اصفہانی کی ملاقات کو گئے شیخ نے نازک داعی سے کہا ہینچا کہ مصرعہ درین بزم بہت بیگانہ را کا کا جی نے فوراً جواب دیا مصرعہ کہ پروانگی داد پروانہ را جنین اس لطیفہ فی البدیہہ کے سننے سے بہت محظوظ اور مسرور ہوا اور ملا کر نہایت تعظیم و تکریم کی مندرجہ ذیل اشعار پروانہ کے روشن ہمانی سے ہیں۔</p>			
نیم آہ نے شاید کسی کے تاثیر	شکستہ سے تیری غنچہ دان سے	جو گزری عاشق حیران کی دھڑکن گد	نہ نکلے خون راجوں پر تصور گرد
سدا جام می شرمزد جہنم سے تیرے	مرا می ہی چل ہے آہی تصور گرد	کیا جا ہم کو آؤ دیکھ کے ہم تو	ہر چند سہتا رہی بدل کو غش آنا
آئینہ سالن صبا جو کوزنگہ	اس مرد میں کعبہ ہندو آئین	کہتے ہی غنایب میں نکار	اپنی بی بی ہرین ہرین ہرین ہرین
صادق ہے کچھ کو محبت میں کاؤ	جو صبر منطجاک گریبان نہیں ہے	میں میں دو محبوب مجبور کا ہون	دہ پر ہی تو وہ تیرے کراہوں ہون
<p>سروین لالہ انگد راجی خلف بریشری داس متوطن فرخ آباد۔</p>			
ستارہ دستقل موتو تیا سی پوٹ	وہ فکشی جو اکے لب بے کرن		
<p>سرمی تخلص جہم بنی گوما شندہ دہلی شاگرد مزار رحیم الدین - حیا - یہ دو شعر ان کے ہیں۔</p>			
ابکی تو مرد کے دین غبار و یوفا	اگلے تماش میں خدا جا کیا ہوئے	ذکو ہی آنا تھا تیجہ ماہ صیام	دگر مرد و میری شکر قضا ہوئے
<p>سرب شان تخلص مولال شاگرد شاہ نصیر اور حال معلوم نہیں۔</p>			
خونہ کی اد کوئی کب ناز سی خال ہے	ہر بات پہ پھر ہی ہر چیز پہ گاتی تے	ہم آہن تو اہر جاو غیر آہن تو اہو	یہ وضع فی جاہان کیا تم نے نکالی تے
<p>سرب شان تخلص بندت ولد بندت جوالا پرتشاد آذر کشمیری نام نہیں معلوم ہوا۔</p>			
میں دہ نہیں ہوں کہ مجھ کو نہ ہو کچھ	سنگ ساری نصیحت دیکھا گا پر کیا	یہ نہیں ناؤ دیا میں یہاں پرین	بہت میں ہی اگر شیخ جاسکے کیا
ہوں شمع میں لیکن بہتیاں ہوں	ای وجہ ہر جا خبر تھی کسی کی	راہت عشق اپنی دلو ایک گل	بہت عشق بازو دلو نہیں ہی ہوں
ہر بات میں شام فیس آئے	کہہ ہی میری کہ حسان قی ایک چلو کا	زانہ خود خود رفتوں سے عفو و مہف	تہا کہ جسم کا تہا لکیر نہا ہی جادو کا
	کیا تہا مدد عشق میں جس پر ہنہ	نہل میں کہتا تھا بون کتاب کے پے	

پورن شخص پورن قوم کا بہتہ ساکن قدیم شہر دہلی شاگرد و معاد تبار خان رنگین علم سکرت اور طبابت سکرت
میں مہارت کامل کہتے تھے مگر سبب بد مزاجی کے بار آدھوں کی طرف کم التفات کرتے تھے اور مدیدہ و تحفہ کی کمی
ہئیں تھے تھے شہر آب کی صحت سے بالکل اجنباب تھا حالانکہ کا بہت تھے فارسی میں بھی کیتقدر اونکو ضروری
و سنگاہ تھی مگر شعر زبان ریختہ میں کہتے تھے اور گواؤنکی زبان بہت شستہ و صاف تھی لیکن بعض شعر سے طرے سے
ہندی عیان ہے اور یہ شعر اونکی تذکرہ گلستان سخن سے یہاں لکھے جاتے ہیں۔

ہم نام نہی ہی ہزار میں امی ہم	دل چاہے زخما میں ہے جب اپنا	شیر تو وہ ابو اس لیے جلائی	چوڑای لکھ ظالم تو بھی کبھی اپنا
اس آہ میں دروہی لازم ہے	سامان ہنر کی تیار ہے اپنا	بہنہ فم کامل بہت جانور دل شکو	اس آہ میں تو چکر ہو دیہی شکر

پیر تخلص مہاراج سنگہ برہمن سکنتہ قدیم ستر اوایل میں جوان تخلص کرتے تھے اور باوجودیکہ ذات کے چوبے تھے جو برہمنی
میں مشہور ہیں مگر رات دن میں ایک دفعہ سے زیادہ کہا ناہین کہاتے تھے اور وہ بھی لقمہ چد کے سوائے طبیعت کو گوارا
نہ تھے اور کمین کہانوں کے علاوہ اور سب قسم کے اطمین سے احتراز تھا شکستہ خط بہت درست لکھتے تھے اور جلد لکھنے میں بہت تیز
تھے وطن میں کبھی کبھی اور دہلی میں اکثر راکرتے تھے مذہب ذیل شعر اونکی صاحب تذکرہ گلستان سخن نے لکھے ہیں وہ

بیان نقل ہوتے ہیں			
رات کافی ہی تر شغل انہیں	اسے کیا تھک کہ ہے حال انہیں	میں وہ خاک تیرا فرہ جو جوں	داغ خورشید یکا نظر ہو انہیں
قبر بر فرادین کی اپنی سرگردا	تیرا کہ بچھا چھا خاک انہیں		

پیار می تخلص لالہ راہ ہے لال سکنتہ مہار۔

لگا جب میان پیار کا تو تافت عجیب تھا	بجز آہ رسا کے کون اپنا رہ نما ہوتا
--------------------------------------	------------------------------------

پہوڑ۔ تربیتی لال قوم کا تہ پانی ہتی کبھی کبھی مستخر کے شعر موزون کرتے ہیں اور جب ابھی شعر کہتے ہیں تو صغیر
تخلص لاتے ہیں۔ یہ بہ ایک شعر ان حضرت کا ما در صاحب نے لکھا تھا یہ بیان درج ہوا۔

کہنے لگے کہاں میں ہے جو میری	پہر تھی لہڑی ہی بہت کچھ تمام ات
------------------------------	---------------------------------

تاب تخلص شتاب امی برہمن کشمیری باشندہ دہلی ایک شاعر شیرین سخن تھی اور علم شعر میں بالغ فن جنانہ شاعر ذیل ہی ظاہر
خوب تھے ہمیشہ سے شہر اگر ایسی تو کامیکو بنی میری ہنسی اگر ہے یا رنگ نہک ناصر نادان مجھے ہیا یا چل کے دیکھا کہ دہس سیکر ہے

تابان تخلص نڈت مہتاب امی بارہ برس کے عمر تھی کہ انہوں نے میر درد کے شاعر میں اگر غزل پڑھی جکا مطلع

سختی نہکاد ہمایہ اس کے داغ	آخر کو الگ لگی گہر کے چراغ سے
----------------------------	-------------------------------

اور سوقت وہ گلے میں ہنسی ہینے ہوئے تھے ایک شاعر نے طرک راہ سے کہا کہ ہندت صاحب کو می شعر آپ نے اپنی
طوق گلو کی شان میں نہیں کہا ہے جواب دیا کہ ہنیں مگر اب کہتا ہوں اور ددین لکھ کی اجدیہ مطلع پڑا ہن شاعر

تذکرہ الشعراء
ہند

سنگریوں اور بٹے کہ خدا تمہارا حافظ رہے | اسیری عشق کو منظور ہے میرے گھر پر | پناہ ناطق منہ کے ساتھ میرے گھر پر

تا تیرے تخلص لالہ کہنیا لال دل کیوں کشن با شندہ فرخ آباد شاگرد رشید اسماعیل حسین میر۔

بڑی گلی میں نہ پنے کے ایک بار | شاخ خزان سیدہ بین گلزار | خجندی کلی سکر وں کڑی کوڑے

کھجلا اور کی سیدہ میری سانسے قیام | اندر خاک و صفت پشت خارا | دیر جی حسن آپ کا بڑ بھائی ہار ہار

تجلی تخلص لالی جی شاگرد منشی منید و لال زار۔

غما ہی وہ چاہے دیکھے نہ دیکھے | اکھڑ اپنی تو اس منی منی گلے | سبیل باغ جانا ہی میں بہتر

جان بچتی نہیں میں وہ بگا کالی | چہرہ ناشاطہ ذرا خوب چھو کر گیسو | سچ اگر کہنے تو میں جس کے زیور گیسو

تجسین تخلص لالہ بلدیوسہا ساکن مہرا۔

شرعی چرمین کوین ابل جلد خرم خود | جو خوش تصویریں میری نہ باہوتا

قسطی لالہ نیکارام ولد بخشی گوال اسی برادر خرم بخشی ہولانا تہہ جو نواب زیر الملک اصف الدولہ کے بخشی ہی اور اردو میں غلام

ہمدانی مصنف کے اردو فارسی میں مرزا فاخر نکلیں کے شاگرد تھے وطن اور نکا اٹا وہ تھا اور یہ خود لکھنؤ میں پیدا ہوئے تھے

دیکھی تان جو اس شہر اکبار کا | ہو جا شوق جگر گاہر ہار کا | کیا پوچھتی ہر حال شب انتظار کا

گودل میں خفاقی پر سہاوت واد | کہہ میثویت عاشق دلیکے بوہڑ | فائدہ امتحان میں کچھ ہے

کیا نہ جو چڑی کوئی تیرے تیرے تیرے | یہ ہم ہی گلام کہہ رہا شمشیر کے تیرے | یہ ہم ہی اس نیم جان میں کچھ ہے

سلیم تخلص دیو پرشاد بن سادہ ہورام شاگرد اسماعیل حسین میر۔

بیا رحمت کو شکار ہر بین سکتی | اہا یہ مرض ہی کردہ ہونہیں سکتے | کچھ آہ صغیر میں عصا ہونہیں سکتی

تیر لکھ باری کیوں دلو بچاوی | تسلیم سے ہرگز یہ خطا ہونہیں سکتی

تسکین تخلص بیڈت گنگا داس کشمیری۔

مصل و خرد و قوت اور صبر و شکیبائی | جیسے وہ آیا ہم یہ کیا ہے

میرا تخلص منشی کیوں پرشاد دسکنہ لکھنؤ۔

نہیں کوئی باوجود ہر باغچان | جس اپنا نہ گل پناہ سر و پیمان اپنا | نہ ہر پنجاب و ہر نک طایر و ہم گمان اپنا

کہے دیا ہی جیلا تمنا تیر سا پونجی | رومی مرغ دلی ہو گئی گودام گویا | بولا جگہ ہی گوشہ میں آبر و گمان اپنا

میرا تخلص منشی اسم سہای ساکن لکھنؤ محلہ نوبتہ قوم کا یہ سکسپتہ خلف منشی پور پختہ مالک مطبع و اخبار تلمائی علم

فارسی و انگریزی میں صاحب استعداد ہیں اور شاعر سے سرشتہ تعلیم اودہ صدر فرمین ملازم اور کئی سال سی اخبار شریہ

نیلیم کے ہتھوڑے من آدمی بہت با اخلاق اور صاحب جو ہر معلوم ہوتے ہیں انکی تجویز سے جو میری نام آئے تھے طرز خوشنوی و

و ناچوئی عیادت انکی ہائی منشی دوار کا پرشا و افق اور منشی ناتا پرشا و نہیان ہی بڑے ذی شعور شاعر و طبیعت ارادگی میں
گویا این خانہ تمام آفتاب کے مثل اس خاندان پر صادق آتی ہے بہ حضرت منا انک مندرجہ ذیل کیفیتیں مشہور کر چکے ہیں
اور دیوان مرتب ہو رہا ہے۔ ۱۔ رام رہس پنچادہ بیائی ۲ گیتا مانا تم ۳ رسوم المتعلقات ۴ تقدیری کرشمہ (۵)
مثنوی سنبلستان حیرت۔ ۶ ہمیں مہاراجہ جنگ بہادر وزیر فیضیال کی وفات اور اوکلی رانیوں کے سستی ہونے کا احوال
درج ہے اور اس کتاب کے حسن تالیف کا صلہ سرکار فیضیال سے مل بھی چکا ہے۔ ۷۔ گلگشت باغ کہنہ۔ حضور نبی
آف و ملز و لیحد خباب ملکہ معظمہ کے حال میں۔

۸ نظم و لہذا ردہ الحاصل مہاراجہ صاحب ہرام بونے دیا تھا ۸ مثنوی گلزار فرنگ قصہ عاشقانہ ۹ نافع صحبت
۱۰ یادگار ریاست الہور۔ ۱۱ یادگار ریاست پوپال ۱۲ گلدستہ کشمیر ۱۳ چمنستان میور ۱۴ گلدستہ سنبل
۱۵ احسن التواریخ نثر اردو اسمین ادوہ کے تاریخ ہے ۱۶ اشکار نامہ اسد جنگ ۱۷ گلدستہ باغ نشاط ۱۸ افضل التواریخ
ادوہ کے حالات میں ۱۹ اسرف التواریخ ۲۰ رام لیل نظم اردو ۲۱ گلزار فرنگ ۲۲ رام لیل ۲۳ بشن لیلاد
اشعار تنایہ میں۔

میں سے ہم دل لگا چکے ہیں سب انکی سختی اور ہٹا چکے ہیں خار و دیرینہ جو شش پر ہے پلا دے می ساقیا کدہ ہے وہ جان جان میں تو ہم میں بھان و شاہ وہان ہم ادبہ قربان عجیب نیا کا حال دیکھا کمال ہے کو زوال دیکھا جو غضبازی میں ہم میں بکنا و حسن میں فرد میں تنہا	ہم آپ خود کو مٹا چکے ہیں کہ سب سنبل گرا چکے ہیں ہارے ہی کچھ تیجے خیر ہے کہ ہم ہی محفل میں آچکے ہیں اگر لے میں وہ تیجہ بران تو ہم ہی گردن جہکا چکے ہیں اور ہمیں کو اب پر لال دیکھا جو لطف راحت اور ہٹا چکے ہیں اور ہونے ہو ہی آریا ہم اف کو ہی آریا چکے ہیں	طہر صبح سب کا رخ کر دیا تیر سر پہ چڑھ شانہ پیر پیر پیر سنا پتے بہاگ گرا پٹنی میں گرا گرا ہی عیان تیر خاک و آتش اب دہلو	فروغ شمع کار و انکار ارا محفل کا پانوں پہ چلے اب میری تیر گرا گرا خوب پوشیدہ کئے قند کہا گرا گرا سیرکون مطلب کئے میں ہون چا گرا	سختی ان کا سخن کا شعر کا ہوتا کا چاند گل کی خوش نگاہی چا گرا ننگے میں شب عراج پیر پیر طالب بیت ہی آپ کی سر کا لیک	قنا کے بے رہتا ہے مناد کو خیر اکثر ہو کر سچوہ میری لہجہ گرا گرا صبر خسار ہی خد شہب افکار سچ ہی کیونکہ ہو سکے ضرور ہمارے	دیریشانی ہی امرواد و رہی تھا عشک سیاہ میں ہون طاق و مٹا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------

تمیز منشی کائے راہے ولد ہی پرشا و عزیز باشندہ منہ گدہ۔

اچھے وہ میں جو کتری خاکرا ہو	منشی خد طالب گور و کفن کی	اوکلی ہی جہا تارہ کیا بول تھا	گنجی ہمارا ہتہ میں نعل میں کی
انک میں تخلص نیت بخت مل کشمیری شاگرد نیت چھی رام خدا۔	مشتاق قدم بوسی ہوا جانا	لائی ہی لایہ میری شوریہ ہوا	

شہادت تخلص منشی رادہ کا پرشاد شاگرد نواب عاشور علی خان متوطن قدیم شہر گکڑ۔			
پہا نسی میں ام میں ہند میں گکڑیو	جان لینی کو بلا میں تیر کا تو گکڑیو	دیکھیں کب یصال جاوے قریب تک	سیو نسی تو کئی ہاتھ میں تیر گکڑیو
عین ترنگ نہ کیوں جیو جیو بیدار	تسے دہرے میں دم غسل منہ گکڑیو	اؤر جہاں جیون میں پرکھی صورت	طاہر حسن کو گویا سوا شوہر گکڑیو
خاک ادری ہی کہو کسکی خواہد بڑا	گردا گرد جین ہی سیری گکڑیو	کسکو سو دے جاوے بنا تو سہی	ای منم آج منور میں گکڑیو
	شاہ جوبی کی سہی تیر تری صورت	اوسیدہ دم ہی سیری ہاڑ تیر گکڑیو	

شہادت تخلص لالہ جانی پرشاد۔

آبرو چاہے تو کیلے قناعت حاصل	لیب جو بوند صدف کا تو گکڑیو
حاجم تخلص کنور سین سکندر بدول علاقہ دہلی انکو شرف الدین مسرور نے اپنے شاگردوں سے کہا ہے۔	
چرخ ہوا کے گھوڑی پر گویا چرخ	نہ دھوا کے گلگون تیری مخیاں کا

جگن ناتھ تخلص باسم خود قوم کا تیر کرن ولد بشن پرشاد وکیل عدالت ہزاری باغ متوطن قصبہ تکاری ضلع گیا ایک لائق شخص ہیں اور ایک سندھ دیل کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ کرشن ساگر بال لیلہ چتر گوپت ہینا دلی۔ کچھند رکوش اردو۔ کہتا ست نراین نظم اردو۔ دو عینہ علیحدہ یہ دو تو سیری دیکھنے میں آئیں جوست نراین ہنگوان کا اشتہار تھے میں اوتھو اسکا پڑھنا بہت ضروری ہے اور یہ چند شعرا دے نقل ہوئے ہیں

سر سے ستارن کو ایدل	مراد دل ہو جس سے سنکے حاصل	بظاہر گر نہاں لیکن ہی ہر جا	اوی سی یہ موجودات پیدا
فلک سے ارض سے شمس و قمر سے	پر سے ہی دیو سے جن و بشر سے	ہم و سب نہ شجر و درخت و ہند	پرنہ میں چرندہ میں درندہ
جنون تخلص چند اپر شاد ولد کا لکاپر شاد باشندہ گکڑ شاگرد نواب عاشور علی خان۔			

سامیہ سے ہی کرتے ہیں جاوے دھن	جان کیل گئے دیکھکے نہ دھن	وصف میں صورت نہ جاوے تھا دل	خود بنا دیتی ہیں مصنونا پہلور دھن
زہری لگی خدا دل نشا دیا ہے	افعی عجب خوشخوار میں ابرو دھن	اوی جن قتل تیری لے مقل	بن گئی میں سن تیغ و ابرو دھن

جنون تخلص بیدال خلف منشی نوندہ اسے نائب مرستہ دار کلکڑی میر تھہ شاگرد شیخ محمد عبد الصمد فوق۔

میں جوش کی ہوا مقدر کا	پہر گیا مجھے دل سنگر کا	لو رہ لب خیال میں جولیا	اؤر گیا رنگ دی دلبر کا
	کس صفائی سے ذبح کرتا ہے	دیکھیں جو ہر تہا کھنجر کا	

جنون تخلص منشی کشن سہای باشندہ سکندر راوٹا گرد نسیم سکندر علیگڑہ۔

سویا کیا جو کہی بہ دلبر تمام ات	لوٹا کیا بڑے مہ انور تمام ات	پہلو میں سیر سیکہ دی جام کئے	کیا چاند کھلی ہے ہوا ہی ہار کی
لب دندان سی ایدہ تیری طہر ہے	گر کا لعل کا نسیم کا بس کا یہ چرخ	اوتھ لائشہ می کیا سوا کیا برتن	گہا اوی سی ساتی ابرو کیا نہ چرخ
گلگون کا سر اوٹھایا ہی اہی تکتے کیلے میں		چل ای سورہاں تیر ہے شاید تھار ہے ہی	

جو ہر تخلص جو ہر سنگد گرو میان جرات یہ حضرت او جاگر طواف بر عاشق تھے۔
 جلوسے ترے ہی پاس لاجان او جاگر | خوشیدی ہو جیسے پیمان او جاگر
 جو ہر تخلص ہر ہی ام مرشد آبادی شاہ عالم بادشاہ کی عہد میں نواب علاء الدولہ کے سرکار میں توسل کہتے تھے اور
 وطن اونکا کلک صوبہ اور یہ تھا۔

واعظ کی بات دل سے کہنے کا یار | بہتر کی جوت شیشہ دل سے کہنے کا یار
 جو ہر تخلص لالہ نیالال بلیند سید احمد نکست
 جب طلب کے ناموں کو شکستہ کرنا | انکو سودا آج اسی جو ہر تخلص کا یار

جو ہر تخلص لالہ سرایم خلف لالہ شیرو سہا برق مختار عدالت فوجداری میر شہید شہزاد کی حضرت مشتاق کی دیویتی ہو چکی تھے
 اس کے کوچہ میں جھک جاندے دو | طیش دل نہا بھانے دو | جوش مار لگی ہاتھ لاکھون میں | زلف ناگن کو کاٹ کہانے دو
 جو ہر تخلص بابو کلیان سنگہ قوم کایتہ بہت ناگر خلف لالہ دیوان سنگہ میرہ لالہ نوندہ رای باشندہ سکندر آباد ضلع
 بلند شہر ایک نوجوان علم انگریزی اور فارسی سے ماہر مولد شاہ شہر اجیر اور حال بدینونی سبیل کلرک شہر ماہور
 عرف نیا نگر میں انہوں نے فارسی میری والد سے پڑھے ہے اور اب سنا ہے کہ شہر ہی کہتے ہیں گو میری دیکھنے میں ہر گز نہیں
 جو گل کٹو خلف دیوان ترہون لال متوطن بلدہ ہوپال منشی نگین نویس اور شاہ عزاد کچال میں اور خوش نویسی میں
 صاحب کمال یہ دو شعرا دکنی تذکرہ فرم بخش شعرا سے ہوپال سے لکھے گئے اور ایک فارسی شہر ہی اونکا بطور نونہ کے
 بیان لکھا جاتا ہے جو ادل جلد میں لکھنے سے رہ گیا تھا اور ان شعروں سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب دونوں
 زمانہ نفعین خوب گویا میں۔

اشعار اردو

وہ دہشتی شہنشاہ میرام خانہ ہوا ہے | فردوس میں آج یکا شانہ ہوا ہے | کچھ میں نام خدا پر دایم و زمین | خاک کو می بار کیا اگر سے بہترین
 اور یکا کل کشید شانہ عیاج | یا درخشید برق شہب داج

شعر فارسی

جو ہر تخلص جو ہر لعل شاگرد غلام عباس
 جب کہ بھو بیجان قاتل کا مار گیا | شکر و نکستہ سی تن تن سے جدا ہو گیا
 جو ہر تخلص بندت دینا ناتھ ولد بندت دیبی پشا دعوت سالہای باشندہ کلنو صاحب دیوان شاگرد اعلا حسن امانت
 قتل کرد و قاتل چہ پیر اپنے ہاتھ سے | خیر کو دیا ہر کیوں نہیں اپنی ہاتھ سے | زلف چھو کر اوتار کی تقدیر کو | پائی دلیں لگی زنجیر اپنی ہاتھ سے
 جتنا کہ ہوئی نہیں تقدیر کا جو ہر ہم | بن نہیں پڑی کوئی تدبیر اپنی ہاتھ سے

جو ہر تخلص مادہ ہورام ہولہ جو اہرل فرخ آبادی شاگرد میرز
 نیزہ انکو میں بہر کہان ات بکر | اس کے نصیب تھی جگامی کدہ سے | ہر دم بجائی نہ بخت تبت محل | جیت نگاہ آپ کی وقت تحریر سے

باب نہین ہیکل سی جی جی کیے | دل شیر جاکے ترانے کیے |
 جو ہر تخلص سوارام قوم کا تہہ سکن سیکہ بریلی بڑے فہیم اور بلیغ شاعر ہو کر رہے ہیں اور علم سخن اور ہنر کے ایک نہایت عمدہ قصیدہ جو ہر ترکیب نام لکھا ہے کہ مثل او کے اجھک دیکھنے میں نہین آیا ہے اور اسکو طالبان علم صرف سخن بڑی رغبت ہی حفظ کرنے میں رہتے۔ دو شعر فارسی اور انکی ادسی کتاب کے میں جو یہاں بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہیں اول صید میں سہو سی رنگی تہہ۔

بعد حمد و ثناء مدح ظل سبحان | اخوان جوہرین قصیدہ جوہرین |
 متعظم کرم حول خود فارسی کلام | بابہ تحقیق ہر سبیدی منتہی |

جو ہر تخلص امی جوہر سنگہ ہندوین نامی شاعر اور کاتبین میں فخر خاندان میں اور آج مثل افکی شاعر منشی اور مکہ بردار ہشخص بہت کم ہندوستان میں ہیں انکی کہنہ شقی روز نے نئے مصنفوں ایجاد کرتے ہیں اور افکی شاگردوں سے وقتاً فوقتاً علم سخن اور فن شعر کو ترقی ہوتی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اداں کا ذکر معیار الشعراء ہندوین لکھ چکے ہیں مگر مزید حالات انکی سوانح عمری کے جو بعد کو معلوم ہوئی جو کچھ بیان درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ جوہر لکھنوی قوم کا تہہ سکنہ دہلی الاصل میں جد اعلیٰ انکے راجہ پور پنج پتراہ اصداؤ سلطانین اور وہ سلطنت دہلی کی طرف سے ملک اور دہلی تھیں اور اسطلام کو آئی رائی بہاری لعل صاحب ادا انکی اور رائی بجا اور سنگہ صاحب انکی والد ماجد کا مولد بیت سلطنت لکھنوی ہے راجہ صاحب رام دہلی انکے دادا کے بڑے بہائی اور راجہ بہادر سنگہ انکے چچا تھا اور متعظم املاک دریا ستہ اور وہ واقعہ دہلی کے رہے اور املاک کثیر انکے نامی بزرگوں کی لکھنویں محلہ پورین ڈوبہ کے نام سے مشہور تھے جو بعد عذر شہداء عزمین حکام انگریز نے اس اندیشہ سے گروادی کہ پہر باغی کہیں اسین متھن ہوں ان کے دادا کے ایک چیلے بہائی رائے مولال صاحب مضاف تھیں بڑی عالم فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر اور دوفارسی کے بخلمہ ہاتھ تھے یہ شعر مشہور عام ہے۔ چرخ کو کبت سلیمتی لادیزیز۔ کوئی معشوق ہی اس بڑے رگیاہیز۔ اور یہ امی صاحب مہاراجہ بہادر لال بہادر جرنل افواج وزیر جنگ نے ایسا مضافہ دل بہادر والی اور کچھ واداد تھے حضرت جوہر اندک سن شہر سے اپنے لال اور نر اپنے حقیقہ مانوں راجہ لعلی بہادر جرنل و بختیہ املاک فوج شاہی کے ساتھ حکام اور وہ کے دربار میں جاتے اور جرنیلی و بختی گری میں ملازم شاہی ہو کر بعد و امتیاز کام کرتے تھے اور اسی زمانہ سے انکو شاعری کا شوق پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد اور چچاؤں سے کہ سب عالم علم عجمی فارسی اور ترکی کے وغیرہ کے سہتے ہر زبان کی تحقیق کا بھی ذوق ہم ہو چکا ابتدا شق شعراء دو کی ناسخ سے کی دو ایک سے غزل دکھانے کی نوبت آئی تھے کہ ناسخ نے فضا کے جو ملک اشعارے متاخرین اردو لکھنویں گزیرے ہیں انکی بعد چند ہی صحبت شق غزل اردو کی فواج وزیر تخلص سے رہے جو عمدہ اور فضل شاعر ناسخ کے شاگردوں میں تھے اور اول دیوان فارسی کا ملا ناظم کمرانی کے مژدہ سے کہ جو بہترین شعراء زبان ایران سے وارد لکھنوی ہوئے تھے مرتب کیا

ہمیشہ منجھلے شعراے اعظم تمام شاعر ہای ہند زبانی فارسی داد و دین شریک شاعر و کیم سخن رہے بعد انتقال
 راجہ لعلجی بہادر جرنل و بخشی الما لک دہ کے جب کہ راجہ لغت راہی بہادر لغت تخلص سجایو جرنل و بخشی
 ہوئے جو بہر بہ اسامت برادرانہ ان بیا در بزرگ سی جدا ہو کر دفتر دیوانی شاہی مین کرانکے جدی بزرگون کا موروثی
 دفتر تھا اور اس وقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون کے شیر الدولہ مرید الملک مبارج ادہراج مالک شہنشاہ بہادر
 جہارت جنگ کے پانیام تھا جسے والد بزرگوار اپنے کے مقرر ہوئے فخر الدولہ منشی الملک صاحب تن سنگہ بہادر شہنشاہ
 جنگ فتحی تخلص نامی فاضل متبحر میر منشی سلطنت اودہ جنگا دیوان زخمی جہا ہوا موجود اور شرح گل کشتی فارسی اور
 بہت سالی ریاضی وغیرہ مین مشہور مین وہ ہی ان جو بہر صاحب کی مامون تھے اور راہی بالک ام جنگا توپ خانہ
 مالک گنج مشہور ہے مامون انکی والدہ کے تھے اور راجہ بیگوان داس صوبہ دار کٹر یعنی ملک و بیگلہ گنڈانا
 انکی والدہ کے تھے اور توپ اتخار الدولہ فضل الملک مبارج میوارام بہادر صلابت جنگ دیوان اودہ کیم تھے
 دفتر اعظم ہی انکے عزیز قریب اور راج راج ادہراج پیشوا پر دمان راجہ مراد سنگہ بہادر منشی مہر بیگ
 سکہ شاہی انکے خالہ زاد بھائی تھے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور مادری بزرگون کا ہوا اور اسکی معلوم ہو گیا ہے
 کہ یہ حضرت کتھدر علیا خاندان اور حسب ذنب مین والا دو مان مین یہ جب ششہ ۱۷ مین انقلاب سلطنت
 لکھنؤ کا بعد و احد علیشاہ باذشاہ ہوا جو بہرنے بہ حکم شاہی بہ ترتیب کا غذات مال انتظام سرکار انگیزی کا
 کرایا اور مبارجہ بالک شہنشاہ انکا موروثی دفتر انکے سپرد کر دیا ششہ ۱۷ مین عذر ہوا ششہ ۱۷ مین بہر اور سر نو
 کا غذات مال درست کئے اور محکمہ اسپیشل کنٹری سے انتظام سرکار انگیزی کا کرایا بعدہ بجکے چیف کنٹری مالک
 اودہ منظم دفتر اول کار پشی و صاحب دستخط رہے بعد تخفیف دفتر فارسی صد تحصیلدار مین لعل گنج و طبع
 آباد و صدر لکھنؤ چند سال تک ہے اور بعدہ اسٹنٹ کنٹری کے امتحان مین ہی کامیاب ہو کر اختیارات عطا
 حاصل کئی اب کمال غایت و جوہر شناسی ہر نامی نس می انریل سر مبارجہ گ بکے سنگہ صاحب بہادر کے ہا
 ایس آئی والی بلرام پور و تلسی پور و خردہ وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان سی انکے منشی اور مصاحب مین منشی
 راہی تارا چند صاحب خلف اکبر جو بہر مصاحب و منشی انگیزی سر مبارجہ صاحب بہادر موصوف کے بشارت
 و امتیاز تمام مین اور انکی جھیلے بیٹی منشی البیلے پرنس د کے واسطے ہی کہ بہت اچھی خطاط اور طبعت دار مین و
 رعایتی غایت مین اور انکی علاوہ موروثی زندون پر ہے رعایت کمال ہے اور منشی لال چند صاحب انکے دیوان
 اور انشا انکی بی بی چوٹی مشہور ہے انکے بھائی کے حشر تھے اور منشی دولت ہا می شوق مخاطب راجہ بندہ پرنس و جوا
 راجہ کنڈن لال اور پندل لال سی شاہ اودہ کے میر منشی تھے اور و احد علیشاہ کے ہمراہ کلکتہ کو گئے اور منشی
 طوطا رام شاعر صاحب ادین مشہور و معروف انکے سہمی مین کہ انکی خلف اکبر اسے تارا چند جی کے بیٹے مین انکی

خانہ ان میں ہو ہی ہے اور منشی ام سہدائی رونق منشی منڈو لال زار جو نامی شعرائی حال سی میں اور حضرت
میان دلیگر مرثیہ گوین کے پیر خود جو صاحب کفرانی رشتہ داروں میں خطاب الی انکا آبائی ہے اور پھر
مجدد بادشاہ سی ہی پایا تھا اور ایک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات حضرت جوہری چھپ کر شہر ہو چکی ہیں دیوان
اول اردو موسوم تاریخی مخزن فصاحت چہا پہ لکھنو مطبع منشی نول کٹر صاحب مالک اودہ اخبار دیوان فارسی موسوم
تاریخی مطلع خورشید چہا پہ لکھنو مطبع منشی نول کٹر صاحب مالک اودہ اخبار دیوان اردو فارسی موسوم
تاریخی ابرہ خان ہندوستان چہا پہ پنجاب مطبع رفاه عام سیالکوٹ دیوان چہارم اردو موسوم تاریخی نخلستان
والجسب چہا پہ پنجاب مطبع رفاه عام سیالکوٹ دیوان پنجم اردو موسوم تاریخی تہذیب الاخلاق و تہذیب طلق
چہا پہ مرام پورہ منقوی اسے قیادہ و نجوم و جوہر افلاک و جوہر ادراک و غیرہ کچھ کثیر چہا پہ مطبع انجمن اودہ
منقوی ہائے شاہ نامہ و فتح نامہ مہاراجہ صاحب رشا نیرادہ ایدنبرہ اور ہرنگ بہادر فیال و شکار فیضان
چہا پہ مرام پورہ دستور المکتوبات شرح ادب القاب و تعلیم نصائح کار آمدت المکتوبات چند صد اور چند کتب چہا پہ مطبع
اور تاریخ ولادت جوہر سنگھ جرجی مطابق ہندوستان اور یہ شعر اسباب و بین خود اور ہونے کے بطور محکم کما
وجود جوہر سنگھ ای کو فال زمیغیر تختین چارہ سال اعداد و حرفت غیر ۱۲۰۰ اس میں سی چودہ سال پیشتر ۱۱۰۰ ہجری

اشعار جوہر

میں ہے کہنا ہونے ہی جانان	جس طرح رکھتے ہیں مصحف کو مسلمان	آید از او نہ کہہ کر ہوئے گیسوی سایہ	ہو کر تریاں بنی ہیں مگر میناں پر
کوئی نافع ہی جویدی نہیں دودہ	ہیں سخن گو تو کرین سخن گوئی	بیر و دلی کیا دسٹ بھری ساد	سہارا رہتا ہیں حیدر انگبین
دیکھنی ہر دلی دس و دنگاہ	کیا عجیب ابی بس پر ہوں گاہ	شرم ہی گہر میں ہر دلی دنگاہ	انہیں پیدا کرین دلی دنگاہ
آپسی اپنا ملاو اپنی نہیں ہو	کسی عیسیٰ کو کہ جب کہ غین ہاں گز	لحی جو قصہ میں ہے آئی جو نظر	محو نظر رکھ کر گزین بار گز
بے سی جب دلی چار انگبین	آہ آہ انور سے کو تیار انگبین	نہ کہے دلی کی کیفیت کما	تم ہوئی ہوش قشیاں انگبین
جفت اب وہی شہا طبع کچھ غن	تم ہوئی عیار تو عیار انگبین	ظاہر کی سی محتاج کہتے نہیں	چشم دل کھل گئے ہیں بجا انگبین
حامی جب چہا ہاں جو چنے دلی	زندگی نام کل اب چار انگبین	نہ کہے عالم میں کیفیت کا دیکھا القاد	جام خالی ہو گئی سرشار انگبین
آہ اب کہو رہتی ہی ملاوت دلی	اب تو ای جوہر تری نڈا کر انگبین	ہو رتے ہیں تو دہی کے چار	کہنا ہی بنی کہی خالق ہزار ہاتھ
افصال شہا میں کیا ہے نکر	سودا نہ سچ کے میں کر کی شمار	کیا کارہ جاب سی ہاتھ لیا موج کو	پیدا کیسکی آگے نہ تو بار بار ہاتھ
وہاں سے فرار تو ہو جاوے حجاب	جہنگو سینہ پر سی میرا بار بار	یار ہو جاوے کیف گرہ گیر ہاتھ	نیرنی پاؤں میں ہو نہ نہ ہاتھ
دنیا نہ داسر مہ لگا کر غصہ کیا	مستون کو کوئی دیکھا شہر ہاتھ	رنگ خالی گز ہی ہو شہر ہاتھ	لگا ہی حجاب بی بی سیر ہاتھ
سیر ہاں ہونے ہی نہیں	وہ کرنا میری سینہ کا ہر کرنا تیری	جسٹ کیں کوئی دیکھا شہر ہاتھ	چہا ہاں ہونے ہی نہیں

۴۷
دلی دنگاہ
چہا ہاں ہونے ہی نہیں

سایه ای ابروی منی مانند برگ گل فرقت من شعله خیزد و آید که لایبها که بختی نه منی از دل توز و جسم می گیسوی معرینا فیض استیلا و بی طبع جهانین کا بزم مسایه میگردد و روشن تو گرمیان از کی من چو سر بر تو نهادم	گلزارنگ است قدین تهنات پندین سوی سیاه سر برین و چراغ دل کشته بر خطم سکو نه چهلکا ابرو اکیا جسم کا سر بر سر است کرسیا گهرین من نگ شجر از تو بر مایه گهری آناه تها جو کا کبی بر مایه برق کبوتری او دجائی پکریا	جو کرد دل تبه ہو پروانه کسطح چکا الفت خنکین منی دل فصل گل ای دنا کین بر سر تو تن به شعله ای که نور کا سر مایه هی ساروین خوابان نصار کا ای قم ای خط شوق منی و دل کرت کی پانکله خوشید روشن	هین می رشتند و فارسی کم لب حکیم کے بیخا نه من می اکی شکین آیا جوزیب حسن کین ہی ای منین لی عفران نه جوز و نقل نه قافلہ شکر مکہ ترشی اندہ یہ موج تر جو پری می خور که شد ندامت سجده بر قوت ہی یاد اهی دیکه بادیون کی کر خوک کتنا قاتل طیب چخه قوی منین و عفت قبل قاتل بر کی من سندن و جان سر گیسو چاندنی صابا بدلی کین گهر نگو کتبه منی تو سر موقوف منین سر خرنایه تها که یہ بنی دام بلا دل شکنی من جو کچھ ہی یوز بر خدا کدین دنیا میں دین تم بچھتے لکا چا چرت ہی گوہر نسل آدم کے مرے میں اندر عاشق بکسین خنک خدا دی جان افصح ہندو	موی خیزد و عالم جانہ منی دل و افکن کے نظارہ جہانک کراہی نظر مارو کا کتہ صفہ کان منین اگر دیم اشو کا من میو کا تر یہ کین او کب نصیب تر کینین بر مرہ کی نہ یہ نعمت تیز چشمی شیشا کی ہی ای سر زین من دانت من شد کین یہ مان غم اپنی کو چھی جو تم نکلے تو یہ حیرت تو مرد وری حکم خدا لا زوال ہے کس گل اندام فی باہی یہ خط گیسو نا بد کر لام کو صا حب شکر گیسو خضر کب طرح من چتر غلط نظر رخ کی آئینہ بہ لہر آئین ای خنک اس ای محی جنت کا نرا دت من دیگر آئینہ دہ چو منی من مجھے ہو خضای تہ رنگین ہونہ رنگین من بر لگی اوسکی حقیقت جو ہو اصل نعت جو ہر اوٹا خوب کوا و سر کو کطف
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دریا کا شور طرہ کو سرگز بنیں	منصوب کی شکست تھا جو دیو کا	قریب میں جا بیا ہوں کعبہ کو پہنچا	پیغام کو شہر تو کہناں جاؤ نہ تھا
جسم جشی میں تیری خیال نظر آتا ہے	تیرے اہوتے کیا نافہ آہو پیدا	رہ نہ جائیں گے کسی حال میں سرور	تیری جشی ہی کر نیکی دم آہو پیدا
بوسہ چم پر بارود کہا کر یہ کہا	منہ ہی صید جو کعبہ میں ہوا پیدا	وہ جو شاکی میری بزم میں کہنا	غیر جنت کے ہو گل نہ ہو خوشبو پیدا
جو سری تخلص جالپڑا قوم کا	یہ باتہ بندہ ہر ابو جلال دیکھی	پیش میری کیا کہا یہ گنا گنا	نہ زمان کچھ میں جان کر کس پرک

جہنم تخلص جہنم کا یہ تو من دلی شاگرد میرا وہ ایک شخص مارہ نگاہ میں مشہور ہے اور حال معلوم نہیں۔

دل چون عشق کی لہر سے جھلکیا	کیا کہہ کیسے ہی یاد دم تھلکیا
-----------------------------	-------------------------------

جمل قوم کا یہ سکنہ آباد محافظہ قزقلک دہلی بنارس خلف منشی موتی لال منشی زریں منشی بدین لکھنؤ ایک قصیدہ انکے بیٹے دیو لال نندن ہر تخلص نے پہچا تھا ادھین ہی یہ شعر منتخب ہوا۔

ہوئی کیسے کیسے جانور پیدا	بنامی زمین پر کھان کیسے کیسے
---------------------------	------------------------------

چمن تخلص بہاری لال دل گنگا پرث و شاگرد مقصود عالم سرشتہ دار عدالت ستمی اور۔

رہی بعد فنا برباد مٹی جسم لاوے	آستان ام کا ہے نہ بر سر پاں
--------------------------------	-----------------------------

چمن تخلص دلی لال کا یہ شکیتہ لکھنوی برادر زادہ حقیقی منشی اسم سہا رونق استاد فارسی اردو کے مین اورنگا یہ مطلع عشق الہی جان طوالیف میں مشہور زبان زد عام ہے۔

سر نام صنم نام خدا ہے	الہی جان کا رتبہ بڑا ہے
-----------------------	-------------------------

قصہ الف لیلہ کی دہائی سورتین انہوں نے نظم کی ہیں اور یہ نظم بنام جلد چہارم الف لیلہ تو منظوم ششہ میں چہی ہے یہ چند شعر ساقی نامہ کے اوس سی لکھے جاتے ہیں کلام انکا یہی بیت صاف سلیس اور شیرین ہے۔

کدہ ہری ساقی میکش کدہ ہے	طبیعت کچھ بہار جوش پری	بیت جگہ حراجی بکری لا	کہتا ہوں نظم شتر الف لیلہ
فوشی سے تیر ساقی ہی میں کام	مذیاد و سواد ہی ایک ہی جام	ہوس نے بیطرح جگہ بوی گہرا	پہری ساقی ہو میں مشتاق تیرا
ہزاروں کو ملے بسینکرون جام	رکھ لے دو میں ہکو نہ ناکام	جہاں غوغا دکھلا تا ساقی	میں بہر جوش میں لانا ساقی
الوہی لطف لک رکنا نہیں گ	الوہی لطف لک رکنا نہیں گ	طبیعت کیوں ہے مایل بہری	

حامد تخلص گمنامی لال شندہ نگیر ضلع بہار شاگرد حافظ ضنیف۔

نامہ قی رقم کرنا ہوں دیکھو	کیوں کو دل مشتاق کو توڑ دیکھو
----------------------------	-------------------------------

حاضر تخلص اور انکشن خلف منشی برج محل مرحوم قوم کا یہ سری باہمت کانپور کے پرگنہ نواب گنج میں رہتے ہیں اور مختاری عدا تھا وہاں ضلع مذکر کی کرتے ہیں ایک غزل ادھونچہ اپنی منشی اچ بہادر زخمی کے خط میں بھیجی تھی اوس میں یہ چند شعر دیے گئے ہیں

عین تر ہے میں اب غیر کے گہر میں	فرق آیا میری ہونک اثر میں کیلیا	نام کو ہی کہی دکان کا تہا کیا	جس کو دم کے تیری کمر میں کیا کیا
---------------------------------	---------------------------------	-------------------------------	----------------------------------

<p>حریف تخلص شنی لال باشندہ لکھنؤ برادر بینی پر شا و ظریف آنجنائے۔</p>			
<p>حسن تخلص لالہ پور سجد کا یہ سکینہ ساکن لکھنؤ محلہ نوبتہ شاگرد منشی خرقانی لال شگفتہ اردو کہچہ شاہو</p>			
<p>خشتی لالہ نادین عظیم آبادی منصف مظفر پور شاگرد وزیر علی عورتی بیشتر شعرا سے کہتے ہیں۔</p>			
<p>دیکھیں حسن و تو سلیکا دار</p>	<p>جنت میں باغیں دارم کوں</p>		
<p>حضور تخلص لالہ بالکلند قوم کہتری دہلوی میر درد کے شاگرد تھے اور علم عربی میں خوب بہرہ رکھتے تھے۔</p>			
<p>نہ پاؤں کو جنبش نہ تو نکوشت</p>	<p>جو اہل کعبہ میں من و دل</p>	<p>سراہ بیٹے صدایہ اپنی</p>	<p>کہ اسدا دیر بے دست دیا</p>
<p>یاں مجھ میں نہیں ہی آن باقی</p>	<p>و آن اب ہی ہی امتحان باقی</p>	<p>جھا کو ہم فاجحے تم کو کم کر مجھے</p>	<p>اود ہر کوہ لیں سمجھو اکھر ڈیر</p>
<p>ہر پیرہ اور مہر قیامت سحاب لعل</p>	<p>مت کہیں اپنی توتہ اپنی توتہ لعل</p>	<p>آفت بلا و فتنہ و مار سیاہ دار</p>	<p>دیر میں عاشق کی سی کیا خطاب</p>
<p>جو کائنات میں نہیں پیدا حضور آہ</p>	<p>دل چاہے چشم شکریہ خراب لعل</p>	<p>شہر میں نبض دلی مرا گلست کی تلے</p>	<p>سیاک بری ہر انگشت کی تلے</p>
<p>انگلی کہی ہوں پچ رہا ہوں پچ رہا</p>	<p>ہے اب خضر جیسے سر انگشت کی تلے</p>	<p>اعجاز ہو کہ لکڑی شاہہ میں کر ڈ</p>	<p>ایا نہیں فرما کر انگشت کی تلے</p>
<p>مراگان سے کل خطا یا حضور</p>			
<p>حضور تخلص اسی نند لال کہ منشی گم برندس ڈی کلکٹر بندوبست خلع میرٹھ شاگرد ہنواری لال شعلہ</p>			
<p>کہتے تو ہم میں ہی شمع لال</p>	<p>ہم کا شہنشاہ تو ہم کو کھات</p>	<p>میریت میر دیکھئے میر گ دیکھئے</p>	<p>اہو کرسی جی تو اشاریے میر</p>
<p>حضور تخلص نیت سر کرشن لکھنوی۔</p>			
<p>بعد قیام پڑی ہیں کچھ آنک</p>	<p>تھو بیسی ہی زمین اگر آنک</p>	<p>دھونڈا کہاں کہاں نلا یا کابو</p>	<p>چلپا ہوں کبھی جو کبھی لا کابو</p>
<p>گانی دیکھی پیرس اپنی اوٹھانی</p>	<p>انساکت کہئے کہ گزرو گراں</p>	<p>دینا کوئی جاؤ گا دنا ہی کنگ</p>	<p>سہنی ہی لکھتے کئی میہاں</p>
<p>حوشم تخلص منشی دیپ جید قوم کہتری دہلوی منشی بیچ لال سکند دہلی اپنے عہد میں علامہ ہو گزری ہیں مزار قادریہ شہر</p>			
<p>صاحب تخلص شاہزادہ دہلی اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکھتے ہیں کہ دیپ چند مر و معرا در سجدہ تھے خطا تعلیق اور سکست</p>			
<p>خوب لکھتے تھے فارسی میں استحداد کامل اپنی نظر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تھا۔ امیر خسرو کی طرز کے پیرو تھے محنات</p>			
<p>بدیع خصوصاً اشتقاق اور مراعات لفظ کی طرف اتفاق اس مرتبہ تھا کہ با اوقات سلسلہ معنی کا ماتہ سے جاتا رہتا تھا</p>			
<p>خرابین الفصح کو جو امیر خسرو کا سکے سخوری اور تسانت عبارت میں دست آور منشیان چاہکے تم ہے خلاصہ کر کے ان کے</p>			
<p>معانی کو شریعت میں لکھا حق یہ ہے کہ خوب لکھا کہیں کہیں مراعات بقطعی کے قید اس شکر کو ہی حلیہ معافی سے معرکہ</p>			
<p>لیکن با اینہم خوبی اوس شکر کے دلیرہ بیان سے خارج ہی مگر مذاق شعر سے بہرہ کم رکھتے تھے اس واسطے زمین شعر میں کہی</p>			
<p>گذر نہ کیا عمر اخیر میں خرافت اور کبر سن کے تفاض سے یہ فکر ہی دانگیز ہوا از بسکہ نظم میں مہارت نہ تھی اسلئے</p>			
<p>جو کہ ان پر داری کی قدرت سے آگاہ نہ تھے وہ شعرا رشک نہ مقصد ہو جاتے تھے اور زبان طرز کو دراز کرتے غالباً</p>			

شعر گوئی کی طرف توجہ کرنا اختلاف جو اس کا نتیجہ تھا اور اس تخلص کا اختیار کرنا یہی اسی پر دال ہے بیش
برس کے قریب ہوئی کہ قضا کی ایک دوسری تذکرہ میں لکھا ہے کہ وہ ابن مقلہ کے لکائے ہوئی چھون خط کو
خوب لکھتے تھے اور علم شاپر داری میں استاد کی کا علم رکھتے تھے خریزہ القوم اور دنیا داران کی تصنیفات سے
بڑی دلی دوست منشی درگا پرشاد صاحب ناد تخلص نے دہلی میں چوبیس سے ہندو شاعروں کا احوال
اور کلام تلاش کر کے جھک پوچھا ہے اور میں ان حضرت کی نسبت یہ فقرات حرج میں یہ شعر گوئی اور نکا بڑاپے کا
خط تھا اور اس میں انہوں نے اپنے نام کو پٹہ لگا دیا ورنہ ناثر بے بدل اور ایسے زیر دست تھے کہ آج کل شل
اونکی کوئی نہیں ہے حکیم چند صاحب ہارچم کے شاگرد جو اندر میں تھے وہ انکی استاد تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے
کہ آپ انواب ہجیر کے سرکار میں نوکر ہوئے اور انواب کی طرف سے صاحب زرینٹ کو خط لکھا بیان منشی سلطان
سنگہ قوم کہتری ہتی نیکے متنبے اور نو اسی منشی دربر سنگہ فیاضی میں دور دو نام کر کے ابھی سات آٹھ برس پہلے
مرے میں وہ اس خط کا ایک فقرہ یہی نہیں سمجھ سکے گو دیات منشی گری کی انکو بھی ابھی ہتی صاحب نے فرمایا کہ
منشی ہو کیوں نہیں سمجھتے یہ کا عدس منشی کا لکھا ہوا ہے سلطان سنگہ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور
جس منشی نے اسکو لکھا ہے میں اس کے گئے طفل کتب میں اور اسکی مدق عبارت کو نہیں سمجھ سکتا حکم ہوا کہ انواب
لکھو کہ آئندہ ایسے منشی سے خط لکھا یا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اسپر یہ منشی صاحب معز دل ہو کر گہرا بیشیہ اور ان
یہ بھی روایت مشہور ہے کہ جب دہلی میں فارسی دفتر تھا تو کسی تہانہ پر محرر مقرر ہو کر گئے وہاں ایک نحیف سے
خانہ جنگی ہوئی جسکے روٹ لکھنے میں انہوں نے خوف کے مہیاں یہاں میں مگر جب صاحب نے زخمی کو دیکھا تو وہاں سو ایک
چوٹ لکھتی کے اور کیا دہرا تھا اسپر یہ وہاں سے بھی موقوف کئے گئے وہی شل ہوئی کہ اسی روشنی طبع تو بریں بلا
شدی انکی بیٹے دہرم چند نامی تھے اور انکو انتقال کئے ہوئی اب تک قریب پچاس برس کے گزری میں یہ شعر

ادنی جو تذکرہ میں درج تھے بیان لکھے گئے۔	جیکے انکی خبر نہیں مل سکی	بہرگی کاؤنٹ اور لٹیف جبر پیکر
ای طبعی برتہ تو دوا سوچا گیا	چھٹ لکھن نبض بیان	عالمی
چیرت تخلص نیت اچھو دیا پڑنا و کیمیری لکھنوی قلندر بخش جرات کی شاگرد و نمین سے تھے ادنی تصنیفات میں ایک حقہ سادہ لوان اور کی مثنویان میں فن موسیقی میں مسلم اور شیر اندازی میں قلم تھے انہوں نے بیشتر لکھنویں اور قید دہلی میں گذران کی ۱۲ سہجی میں کہ اور وقت صرف ۳۵ برس کی عمر ہی عالم فانی کو چھوڑا یہ شعر ان کا تذکرہ	گلستان سخن سے لکھا جاتا ہے	بہرگی کاؤنٹ اور لٹیف جبر پیکر
چیرت تخلص فوقی رام باشندہ دہلی خوش باش فرخ آباد	بہرگی کاؤنٹ اور لٹیف جبر پیکر	عالمی
حیف تخلص فوقی لال در شب سنگہ شاگرد میر نور لکھنویں تھے	گلشن بہر کوفیکر وہ پلا شاد پیکر	راندن جسکے لئے کہات میں دیکر

جمیر تخلص بندت رتن لال خلف الصدق بندت نران داس ضمیر ملک الشعراء دہلی اردو فارسی دونوں			
کلام انکے اچھے ہیں۔	شاید غم غلط ہو کر ان پر آکر	دشت خشت میں مچھو گیا گیا	ہاتھ اور کاٹیکہ یا تین ان کے
دل مضطرب ہے اس کی جدائی میں غم	جہانگاہ پر پیدا چاہا زخماں لکھا	خود کا میں سایہ پر کا مجھے	دیکھو تو ان کو ہی میں میرا کیا
ظفر گل گزشتہ کی کوئی خبر نہ لائی			ورنہ تم دیکھتے ہو میں غم کو کیا
سر و تخلص بالا پر شاہ قوم کشمیری ساکن دہلی مرد خوش اخلاق نیک مزاج استعداد فارسی میں اوران اور اٹل سی متناظر خط			
تسلیم نہایت درست اور عمدہ لکھتے ہیں ہر خط طبیعت موزون ہے لیکن جب ارستہ مزاجی ہی فرحت ہوتی ہے تو شعر کی طبع			
توجہ کرتے ہیں اور جو شعر کہتے ہیں لکھتے ہیں اور کہیں نہیں لکھتے یہ احوال ان کا ذکر گلستان سخن میں لکھا ہوا ہے جسے یہاں نقل کر دیا اور اسکے ساتھ کچھ کو معلوم نہیں اور یہ شعر ہی ان کا اوسے تذکرہ سے لکھا گیا ہے۔			
یہی بہتر اور وہی گلبرگ تراسی جو سحر	کراہی نسبت لعل کو اس کی لب خوش رنگ		
خرد و تخلص سام نار این بندت کشمیری شاگرد حافظ غلام دستگیر بدین۔			
تم آپ ہی نہیں تاجیک گلبرگ	یہ جسکے جذبہ دل کا اثر ہے کیا ہی		
حقیقی تخلص احمد بابو عظیم آبادی بہت نامی اور مشہور شخص ہو گئے ہیں۔			
ہے خاک انہیں سے انہیں سے جدا	اگر صحبت ہوگی نہ باخبر نہ تو جا	دیکھو سنیل کو میں با آبی ہوئی	حاصل ہر گلشن ہی خوش آئی ہوئی
خلیق اسے جادو راے حیدر آبادی شاعر و فیض	غزل شیریں کے کٹورا شیر کا	ہے بعینہ کہو یہی فریاد کے	
خوش سید تخلص بندت سورج پر شاہ خلف بندت ہارام اور حال تو ابکا معلوم نہیں ہوا مگر تخلص مقرر کرتے ہیں			
اون کے بڑی طبیعت معلوم ہوتے ہیں۔	ہو لو نہ بیلو جو میں بے نیاں ہوں	غزل کے چو چکا ہے وہ کوں میں	
خوش تخلص دیوان گنیش راے باشندہ لکھنؤ انکی ایک تاریخ نظم فارسی میں رامین فرحت مطبوعہ ۱۸۶۶ء کے			
خاتمہ سورج ہے اور اوس سے انکی خوش کلامی ظاہر ہے مگر کچھ کوئی اردو کلام ان کا نہیں ملا			
خو رم تخلص منشی بر گوند سکینہ مترا۔			
خوش تر تخلص شمس دیال باشندہ لکھنؤ قوم کا یہ بڑے بہائی جگنا تہہ اہل کے شاگرد منشی جواہر سنگ جوہر			
بڑے با مذاق آدمی ہیں اور صیفہ انجیری سرکار میں لکھو اور سر ملازم۔ یہ دو شعرا انکی حضرت جوہر کے بھتیجے			
کم سعادت ہوئے ہیں اور میں بنیاد	انچو شیطاں کو نال دل میں لاؤ	یا کہ کو نفس نہایت خدا دلو جاؤ	بر غلط ہے تاہا ہے فرقہ شیطانی
خوش تر تخلص منشی جگنا تہہ ولد رتن لال قوم کا یہ سری کانت باشندہ لکھنؤ شاعر و شاعرانہ اور شیریں بیان تھے رامین			
بہا گوشت اور مستوی حیرت انکی تصنیفات سے اس شاعر میں بہت کچھ مشہور اور معروف ہیں اور انہوں نے یہ تہوں کیلئے			
اردو نظم میں قابل تحریف لکھتے ہیں افسوس ہے کہ اب یہ صاحب زندہ نہیں ہیں شاعر بھری میں انتقال کر گئے یہ تہوں			

کتابین بیچے دیکھی ہیں اور ان میں سے کچھ کچھ اشعار بطور انتخاب لکھے جاتے ہیں۔

اشعار دیباچہ را میں سے جو کچھ سحر آمیز ہیں بعد واصل علی شاہ بادشاہ لکھنؤ تصنیف ہوئے۔

خدا یا نامہ کو نام آوری دے	قلم کو جلوہ مال پر ہی دے	ریاض حمد میں تاج احباب انداز	غنا دل کی طرح ہونے پر داز
مضامین شائیں زبان ہو	برنگ ابریشم درخشاں ہو	دہن غنچہ زبان گلبرگ تر ہے	یہ ایک شکر کا تیرے شکر ہے
گہرا نشان جو یوں میرا قلم	سجا لطیف کا تیری کرم ہے	زبان بختی ہے تو فی عجز نشان	رسمے تاشکر میں تیرے سحر نشان
عطا کی چشم مانند ستارہ	کرے تانہ قدرت کا نظارہ	دی گویا از رہ لطیف و کرم	سنے تانہ عشق و محبت
رہی تند رسن و زبان لعل	کرے بی شکر حق جو از کچھ قال	رہی نگ صفت و چشم یار	جو دیکھے غیر اد کے سیر گلزار
رہی وہ گوش گل گوش کل	سنے جو نغمہ نغمی نقش پرور	فزون ہو کسی سرگزنہ نعمت	عبادت سے تیری حاصل ہوتی

اشعار مناجات

خدا یا بادشاہیے نیازا	خلایق پرور عاجز نو آزا	تو ہی ہے بادشاہ جن آدم	تو ہی فرمانروائی جملہ عالم
ترمی خوان کرم ہی بیل نامور	ہر کیلئے سوئے ہے بخت نور	صفا کی شان عارف چہ پر نور	سیکھاران کا فرسینہ پر نور
سخن بختان عاقل صفا حلم	جہالت بندگان نادان علم	یکچہ صومہ پران ہشمار	میان میکہ وستان شکار
جو اندران ظالم مردم آزار	کس پران لانا سوخت ناچار	سب کو تو عطا کرتا ہی نور	بعد لطیف و سخا و دلفروزی

اشعار حمد کتاب ہا گوشت منظوم خوشتر مصنفہ ام

گل نشان حمد کا بین قلم ہے	ریاض نامہ گلزار ارم ہے	بہار نامہ شکر فیض حق ہے	برنگ لالہ رنگین ہر ورق ہے
بیان شکر میں تیری نغمہ شکر	سوا صفی میں ہی نکست شکر	شکر کا شکر زہ ان میں اثر ہے	نغمہ خامہ برنگ نیشکر ہے
عجب ہے دولت شکر آملہ	کہ چکے فیض ہے ہو بادشاہی	بزدگی شکر سے ہی ملک نے	جگہ دی فرق یہ اپنی خاک نے
کیا شکر خدا جو دل ہی منظور	بلا جو رشید و مہ کو جلہ نور	بشر کو طاعت خالق رفقا ہے	کہ خالق خالق ارض و سما ہے

مثنوی حیرت سی چکا بدیم بو پتی نام ہے

نشی خوش صورت صبر الازد	دیکھا پاؤں میرے جلوہ روز	کہے گلشن میں گلہاؤں حشر	ہو ان ہرولیم روح پرور
غنا دل نغمہ پروردگار میں	بہار تازہ ہر سرو و درخت میں	جو دیکھا بخت گزشتہ نیک کام	بے گلزار سے حملو کیا جام
جو بہتین دہ دو تو مجھ پر نور	دل افکن و لبر و لدار و دلش	خوشی سی عین وقت باد چرخ	ایا دونوں کو برین باکباری
نئی عشرت ہی دلوں کو چکایا	کیا اوس ساقی بہشتی شکار	گر اے جبر و عجزت در	کیا شیشہ تپے ساغر کئے پر
را عشرت سی شب پر حیا آرا	سحر کی شغل میں آتشکارا	ہو میں دوزخ میں ہو گدگد	برنگ تپہا ہی تازہ پربار
غرض گزری جس کے عجیب بیجا	خوشی سی باطن و دلوں ہوش	دئی بارہ خدا نے او کو فرست	ہا یوں طالع و اقبال ہوید

حسین نازک اندام خوش اطوار بہون از کئی زردی شام چہارم نام بہت ناگہ شہو سبہوین پیدہ سوجہ کلار دگر ہے بالشت ایہا نہ ظاہر ہوی جیہ سہوین فرزند شہار ہوی جیہ جوان لائق کار کیا تجویز بارے گراسے لکھین سب خلق کی خوبی دہشتے کیا مغربین ماتر کو مقرر جنوب غریبے نابین کا کام سری بابت کو بیجا پور شرق جو فہم و عقل بہت ناگہ تہی غرض یوں بارہون فرزند کیا وہ نظم و نسق خلق و عالم	سرمگلہ گل تازہ چنار یکے ماتر دویم شکستہ عام ہوا جیہ گوہر کئی لگو جو نظر کہ جیہ نام عالم میں عیان ہے خردمند عقل و پاک و ظاہر دیہا جیہ گوہر نہ تہا دنگو تار لگے بر مہاکا کوئے زور دہار کہ ہے بس در ہرین بہ نظامی بائین خوش و نیکو سرشتی کئے ہمراہ دو چہوئے برادر دیہا سکینہ کو شہو ہر عام کوئے ناظم ملک شرق کی رزق اوی بیجا سو ملک شمالی ہوئی اقصا عالم میں وانہ ہوئی خوش و شکر شان عظم	ہوئی ان چل چار فرزند سوم شہوینے تاجین تاتار سومر مالک جوتہی دخت دلاور اشٹ و گوہرین بعد اسکے شہو دگر ہے کلر شٹ عالم آرا جو دیکھا باسنا دحب لخواہ بسر جیہ گوہر کئے ہر مہا شہو انہین ہون لبوی ریح سکون بیکر کے دلین دہ تجویز حسن اشٹ اہل ہر سوجہ ہر تہا کرانہ گوہر ذی فہم و خودور لگم کلشتہ کو باہوشاری ہر دہا لشت ایہا نہ خوشتر کیا احوال عالم سب قلند زمین کوہ قاف دشت دیرا	کہ تہے دخت منور کے وہ دلند سری بابت فرزند خوش اطوار ہوئی تہا اوس کے فرزند کونام چہارم میں کرن باچہ ہر نور بسر شتم انگم ہے لشکارا سرو و قوس ہی سب کا کیا ہا جو دیکھے حبیب عقل و نور لکھین تہا بیجا سہوین زور کیا چار و نظرف از کو معین کہ تہے دو نو حادث کشت نشانی ہوئی سہا تہا کئی ہر دو نور اور کیا ہمراہ ہر پیش کاری ہوئی دہ شہستی میں مقرر ہوئی مال زند و حشمت خرنند سبہون کا عی و غرض و طلال پاز
خیالی تخلص نشی خیالی رام لکھنوی بڑی شاعر گوہرین قوم کا تہہ سری باسبت -			
داس جیہ کوہی دستخون ہر شہو طاہرین ہر صحبت کا آقا ناظر داس تخلص شکر داس مدرس مدرسہ پٹنہ پٹنہ تحریری ملاقات ہر ادہون شہو کتاہن ہی تصنیف کی ہن از انجل ایک چوٹی سی مثنوی نقشہ زندگی اور دوسری رزار مغربی یعنی تاریخ جنگ و دم و روس میں نے ہی دیکھے ہن اور چند غزلین ہی ادہون نے میر یاس بھی ہنن از انجل یہ چند شعر لکھے گئے ہن -	جاگ کر ناچا میری گریہ کی طرح باقین کر دیکھو طوطن لکھنوی ناخدا ہی ہی ہم تہہ دی سنگی شہر شکستہ رانہ عالم میں لکھنوی	کب لال عید ابرو جانا کی طرح بل جیہ کرنا ہی لکھنوی	چہرہ باہا بان لکھنوی دانا تخلص و شلال و دہتاہی اسی واہ کیا نور انے شل ہی قوم کا تہہ شہدہ لکھنوی شکر داس شاعر علی خان -
اوی ہنن جوہر گرہ گیر تہہ ہن سودا لکھنوی لوزیخہ تہہ ہن کسی جو رستی ہر صبا و کافراج کسی لکھنوی اگر کمان تو ہو تہہ تہہ ہن	اساقی لاددی جامی لعل تہہ ہے کسی جو رستی ہر صبا و کافراج	سودا لکھنوی لوزیخہ تہہ ہن کسی جو رستی ہر صبا و کافراج	چہرہ باہا بان لکھنوی دانا تخلص و شلال و دہتاہی اسی واہ کیا نور انے شل ہی قوم کا تہہ شہدہ لکھنوی شکر داس شاعر علی خان -

و انما تخلص جو بہارام علاقہ دار کسبیت انگریزی بیشتر فارسی کہتے ہیں باشندہ کلکتہ۔

راتن کی سیر جسے کئی فیادتی	آج لکھنا وہ اٹیش میں تھی
----------------------------	--------------------------

دانش منشی گندال برادر زادہ راہی پور نجد عاجز تخلص کا یہ سکہ لکھتے۔

جس کی خطبات میں آجھو	ختم شمس قافلہ میں لکھتے	نیراران نہ پامیری را کھتے
----------------------	-------------------------	---------------------------

و ایکم تخلص قیام الدہ بخشی ملک اسی پتر چند بہادر کا یہ سکہ کہری خلف منشی مجلس اسی جو اپنے عہد کے بڑی نامی گرامی اور چشمہ فیض شخص تھی ان کا انتقال محنت میں انجام کاشی جی سکینہ باشتی ہوئی ان کا سیکر ذکر خیر منشی دیوئی مال عابد تخلص کے ذکر میں ہی لکھا گیا ہے جو ان کی پوتے ہوتے ہیں مگر کوئی کلام ان کا لکھ نہیں ملا۔

دریا تخلص ہندو ترن ناتھ خلف ہندو امر ناتھ شعلہ داہ پاپ بیٹوں نے کیا د و حضرت ابی اور انشی سحر کر لکھتے ہیں قوم برہمن کشمیری باشندہ لکھنؤ دیوان سبحان علیخان کبھوہ شاگرد میرا وسط علی انشا اور بعضی مولانا نامتو بلگرامی کے شاگرد لکھتے ہیں۔

نادر دہی میں قیام کیا کر لکھتے	نظر اکبرین نہ جاہی شمع نظر	دیپا دلون کے شمع میں شمع نظر	تہرای کیون بانی میں شمع قمر کی
دروان غم پانی چرخ میں لکھتے	کم ہو گئی نہ نقش داغ چکر کی	ہے روشنی شمع مگر شعلہ زہین	اندہا ہی وہ جو بانہ گوی چرخ تہر کی
کپین چو آہ نہ ہندی میں لکھتے	دریا کی آگے بانی ہے نارسر کی	آرزو میں ہی تھی ہر پائون	میری شئی میں مگر خاک ہے میجا نونکے
گل چکی میں بہت دیت لکھتے	کچھ چلکے دریا سر طنائون کی	ای سیر خند کا غصہ کاشی کچھ	ناراجان میں مگر میں گدین ارٹاکے

دریا تخلص ہندال محافظ دفتر محکمہ حساب راج کوٹ۔

ساتھ سے آجھارہ میری تارن	ای اہل ہم تہر لے کوئی جہا
--------------------------	---------------------------

دل تخلص دہی شہاد باشندہ مرشد آباد اور حال معلوم نہوا۔

امید صل و سبب کو کبھی نکل	جس کے رسم نامہ پیغام ہی
---------------------------	-------------------------

دل تخلص منشی دار کا پشاد برادر منشی ام سہا ہی تمنا خلف راہی پور نجد کا یہ سکہ لکھنؤ ابھی آپ صاحبزادی میں نے عمر میں لکھا تھا اللہ لیاقت اجہی ہے۔

عاشق پیار و سالکے فہم ہی	رشتہ الفت کو توڑ دھمک پان	ساتھ دیکھنی نایا جگر ہی جو	بہت یاد کا دل عاشق دہا کھتے
--------------------------	---------------------------	----------------------------	-----------------------------

دل تخلص تخلص بہادر سنگ کہتری بغیرہ اجہ خوشحال سنگہ عرف خوشحال سہا جو محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں بڑے امیر اور صاحب مرتبہ تھے ہون تیری ہجر میں چون دیدہ گھر میں ان چشم پوشی نہ کر اپنے گہنے گارسی بل

دکھو تخلص لکھی نراین خلف آثارام باشندہ فرخ آباد۔

دیکھتا مگر جوش طغیان میری انکھ میں آ	آہنے کشتی کی لے گودوں سے لنگر نکلتا
--------------------------------------	-------------------------------------

ہمایون علی مرید ذکا فیکند	تاہے چو کلے ہوئے ہی آرام کین	ہلی ہی ہر دی لدا رکھے کیا ہو	کہا کہن حلی تلوار دیکھی کیا ہو
نفس با خالق گیتی بنایا ہو	جسکی قلم موسیٰ لکھی دنیا یا ہو	شہر سے ہوئی پانی تری لیتے جو	میں رہا ہی میر پاؤں کی پھر کو ہو
ہارن کا کی گدرا جو باندہ کر دیا	کچا پی جی ملن شاید عیار کینا		

دکا تخلص شدت سر پر کشن خلف شدت دیار ام کشمیری امین عدالت دیوانی فرخ آباد۔

نہایت سخت جان نہایت سخت جان	نہ توئے خجڑ بران کسین یہ محکو خطرہ ہے		
ذکی تخلص منشی گنگا پشاد رئیس مہا بن ضلع منہر الیٹ سوزنگین بیان میں مگر کوئی غول یا شعرا دکا وسیلہ			
دوقی تخلص دوقی رام عطر فروش مراد آباد میں تھے کہتے ہیں کہ ایام مولیٰ میں میناؤں کی مانند کوچہ و بازار			
میں شعر پڑھتے تھے اور یہ شعرا دکا تھے	سننے سے تصویریں کچھ کم لگتا	گروہ ہوا او مسکی تصویریں اور	

ساجد تخلص مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر خلف مہاراجہ جیت سنگہ بہادر والی بنارس جو اگرہ میں رہتے تھے اور ہندی وارو زبان میں شعر کہتے تھے یہ قوم سے ترکہا بہمن تھے انکی مورث اعلیٰ راجہ منارام گنگا پور کے زمیندار تھے انکو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بروقت اختلال سلطنت دہلی اور بدستظامی صوبہ بنارس واسطے بندوبست اس دیوان ملک مال ادس ضلع کے منتخب کر کے شاہی مستدین سرکاروں بنارس جو پورا اور غازی پور کی اس شرط بختی لگی کہ تیرہ لاکھ روپیہ بطور مالگداری خزانہ دہلی میں داخل کیا کریں اجیٹ رام نے اس عطیہ شاہی میں بطور حاکم انتقال بنارس میں بیٹہ کر بیٹی شان و شوکت کے ساتھ آہٹ بیس تنگ حکمرانی کی انکی مرنے پر انکی بیٹے راجہ بلونت سنگہ بادشاہ کی منظوری سے شہد امین اپنے باپ کے جانشین ہوئی انہوں نے اپنے ابا العزمی سے باپ کی مالکانہ حکومت کی نسبت اتنا اور بھی زیادہ کیا کہ اپنے نام کا سکہ چلایا جس سے اس علاقہ میں انکا اقتدار بخوبی جم گیا لیکن بادشاہ نے وہ سکہ بند کر دیا تب بجائے اس کے ایک دسرا سکہ بادشاہ کے نام کا بنارس کے لیے جاری ہوا اور اسکی کساؤ نگرائی انہیں کے اختیار میں ہی چونکہ انکی زمانہ میں سلطنت دہلی روز بروز ضعیف ہوتی گئی تھی اس لیے انکو اپنی بایست جگہ کا موقع مل گیا مگر جو خراج مقررہ تھا وہ سال سال محمد شاہ بادشاہ کی زندگی تک بجا خاتمہ شہد امین ہوا خزانہ شاہی میں داخل کرتے رہی بجا انتقال بادشاہ موصوف کے جو خرابیاں پڑیں اورادو آلہ آباد کے مولیٰ نواب حادث خان کے تعلق ہوئے تب بنارس کا علاقہ بھی جو شامل صوبہ آرا آباد کا تھا اس کے متعلق ہو گیا اور راجہ بلونت سنگہ ایک عرصہ تک اس سے علیحدہ رہی بعد چبلا دہی اور اسکی باپ اجیٹ بہادر نے انکا اطمینان کر دیا تو اس کے شامل رہی اور بجا انتقال نواب بد کو کے شہد امین جیشہ عالم اور شجاع الدولہ نے بنگالہ پر حملہ کیا تو یہی انکی ہمراہ گئے بعد جنگ کسر پراہ شاہ عالم بادشاہ انکے نزدیک فرج میں آئی اور انکی زمینداری شہد امین اور دہی گورنمنٹ انگریزی کو منتقل ہوئی لیکن یہ کارروائی بجا زمینداری دولت نے منظور نہ کی اور شہد امین انکا علاقہ پورا وہ کواپس کیا گیا اور نواب شجاع الدولہ شرط کی

کہ راجہ بنارس کو بصورت ادا ہی مالگداری اوسکے علاقہ پر قابض رکھی ششہ اع میں راجہ بلونت سنگھ نے وفات پائی
نوائے چاہا کہ علاقہ ضبط کرے مگر سرکار انگریزی نے مداخلت کر کے راجہ جیت سنگھ و راجہ بلونت سنگھ کو مستثنیٰ
کرایا ششہ اع میں یہ زمینداری ہمیشہ کی واسطہ بنام گورنمنٹ انگریزی منتقل ہوئی اور ششہ اع میں راجہ کو از روی سند
اختیار ملکی ال اور جاری کرنے تکسال کا بشرط ادا کرنے ۲۲ لاکھ ۶۶ ہزار ایک سو اسی روپیہ مالگداری کی دیا گیا ششہ اع
میں لارڈ میکٹناگ صاحب راجہ کے اوپر بہت سارے ڈالاکہ اول تو پانچ لاکھ سالانہ تین برس تک واسطہ خرچہ میں
پلٹن کے جبراً راجہ ہی لئے گئے اور پھر یہی حکم ہوا کہ راجہ اپنی سوار سربکاری کام کے واسطے دیکاری ان باتوں سے راجہ جیت سنگھ
نا راض ہو کر ادا ہی مالگداری میں متاہل کرنے لگے اور یہی ظاہر ہوا کہ وہ شمنان سرکار انگریزی ہی ملگئے میں تب ششہ اع
میں اذکو محل میں نظر بند کر دیا گیا اس پر فساد ہو کر سربکاری کا رد قتل ہوا اور راجہ پہاگ کر فوج جمع کی اور کئے دیو سربکاری مقابلہ
کیا مگر مہاراجہ شکست کھائی اور آخر سندھ پکے پاس جا کر پناہ لی مگر کئے اذکا علاقہ ضبط کر کے اذکی پتےجے بہت ناراض اور بشرط ادا
چاہیے لاکھ روپیہ مالگداری بلا اختیار دیوانی فوجداری اور تکسال کے دیدیا و ششہ اع میں فوت ہوئی اور اذکی میں سرزند
اودت نرائن اذکی جگہ بیٹھے ششہ اع میں اذکا ہی انتقال اور رایت اذکی پتےجے اور مٹی مہاراجہ اسیری پشادین
کو ملی چنانچہ وہ ریش نکیام بنارس میں۔

اور راجہ جیت سنگھ جو سیدیہ کے پاس پناہ گزین ہوئے تھے وہ ششہ اع میں دین مرگئے اذکی پتےجے مہاراجہ بلونت سنگھ
سرکار انگریزی کی منظوری سے اگرہ میں آئے اور اذکی نے ایک معمول نشین بنارس سے مقرر ہو گئی اور وہ بطور ایک
ریش اعظم کے اگرہ میں رہتے تھے اور وہاں کے لوگوں کو اپنے بڑا فیض پہنچاتا تھا اور شاعری کا شوق بھی اذکو اگرہ
وہاں کے منتخب درنامی شاعر و نثری میر گلزار علی اسیر اور مرزا حاتم علی بیگ وغیرہ سے پیدا ہوا اور انہیں سے اذکو
شورہ شعر کا لیا ہے دیوان اذکا چھپ گیا ہے اور چند ہندی کتابیں مثل جہر چندکا وغیرہ بھی اذکی تصنیف ہی تھیں
اور مقبول عام ہو گئے ہیں انفس ہے کہ اب یہ راجہ صاحب زندہ نہیں اور اذکی انتقال کو عرصہ قریب سے سال کے ہوا
اذکی صاحبزادی اگرہ میں اذکی جانشین ہیں ہننے یہ چند شعر اذکی اپنے تذکرہ کے لئے منتخب کئے ہیں۔

نوبی ہ گل نام تیرا باغ و دین	دو دو پر وظیفہ مرغ سحر ہوا	مرنے کا تو کچھ غم نہیں غم ہے جا	ہماں در جگری اور کوئی غم
افلکیم نہی ترنگیں تھے تیرے راجہ	جس پر غلبے ملے ہیں بزرگ	کچھ فرادگی جو بے حد تلافی	جان مہر کی سب کی سب
ہاں کس نہی کریں پیر کا مال	رتی ہے آئینہ پر ہر قناعا لب	اوسنی عیسیٰ اشارہ کیا سیر خکا	نارسی کیلے جو گشت شایا لب
سفر و عتہ ہر اذکا دیکھا ہینا	شوقی انکھ میں ہے ظاہر سحر لب	رنگ مہدی کا نہیں مہر مہا تہ لب	پنجہ مہر رنگ مہر مہا تہ لب
حلقہ چشم ہی حلقہ زرا تہ لب	ہاں کا چہلا ہے یا ناظر مہا تہ لب	پنجہ مہر میں صورت مہا تہ لب	غیر کا تہ مہر مہر مہا تہ لب
اجوان ہوا حق میں بری آب خضر	لب کی طرح ہے تیرا تہ لب	دست شامانی لہو کو نیا لب	صدا یہ کف ہوئی تہ مہا تہ لب

وہ چند ہندی کتابیں تھیں اذکی تصنیف ہی تھیں

راجہ غلام علی محبی جو کہلاؤں میں	حفظ دست کہ وہی کمر تھیں	مٹ گئی شکل نقش کپاسی	پس گئے جال پہ خنا کیسی
کس چاکر کمان قافہ مسفران ہے	یاران عدم کی نہیں آتی خبر کچھ	رو آ روی لہجہ جانکدہ دریا چین	ہیلا کہ چادر منجاب اجہ ٹاٹہ آتی
قبریں ہی زمیوں کو دشمنی مجھے رہی	میرا گہر ڈانے کو نقش بوجا آتی رہی		
راجہ تخلص اجہ بہادر خلع مہاراجہ شتاب اسی ناظم صوبہ عظیم آباد۔			
بزرگم دل ہمارو ہم ناکت ہو چنے	اسم ادن ناکت ہو چنی ہم نہ ہو چنے		
<p>راجہ تخلص مہاراجہ گنج سنگہ بہادر دہلی ریاست بلام پور تلمی پور وغیرہ علاقہ ملک اودہ جو دادویش اور قدر دالی تھے دہن میں منتقامت روزگار سے تھے بعد تباہی سلطنت اودہ لکھنؤ کے اکثر عاید اور ذی لیاقت اشخاص انکی سرکاری پرورش پاتے تھے اور سرکار دہلی دارالگریزی کی طرف بھی خاطر خواہ قدر اور نذرانہ کی خریداری زمانہ عذر وغیرہ کی موٹی تھی خطاب سی امیں آئی یہی غنایت ہوا تھا اور دربار شہنشاہی ملی میں بھی غواز خاص اضافہ نواب سلامی وغیرہ سے بخشا گیا تھا آباجن تقلیداران اودہ کے میر مجلس تھے اور اموات زمینداری اور حالات ملکی میں حکام سرکاری کو آپ سے عہدہ اور مفید مشورہ ملاکر تا تھا آپ کو شکار کا از حد شوق تھا ہمیشہ اپنے علاقہ کے جنگلات میں جو سرحد نیالی سے ملحق ہیں شکار کو چلا کرتے تھے اور اپنے بہان انگیزیوں کو بھی ساتھ لے جاکر شکار کہلایا کرتے تھے آپ کی حیوانات نہ بازی اور قدر انداز کی تعریف بڑے بڑے شکار دوست اور گل چلے انگیزیوں نے کی ہے اخیر صدر مہ جواپ کو پہنچا اور جس سے تندرستی میں خلل اگر باعث مرض موت ہوا وہ شکار ہی کا طفیل تھا۔ آپ قوم سے راجپوت تھے آپ کا خاندان جو ار کے نام مشہور ہے پہلے علاقہ چانپانیر ضلع گجرات میں آپ کے بزرگوں کی ریاست تھی وہاں سے راجہ برما شامی جو مہاراجہ سیکندریہ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے نقل مکان کر کے دلی میں چلی آئے تھے تاج الدین غوری نے سن ۱۲۲۲ میں انکو لکھنؤ علاقہ اودہ میں ایک قطعہ ارض جو جنگل اور مغل زمین سے بہرہ اڑا تھا آباد کرنے کے لئے عطا فرمایا جہاں انہوں نے بعد قلع وقوع جنگل اور باغیوں کے کیونکہ نام ایک شہر آباد کیا اور ایک مالگزار ریاست کی بنیاد ڈالی اس وقت سے لیکر اب تک انہی رئیس انکی خاندان میں ہوئے ہیں (۱) راجہ برہما سہ سنہ ۱۳۳۲ (۲) راجہ اچل دیو سنہ ۱۳۶۲</p>			
(۳) راجہ دیہر سائی سنہ ۱۳۷۲	(۴) راجہ رام سہ سنہ ۱۳۷۳	(۵) راجہ بشن سہ سہائی سنہ ۱۳۷۴	
(۶) راجہ گنگا سنگہ سنہ ۱۳۷۶	(۷) راجہ داہو سنگہ سنہ ۱۳۷۹	(۸) راجہ کلیان سنگہ -	
(۹) راجہ بلام سہائی بڑا در راجہ کلیان سنگہ بالی بلام پور	(۱۰) راجہ پران چند دلدھر بلام سہائی		
(۱۱) راجہ تیمر سہائی سنہ ۱۴۰۲	(۱۲) راجہ ہر سہ سنہ ۱۴۰۵	(۱۳) راجہ جہتر سنگہ سنہ ۱۴۰۷	بکرم
(۱۴) راجہ نہر سہائی سنہ ۱۴۰۷	(۱۵) راجہ پرہتی نال سنگہ سنہ ۱۴۰۷	(۱۶) راجہ نول سنگہ سنہ ۱۴۰۷	
راجہ پرہتی پال سنگہ (۱۷) راجہ اجن سنگہ سنہ ۱۴۰۷	(۱۸) راجہ جی نہر سہائی سنہ ۱۴۰۷	(۱۹) مہاراجہ دگ بھٹی سنگہ سنہ ۱۴۰۷	

- برادر راجہ جی نرائن سنگھ - مسند نشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹھارہ برس کے تھے
 دو گھر بنے مینا دیہوں کے شاہ اور تروہ کا تعلق راجہ محمد خان بلرام پور کے اور پٹنہ کے شکر سنگھ کی فکر میں ہے یہ پہلی ہی
 اسکی اور پھر چارٹھ ہے اور اور تروہ فتح کر کے چند جلد قرآن شریف و کتب مقدسہ اہل اسلام بطور لوٹ کے لے گئے ۱۸۹۸
 میں شکر سہائی ناظم نے باوجود ادائی مالگداری مہاراجہ سے ناحق لڑائی ہٹائی اور شکست کھائی ۱۸۹۹ میں راجہ
 درشن سنگھ شاہ اودہ کی طرف ناظم ہوئی اور مہاراجہ سے عداوت تھی چنانچہ کچھ عرصہ بعد مہاراجہ تو شادی کر
 گئے کو بائیں کی طرف گئے اور راجہ درشن سنگھ نے انکی نائب گیارہ سنگھ سے کہ جبکو وہ ناظم کی اطاعت اور فرمان پر
 کا حکم دینگے تب خواہ مخواہ بلرام پور خالی کر لیا مہاراجہ یہ خبر سنا کہ ناظم سے نیپال کو چلے گئے کہا مذہم بہادر جرنل
 کنور راجا جی برادر حقیقہ مہاراجہ جنگ بہادر نے بہت خاطر کی اور سبباً موافقت آپ ہو انیپال کے مہاراجہ کو سرحد
 بلرام پور پر موضع اتر موہا میں رہنے کی اجازت دی اور سجائی علاقہ میں سچی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگھ
 نے جو مہاراجہ کا سرحد پر آنا تو انکو جاگیر اگر مہاراجہ نے اسوقت ایسی بہادری خود داری میں کھلائی کہ
 راجہ کو نا کام بہا گنا پڑا نیپال کے وزیر نے یہ باجرا شاہ اودہ کو لکھ بھیجا شاہ نے راجہ درشن سنگھ کو مقرر
 کر کے قید کر دیا اور مہاراجہ پہر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے ۱۹ سہ ماہ میں تلسی پور کے راجہ دگر راج سنگھ کو اسکی بیٹے
 دگر نرائن سنگھ نے نکال دیا وہ لکھنؤ میں حاضر ہوا اور اجد علی شاہ بادشاہ اودہ اور صاحب زبیریت کا حکم مہاراجہ کو
 اسکی مدد کا پہنچا اور انہوں نے اپنی فوج لیا کر دگر نرائن سنگھ کو نکالا اور دگر راج سنگھ کو بہا کر اپنا حق مقرر
 سابقہ معاہدہ ایک لاکھ اوس سے لے لیا ۱۸۹۸ فصلی میں امراد علی خان راجہ اور تروہ نے راجہ دیپ بخش سنگھ تعلقہ
 گوندہ کے پکانے سے علاقہ بلرام پور میں فساد کر کے مہاراجہ سے شکست کھائی اسی سنہ کی ماگہ بیہنے میں ملک
 اودہ خالصہ سرکار ہوا ستر چالیس جان دینگند صاحب بہرائچ کے کشتہ ہو کر آئی مہاراجہ نے انکی خدمت میں حاضر
 ہو کر علاقہ بلرام پور کی قبولیت داخل کی صاحب نے انکی جس خدمت سی خوش ہوئی ایک تو بہ ہمراہ کر دی جو دن میں
 تین وقت سر ہو کر ۱۲ فصلی کی جیہ میں عذر ہوا مہاراجہ حسب المطلب پانو آدمی لیکر صاحب کشتہ بہا کر باپس پہنچی
 بعد صاحب فوج لانے کے لئے کلکتہ کو گئے اور مہاراجہ تعلقہ پٹوان میں رہی دیمجاش مفسدون کے دفعہ اس قلعہ
 کو گھیر لیا مہاراجہ کا کچہ بکر سکے ۱۸۹۸ میں عذر دیا اور مواسمہ میں سرکاری فوج گوندہ میں آئی مہاراجہ انروز
 باپس گئے علاقہ تلسی پور جو سبب بغاوت راجہ دگر نرائن سنگھ و عدم حاضری رانی راجہ کو باوجود اجرائی اشتہار
 ضبط تھا مہاراجہ علاقہ کی سرکاری انعام میں ملا اور ششہ ع کے دربار گورنری میں مقام لکھنؤ مہاراجہ کو اول نمبر کی کرسی
 پر نشست ملی سات ہزار کا خلعت اور مہاراجہ بہادر کا خطاب مہر سند بائگی و تلسی پور کے اور مہر و اختیارات دیو
 کلکٹری فوجداری کے عطا ہوا۔ اسوقت سے مہاراجہ کی نیکی نامی نام بندوستان میں پہلی اور جو کارناما

اون سے انتظام ملک مال میں ہوئی اخباروں میں لکھے گئے زیادہ کہاں تک لکھوں کہ اس مختصر میں گنجائش نہیں
 مہاراجہ کو باوجود کثرت اشغال ملک مال کے شعر گوئی کا یہی مشغلہ رہتا تھا اور اس فن کے بہت شائق و قدردان تھے
 ششما ۶ میں جو میں نے اس تذکرہ کا ہشتار دیا تھا وہ نظر انور سے ہی گزرا اوسیدم منشی جو اس سنگ صاحب کے
 حکم ہو کر ان دنوں آپ کا دیوان مدد چند دیگر سنجات کی جو آپ کے سرپرستی اور مربی گری سے مطبع خاص میں طبع
 ہوئے تھے میرے پاس پہنچی انکی شکرا نے میں میں نے اپنے چند کتابیں تذکرین از انجملہ رسالہ خوابہ حستان
 بہت پسند آیا اور اسکی تقریط یہی تحریر زامانی جو کاسودہ منشی صاحب صوف کی وساطت سے معذرتاً بطور صلہ
 کے پہنچا اس قدر غایت اور کرم بخشی جو مجھ پر ہوا کہ اس کے حال پر ہوئی یہ محض خاص فیاضی اور سچی سخاوت تھی ورنہ
 میں کیا استحقاق رکھتا تھا اگر بیشکی کتب کے وجہ قرار دیجائی تو میں نے بہت رشوں کو سطر سے کتاب میں پہنچا نہیں بلکہ
 جواب تک غلامہ تو درکنار رانی الجملہ مہاراجہ صاحب کا دم اس نامہ میں بہت غنیمت تھا مگر افسوس کہ ہم لوگوں کو
 بد قسمتی سے سال گذشتہ میں انکا انتقال ہو گیا جسکا افسوس اتنا بہت سی انگریزوں اور ہندوستانیوں کو ہے
 بٹیا کوئی نہ تھا اس سبب جناب مہارانی صاحبہ مالک یاست ہوئیں وہ ہی فضل آگے بہت سخی اور فیاض ہیں
 چنانچہ اخباروں میں اکثر انکی سخاوت اور نیکیا می کی خبریں چھپا کرتی ہیں مہاراجہ مرحوم کا دیوان ہم نے اول سے
 آخر تک دیکھا ہے غایبہ ربیب بہت اچھا دلکش اور دلکش کلام ہے زبان کیا شیریں پالی تھی کہ قد و نبات ہیں ہی
 دھڑا نہیں جو انکی ادنیٰ ادنیٰ روزمرہ کی باتوں میں ہے چنانچہ یہ خیر شعر جو تذکرہ کے لئے منتخب ہو کر بیان

درج کئے گئے ہمارے دعویٰ کے گواہ ہو سکتے ہیں	اشعار متفرقات
<p>نام تیرا جبکہ طغرائی سرخو ہوا تیری صورت دیکھ لے کر کچھ گام مقام اپنے بخل میں وہ اتنا بے گئے وہ دن جو جینو کو پیار کر تھے اچھے پیکر دیکھا کہ غنہ و دلان نا نور کوئی بار بار کہ جلا مارے حم کئے شیشے کھلے ہیکر یکا دیکھا شکر آفت جان کوئی تہا چھو گیا چوڑیا انکھ میں طغرائی کہ تیری قہقہہ سے یہاں نہیں</p>	<p>تیری کیا می کامی صانع یہ ادنیٰ کی وہ ہم فعل ہے شغل ہی کھلے گا نہ جانیں کہ کچھ وصل میں آتے خواب محفل جن کا اندام کو توڑتا تو نہ را گیا جو ہی پوچھتے تیرے لو بار کہم عاشق ہم ہی کی گئے گیا صحبت میں جیسے مصدق کیا کہت ہی فقط ایک بار کی ہوئی وہاں تک کہ جو جہان کا جہان سید اکین ان تو بن دہرین</p>

تیرے فروع حسن نے اسی شگاف ایسی صبا ہی کی غار صفا کہیں بات نہیں کوئی اجاڑا کہا کہیں قصہ امن تو زیادہ تو راجہ سنا الغنی حسن بہ کسید جو ہی مغرو راجہ بہکاز دھڑایا کیا قصو آگے اوس شوخ کی گلا کاٹا کبھی خوش ہوئی میں عاشق کیے ناخو بات کرنا غور حسن کچھ پانہ نہ تھا ایک صبر سے نیا دوسرے صبر سے ربط ہوئے گریان مارا کہہ بیٹھے میر شیب ای مصو خود نامی غمی غمی مجھے مہوانہ قامت خانان ایک سے مورو کیا نہ صندیل بلگوں کا عشق اسی اجہ حسن سے عشق ہونو جو کدو نہ کیا نہ کہیں چاہی ہر دہرہ حسن چاہی اب آئینہ سے نہ پیاس بجھے عشق میں تیرے ہوا ہی می منم عاشق تیرے جو ایک جو جھکا منظور اگر تیرا رخ رنگیں و سان چمن بکیر ایا نہ میں دیکھتا جوت ویکے شب ہم جو اسکی گھر گلی جانی شب تیرا رہنم دیکو میری تی ہو یہ تیجھو اوسکو معلوم ہو کہ ادق عام شہزاد نام شہزاد ہوا شگاف سیحار جہ	مگر کی لڑ جائیڈ سے وہ چند کرا باغین جو میں گل جاگ گیا پنا تھکا کا گھر میر فضل ہو گیا تکوا جی حضرت دل عشق میں کھنکھ وہ اپنا پانوز میں بہنیں کہتا دل اپنا اپنی ماہی ہی کہہ دیتا جو ہوا بار کے حضور ہوا کچھ ترالای چلن سے طر حد نہکا باق ان ترنگوں کا حال گفتم نہکا جب کہی حال خزانہ کچھ نور ہوا کا غدا بری ہی کا غدا بری تصور ہو ورق ہی نسبت آئے میر تصور ہزاروں لاکھوں کروں موی شہزاد کسی مانع کر ہی یہ جو در پردہ شکر قدرت حق صدا ایمان کیا ہنیں تہا ہی میں ہنیں عام کا نام ہے سن لو اہل جوہر کا ایک شہنشاہ فرد دیندار کا ناز عشق کری چرخ نگہ پیرا خوش آئی بہر جو میں ہر گھر کا میں بیجا ہونگا وہ بے نقاب کا شعلہ دل کی آگے شل ہو گیا ہم نے کس ناز و نعم سے بالاسو ہم سے رسول کوئی نہیں حاتم پر نہیں فکر علاج دل پکارا کب	لطف باد سے کہی ہوئی میں ہوا کسب عشق میں مجھ کو ہی اپنی گئے عشر کہ میں میں ہو جوت تو دہاؤں ہم کس طرح دیکھے گا کہینیت عدم اہل دل دولت کا مایہ کوئی حق دکھا ہی ہی میں خوشید وہ پتہ نہکا جو جی کھری کھری میرا ہی عشق نہیں آئے وقت کو تہا سے کہو میں جو غافل دشت گردین کیا کرتا تہا سے پیری خاک کے دن سے تو تہا ہی پیت افی سر کے تجویرے مارا نگہ سوا ہوی ہی بہت و شوار مضو میں کا بند ہوا لگا کے نخل محبت کوئی نایکا پس اپنی نظری اکثر ان کو گلی ہے چھکا ناگنے ہو جسے کہتیاں دل کا پر جو ب طفل میں محو حال دست ملے مہدی کیا جہاں کا خون لند تہا میں نہ اؤ کو دہا نہ اوگل سا سا لہا لہا جہ میں ہو سکنا نہیں بہا را ہی میں ہے ہو تو کسا نہیں جیسے کہو گے جسے دیسی سوگی جسے دیکھ لیا کو چوون کے خوش ہو گیا فصل گل سے نہ ہو کوئی طلب حاتم محبوب میں سا نہ اسکا لکے کاسر جی جانی یہ کہ ہو بس کہہ میں	جانے ہی بیان ہی میں سنا سنا ہنیں دیکھا تو بس بکھل دتیاں مستقد قریب فرما دو قایل دیکھا جام اپنا لیکھا درون مار کیا رہتے کو آب بھر کے زعفرانے کھوایا کیس محبوب کو بظہر ہو مینا تل کا کہو گنا میں جہ کہ طبع ملک گراں حق تو بیات ہی کیا کہنا ہوا شیار قیس طبع سے سادہ تہا جو زار تھا سیکڑوں نشید روز میں فون سچ شل ہی مارہ کاٹے نام شہزاد چپ ہوا جیش اب سق نہیں بھر شال سر دیہ تو تہا ہی شہزاد آئینہ میں نہ دیکھو منہ بار بار اپنا خود چہر میں حکم ہو ضبط ظل کا عالم دیکھ میں ہاوس نوجوان کا ایسی تو اس ماہیہ آیا کیا تھوگی خون میں گل و بخار ہوگا تہا تہا میں میں تہا فاک اگر آقا و ساقی مزاجی نہ گنا کا کب چپ رہی گا وہ جو حاضر جواب کا دو گہری میں تہا کھل میں گل ہو گیا جلد قی تو کا ایک ہے اجہ شہزاد سچ نہ وہ بہت ہی حق حاتم دچار شخص قابل قنار است جب
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>برج طین سنجے گوہر جنت مہینہ بوسو کی حسن تباؤں کا آکل اور سکویا ہی سہو تر ناز بندہ انکسار کی لٹی ہی مچھرنے ان پڑھ چال کج جو جان پسند تیرا دماغ عورت و جہ جہی خیر خاک ہیچین ہے ہم ادب پر فغان غل دل عاشقوں بے باجی دزد کا پار کارگر ابرہہ کو میں کی نظر تو شیر عاشق مزاج ایک معشوق طبع مز ہے مودہ زہر خط غار صابان کپڑ آبِ جی پ کی اغیار طلی مری مز ایک بے گھٹنے بے یار شریط دیکھنے کو فال اصل صحت خیال سانس چھاپا پڑا یاد آجین وصل میں ہی دہ شرم کرنا ہے بدتر ہے علاحد حسن بابر زنگ یاد آدمی حواس کی جست میں بال آہو میں کینی چوٹی کے رات بے باس اور کے ہلا جان گناہ جگر میں سیرا توں ہفت ماہ</p>	<p>پہنچیں کہتے ہی قد کو مار جنت چھپے لقمے ہو تم صاحب جنت جا کر سکود کہاؤ رنگیں تانہ آج مثل ناسور کیا دیدہ تیرے رخ مہمان ہو دو کام جو ہو میرا پسند اسی بار افسانے چھپے کہاں بند کا غدا باد بنا دیتی ہیں شمع کا غل باتوں لہنے صفت ہوا تر مبار تیرا بارون کج کہا می میں شری ہر دم میں قتل نزع عورت سے اسی خضر شہدایہ ختمہ جو کسے پاس خود بخود اچھو اچھو آنکھوں سے انعام کیا ضرور تیری گرجاؤ اہل عیار شریط ناخوش میں نظر اپنے رانا تو ان شمع چھاپا اوپر وہ دسکی پٹ مانا ہے اسے آنکھ حجاب فراق جرم کلف سی لک میں جوشن بزرگ حور کو دیان میں لایم گیم کیا پریشان دن گزرتے میں ایتھو خود سیکھ گیا کار میر نامہ کانو میں انگلیاں کج کر دیان ہے جو کہے گئے تو نہیں میں جو اٹھ بعد</p>	<p>رہیگی خواہش نہا پی و جان تک حسن نے معزور او سکود کر دیا کیا تلون ہی مزاج یار میں میں نے سکود کے چالاکیاں پسند لیلے عرب میں تیں مبارک ہی تھے ہمد امیر و قاتل ہو جو یا ہی اچھ قلب ہایت کیونکو ظالم کر کے ہو دل چھو کر میں تیر گھر کی اچھ سچی شوقوں کی خون اسکو صحت یار کجی خط نزع رنگین نہر سفید کس طرح ہم نہوں اس کے بعد چھوڑ حرا دے تیرے ہی ہنسکے یہ کہا میں دیکھ نہیں میں تلوار کا غل رشتی ہی عاشقوں کی دم باغ و تر دیکھو جو سلطان سلف سرگشت ابرو ویم لب لطف خم چار و ایک پامال آج دہ میں جگر کھنکھال ناگوار طبع عکاس تھے جو طبعی حرکت صغیر میں بہو ہو کونہ مار ذوالقرن جو رانے میں لٹا ہوتا بے یار کیا بنا ہو تقریر خواب کے تیرے کیون نہ بدلا راج مکان ہرے</p>	<p>سانگی مجھے یہ پیراں ساری ات رہتی ہتی کس دن کلاہ یار کج شام کو اقرار تو انکار صبح لیکن نہیں تو سن عمر دان پسند دلوں کے میں بہت مست تان پسند کچھ مانند کان کرسم ہی تلوار گھنٹ دیکھو تیر کی رشتی ہی شان باغ ار رات سول جو ایک گناہ پر ذرا ہر میں اسلے رنگ غلامی ناز یوں بہتیں گے گیس کے خار سبز جو دلا دین سدا تیر تلوار شری ناخونو کو ہو میر حرم کج غل مان لکھی ہی سدا تیر کا لٹا بدلوں کو اچھو کھو گستا میں جلی لکھ گیا و صا میں کیا و صا سرتے میں ملکی سیر دیکھ میں لکھ کہتا نیار و زدیہ اچھ میں کیا سچ کہے آدمی عالم ایجاد تم ایسی جان من چوہل ہو ساری آئینہ پہ لکھ تیا سکند نامہ یوسف چلے پوچھے تعبیر خواب کے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

محمد غزل مرزا محمد ضارب

<p>صورت فصیح ہار ایمانہ گزائرین میر کو نکلا نہ کہی کوچہ بازارین اور گلے کیا کیا یہ سچی خوشامدین کیا نہی بیدین نکالین بچہ چارین</p>	<p>سرسرے مکر اچھی در میں بن دیوارین</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------

دل چوہی و جمال خدایا	برق خالصین میں کہ انہیں	یضا ہو نہیں سکتا شہزادین	شہد و کھلا یا رو فراق یارین
انکھنے سے موتی پر تو آنسو کے تارین			
ابو یار کج ہمارے گانے سہرا	فراق کیو کر مجھ میں اور مجھ کو	ابھیار شہد بنا سکتا شہزادین	میں چہ امیر ہو میں نہ ہر فراق یارین
انکھنے سے موتی پر تو تار حسیم زارین			
حم غزل میر وزیر علی صبا			
کوئی نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو	آہستہ آہستہ یا سہل سہل	سور کے دیکھو دیکھو اس غنا کے	ہو چہ میں ظلم سفت افلاک کے
استحسان میں ایک شہت خاک کے			
بہشت کے جگہ گریبان نکال کے	راستے سے کر کے ہفت افلاک کے	کیا بیان ہوں دہنی خاک کے	جا بجا جلو میں حسن پاک کے
روز کے بکے میں تیلے خاک کے			
بلوہ انرا نور چشمہ جہاں کا	رخ کا ہر سطح انوار کا	ہو مقابل منہ ہے کیا گلزار کا	ہوٹ نکلا رنگ جسم ہار کا
پہول بولی بیکے پوشاک کے			
پوچھو تو راجہ ساری صبا	جو کہ ہر حالت ہماری صبا	شہ گئی ہی آہ و زاری صبا	میں گل ابر ہاری صبا
دوڑے اپنے دیدہ سناک کے			
راجہ تخلص راجہ راجہ بن کشن رئیس کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طیش			
اگر شب کو نہ تم باہیں میری آؤ گے صراحتاً تو جھکو سحر تک بیان پاک صاحب			
راجہ تخلص ایک شخص کا ہے جکا حال معلوم نہیں ہوا			
مہر و شہ آئینکے یاد دہن نام	بہتر سراج صبر سی یا اپنی شام		
راحت تخلص بگونت راجی ولد دیندیاں باشندہ کا کوری ضلع لکھنؤ شاگرد امانت مفتوی زہرہ رام او			
لندن انکی تصنیفات سے ہیں			
راحت تخلص نڈت کشن لال باشندہ مہتر تحصیلدار ضلع فرخ آباد			
دل کو سامان ابھیروا	خوش گذرے لگی اجا میر عیانی		
راحت تخلص ام دیال کا پتہ سری باسنت شاگرد جہر رائے جو اہر سنگھ لکھنوی فارسی اکثر کہتے ہیں اور			
اردو کم لکھ کوئی شعر اذکار نہیں ملا			
راضی تخلص دیوان جانی بہاری لال قوم ناگر بہمن باشندہ شہر اگر د جو ایک نامی گرامی شخص اس کا پتہ			
میں انہوں نے علم عربی فارسی انگریزی اور سنسکرت میں مہارت حاصل ہونے کے بعد عرصہ تک سرکار انگریزی			

قواعد کی اور بہر ریاست بہر پور میں تائب کیل ہوئی اور اب کیل حاضر بائیں محکمہ زریڈنٹی راج پوتانہ ایک عرصہ
میں اور اس عرصہ میں ایک دفعہ دیوان ریاست کچھ واقع کا ہیا دار اور ایک دفعہ مہاراجہ صاحب بجن سنگھ جی دالی موڑ
کے تالیق ہو چکے ہیں محکمہ زریڈنٹی میں اونکا بہت بڑا اثر بہت ہے است اور بیاقت کی ہے اور اکثر انگریزوں نے اپنے
ہندی اور فارسی پڑھی ہی وہ شعر ہی کہتے ہیں چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان میں بنام نگار رافضی
کیا ہے اور اس طرح انوار سہیلی کو بھی نظم میں لکھا ہے ابو پر میری یہی ملاقات اونی ہوئی تھی ادھی بہت
بزرگ منش اور با علم میں اور شادی اب تک باوجود گزر جانے سن شباب کے نہیں کے ہے اور اپنے مذہب کے
بہت پابند ہیں مگر انیسویں ہے کہ اس وقت اونکا کوئی شعر ماری پاس اس تذکرہ میں درج کر کے نہیں ہے۔
راحمہ تخلص بند راجن صاحب دیوان گذری ہیں مگر اونکی سکونت میں اختلاف ہے کہ کوئی تو اونکو
دہلی کا باشندہ بتاتے ہیں اور کوئی مہتر کا بچتے ہیں اور اسے طرح اونکی شگر دی میں ہی فرق ہے کہ
کوئی تو سودا کا شگر دیتے ہیں اور کوئی مزار منظر کا مگر اسمیں شک نہیں کہ عمدہ شاعر تھے اور اونکی
کلام سے سو برس پہلے ہونا اون کا ظاہر ہے

میر دشتی بون گریں بیگیا نہ تیرے عشق میں دل کو تھی اپنی	ہے وہ عمل کہ ہو سب کا پاپ چاک کل گلستا نین گریبان کیا سنے تو ہم جہان میں اہل کم کی تہ	بیان قبول خاطر کیجئے تر خفا کو کہے کیا رد دل میں گلگون ہے ایو دید میں تو کم از ستین ہزار	تاسکین کی راقم رحمت تیرے وفا اور آیت میں ادسکی بات نہ کر
-----------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------

رام پرشاد ویشی رام پرشاد قوم کا یہ سکنہ لکھنؤ دارالمہام نواب محسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکھنؤ
کہ آدمی بہت طبع ذی شعور اور سلیقہ شعار تھے اور ہمیشہ اونکی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعلیم
اخبار میں دیکھی جاتے تھے تھوڑا عرصہ ہوا کہ دینا سے عالم آخرت میں چل بسے اور اپنی جونیون کا ذکر دنیا میں
چھوڑ گئے گا گاہ فکر سخن ہی کرتے تھے چنانچہ یہ شعر اونکی نتیجہ طبع روشن سے ہیں۔

نامی میں ہاں لڑے تھے کچھ کر چلے عور کے خوب کیا کوئی اپنا کر	بار عصیا مفت ہوتا ہر سر پر چلے خوا غفلت میں ہم عرض کر چلے	لو کہ تیرا ہی وہی لکھا ہے تقدیر رام پرشاد کو جنت میں بل جلاں	ہر بشر کو چاہئے کچھ کام اپنے کر چلے تشریف لے یہاں سے ہر ساقی کو شہر چلے
----------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------

راحمہ چندر پور فیض علم ریاضی یہ صاحب قلم کی کا یہ تھو اپنے ہیائیوں کی بحالت کمال شاعری خور و سالی میں دارو
دہلی ہوئی اوہیں دنوں میں انگریزوں نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تھا جو رفتہ رفتہ دہلی کا بڑا کھلایا
یہ سٹرٹیل صاحب کلاں کلکٹر برٹ مہتمم مدرسہ خدمت میں حاضر ہوئی اونہوں نے کچھ وظیفہ انکا مقرر
کر دیا اونہوں نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی میں زیادہ محنت کی اور فارسی مدرسہ میں مدرسہ
یہی اسی علم کے مقرر ہوئے اور جبر و مقابلہ و علم مثلث وغیرہ کے کتابیں ریاضی کی اردو میں ترجمہ کر کے چھپوا

جس کے ذریعہ سے عربی فارسی و سنسکرت کے طلباء کو ریاضی پڑھنا نصیب ہوا بعد اسکے انہوں نے ایک کتاب انگریزی زبان میں در باب مسائل علم ریاضی ایسے تصنیف فرمائی کہ جس کو لندن کے فاضلوں نے ہی تسلیم کیا اور اس کا صلہ جب قدر ملک معظمیہ کے شہزادہ سے آکر سر دربار اؤنکو دہلی میں ملا۔ پھر آپ نے مذکورہ الکالمین اور عجائبات روزگار وغیرہ کئی کتابیں لکھیں جن سے یہی ان کی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر غدر سے پہلے اسٹیشن میں مذہب آبائی کو چھوڑ کر عیسائی ہو گئے اور بعد غدر جب دہلی کا لچ کا ڈنگرگ جانا ریاضی کے پروفیسر بنے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے بعد عیسائی ہونے کے انہوں نے کئی کتابیں مسلمان مذہب کے تردید میں مثل اعجاز قرآن وغیرہ تصنیف کیں آخر عمر میں مہاراجہ پٹیالہ کے اتالیق ہوئے اور پھر راج مذکور کے سرستہ تعلیم کی ڈاکٹر کر کے عہدہ جسکی تخواہ دہنرادر پیہ ہی اؤنکو ملا اور آخر اسی حصہ بیص میں قریب ششہاء کے اڑکھا نکال کر لیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے تھے نظم سے شوق بالکل نہیں تھا چند شعر مذکورہ الکالمین کے دیباچہ میں لکھے ہیں جن میں سے یہ منتخب ہوئے۔

بلندی ہ خسروان ہی ہی	شہی بخش شہنشاہی	گدا کو وہ چاہی تو دھی دھی	خفیف کو گور دھی ہ دم تو جی
----------------------	-----------------	---------------------------	----------------------------

رامی تخلص شیو سہامی قوم بہاٹ باشندہ لکھنؤ دلبر ہای شیو سنگ شوق جو فارسی اور اردو میں بہارت رکھتے تھے اور عاشقانہ زلیبت کرتے تھے ان کی شعر لطافت اور طراقت سے خالی نہیں ہوتے چنانچہ یہ ایک شعر اڑکھا

دیکھئے شوخی کہ بزم غیر میں کہنے	راہی جہاں بیٹے بند کا گھر سے
---------------------------------	------------------------------

رابطہ تخلص منشی دی پرشاد دلف منشی مہن لال متونی قوم کا بہت بہت ناگر شاگرد مہدی علی زکی متوطن دہلی جواب عدالت دیوانی ضلع مراد آباد میں پیشکاری میں کلام ان کا یہی مثل ان کے بہائی منشی کہنا لال ضبط کے بخندہ اور بالطافت ہے یہ چند شعر انہوں نے منشی اندر من صاحب کی وساطت سے درج مذکورہ کے لئے بھیجے تھے سو یہاں لکھتے جاتے ہیں۔

اچھے تو نہیں آئے مریخت نکا	الم کنبک ادھائیں بکرا مہر نکا	یہی میں ملتیں تو ہی نہیں کیا دید	اگر یاد آئیگا میر میں عالم نو جوانیکا
دکھائے یہ بڑی کیسی جینے رنگت	لباس سادہ بڑو کاچی ترخہ نکا	بہن تر گریں جو حضور کو درختہ نکا	ہو عشق اڑکھا اپنی نوجوانیکا
انہیں دل کی شکل ہے چھاپا سطح	کہ جہاں بیٹا اڑکی طرز و تالی نکا	ادھار اڑکھہ جودن کی بہت میں نکا	را دھیر کا جواب کیسی گمانیکا
نہ وہ چہری لطف حال غصہ میں نکا	برہوش کا یارب پیدا ہو نوجوانیکا	لے لے	
جو صبر ایک ہے عفو تو ہے ایک صبر	تہا رشی تجی عجیب ہے بھلے	مقدار کی تقریر کیا نظم مرصع	جو شعر تھا رشتہ نود و صبر
جہاں ہے عقیدہ بھضامیں جہاں	اڑکھ سطح جہاں اور بکرا نکا	تفاوت ہو میں تان کا حق باطل	کجا ماہ فلک ہے اور کجا ماہ متعجب
ساری ہیں ترسوی پر نور پر دن	فلک ہے یا کہ بڑو کی جا بیکار نکا	مشابہ گی گدا میں کہاں سے دلا دیری	ترا کیا ہے جو کچھ آکا چور مرصع

اداعنودہ ناز و غمزہ میں چار کون	قد نور و جاناں ہے جو جیتہ بر صبح	اویسی میں یقین لگا اسی لکھنؤ میں	مستور وہ مدوح زبان عالم مرقد ہے
---------------------------------	----------------------------------	----------------------------------	---------------------------------

رباعی

یہ قول کھنڈ پرست کرنا ہے	انرار بد رعایاں میر کرنا ہے	سجھو تو سخن ہی کیا پر سے کچم	شاعری کی لیاقت سی خبر کرنا ہے
--------------------------	-----------------------------	------------------------------	-------------------------------

الضما

ہر طرح سے آپ تو ستائیں کیا خوب	ہم شکوہ زبان پر نہ لائیں کیا خوب	دین گایاں آپ ہم ہنسی میں نائیں	اور آپ ہنسی میں دہائیہ جابیں خوب
--------------------------------	----------------------------------	--------------------------------	----------------------------------

شعر

در بدر پیر میں اب جبرخ کے قانون سے تباہ - گہر سے رکھتے تھے نہ باہر جو کسی کام میں یا نہ -

رابطہ تخلص سے مالا پرشاد سکتہ حیدر آباد دکن شاگرد و فیض -

پا چشم ہون لب جان بخش کسرا	عینے کی محکوم چارہ گریے نہیں
----------------------------	------------------------------

رحمت تخلص نیت لکھنا پرشاد کثیری دل و موتی لال باشندہ لکھنؤ شاگرد سید آغا حسن امانت -

ہم زندہ طرح نہ دعائیں اٹھا ہاتھ	دینا ہے جام ہستی کو ساقی برکات ہاتھ	اٹھو ہون اپنے پنجہ خورشید گر گیا	جس فرنگ لے لفظ اس سے تھکا ہاتھ
لٹا ہون غم سے میں کھنڈوں سے	چلتے ہیں ساتھ بغیر کے جب تھکا ہاتھ	رحمت سے پانہ پہلکا د گسٹ	دیکھو ہون گل میں نی چوبیس تھکا ہاتھ

رحمت تخلص لالہ سوہن لال شاگرد دیوان دیکر شن صاحب ریحان -

چشم بد و پر بول نکال چھے	طاہر حسن جوانی کے میں گر گویو	میری دستہ فراہی میں اتفاق	جال میں تباہ میں دیکھو ہون کونہ گر گویو
اسکے بڑاں کالی میں زانہیں بنے	کھنڈ لیکے چلے سانپ کا ٹنگ گویو	بت تیری سائے کس شکل کو لکھو گویو	سخت میرے ہی کہاں پا کا پتھر گویو

رسا لالہ اینا پرشاد آستان گو دلہ چندی پرشاد قوم کا یہ خواہر زادہ راجہ جہاؤ لال بہادر باشندہ لکھنؤ شعر گوئی میں شاگرد و نواب مرزا تقی جان پوس اور وکستان گوئی میں شاگرد میر تقی علی کے ہیں اور یہ شعر اؤٹکا ہے -

جان نکلی جو میر جی میں جیبا لکھ لکے	اور بھلا د گویو سحر میں لکھ لکے
-------------------------------------	---------------------------------

رسا تخلص منشی گوکل پرشاد کا یہ کہہ سکتہ کا بنور اول مطبع منشی نسل کشور میں ترجم کتب تھے چنانچہ ترجمہ مجمع البحرین اور تاریخ سیر المتاخرین اور عجائب المخلوقات اور سکند نامہ کا اولیہ یادگار ہے اور بعد ایک نامہ میں آپ اخبار کا یہ مہاجر لکھنؤ کے تھے تھے اور اب اپنی وطن کانپور میں ہیں اور اپنے زمیندار کی انتظام میں مصروف - ادھونک بندہ کو اپنا تو کوئی کلام غیبت نہیں فرمایا اگر دوسرے کے ہمد و شاعر و کمال احوال اور کلام کے عطا فرمائے ہیں اسے اسے ہمد و کمالیہ میں بہت کچھ مدد دی ہے

رسا تخلص تھانہ اور سنگھ جیلے صاحب آڈر اسے بہاری محل کے ادیب چوٹے پھائی داسے بنجاؤ سنگھ کے تھے عربی اور ترکی میں انکی تصانیف بہت کچھ تھے ہمیشہ قصہ کہ کتابین دفن و زبانون میں لکھی ہیں اور ترکی کے قواعد و محاورات بھی بہت کچھ قلمند کئے ہیں فارسی میں بھی انکی نظم و نثر موجود ہے اردو اشعار کم کہتے تھے لکے تین صاحبزادہ اب لکھنؤ میں ہیں بڑی تو منشی کشوری لال

سوز تخلص سرشتہ دار انجمن اودہ میں اور میٹھے منشی مہمن لال مترجم حکمہ نقشب گوزری اور چھوٹے منشی چندن لال مالک مطبع اودہ پریس اور جامع الاحکام میں رسوا کا یہ شعر حضرت جویشگر لکھا ہے۔		
فلک کب شیطان کی خلعت تیار کی	رسو یا تھا کو کوں ڈرائیکے لئے	
رسو تخلص آفتاب نے نام ایک جوہری بچہ اسم باسمی محمد شاہ بادشاہ عہد میں کوچہ گرد اور بیابان نوز و ہوا اور لکیم بغیر شغل شراب کے نہیں رہتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے حصار بالین سے وصیت کی کہ میری نعش کو شراب سے دھو لکھتے ہیں ادھون نے یہی ایسا ہی کیا مگر اسکے کپڑوں اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہیں آتی تھی۔		
دلی حائنین میں یہ کہ نیکون کیم	رسو ہی اس نامہ میں مجھ کو کیم	اصل میں خود کیم اور جو میں کیم
رسو تخلص نذرت لنگا پر شاہ دہلوی۔		
یا ابی جلوہ گرے پس دیوار کون	آفتاب شہر و مہر کون	ای کجی چری سر کون
ہے جچے نگاہ مجھ پر یہ کیا کیم	جب تک کہ کھانا تھا عالم تیر کا	یہ کیا جچہ پیر کیا تیرے دیوار کا
رشید تخلص نذرت کو رہا در بن گیش پر شاہ فرخ آبادی شاگرد امجد حسین شیر۔		
سنتے ہیں آج وہ تیرے کف آگے	کون کو گا چہمت میں شاد ہوگا	
رقم تخلص صاحب نایہ از جند حکیم سکھانند رقم کا یہ فن طبابت میں وجد العصر تھے اور صناعت شعر میں شاہ نصیر دہلوی سے مستفید تھے چنانچہ یہ شعر اذ لکھا ہے۔		
دو شوق سی رخ کے لئے ہاں کیلے	ہین تیرے کہور سکھان کھان کے لئے	
رشد تخلص لنگا پر شاہ کشمیری لکھنوی شاگرد حرث۔		
میں حکام میں جاگیر اور ہند میں تیری	جان مجھے استغدر کئی مکر کر دیا	وہ کیا کیا نظیریں عیاں کر
ماتے ہوگر برا مشوق کہنے سے جان	ہم تمہیں مشہور بنا چاہئے لایکر	کیا کہتے اب ایسے بھگان کو
وہی فغان ہی دم ہی وہی ہی	حد تک فضل سے اپنا جڑ لپی	جو کہتے ہی دیکے مر گئے سزار مار کے
رشد تخلص کہیم نرائن کہتری بندہ لالہ بھی نرائن طلب میں ایجاد فعل کہتے تھے مہاراجہ بکیت سائی لکھنوی کے رفیقوں میں تھے اور آخر عمر میں کلکتہ جا کر رہنے لگے تھے اور کامکان ہو گئی میں تھا امہ شعر فارسی کہتے تھے اردو کم یہ دو شعر اذ لکھی ہیں مولوی حفیظ الدین شمس انکے شاگردوں میں سے تھے۔		
ناتہ طبع و ذہن ابی غفلت	گوشت و ہونے جھڑم نصیحت	ہے نرا دیکھی کہ مذہب و سب کو
رنگین تخلص میں اصل قوم کا یہ سکندہ دہلی اور حال معلوم نہوا یہ شعر اذ لکھا ہے۔		
رنگین نہیں دھڑہ خیمہ بانیع	باد صبا ہے سی ہر گاہ امان گل	

رنگین تخلص رنگین لال کایتہ سکینہ برادر زادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی و شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر سنگہ
رنگین خیال اور نصیر زبان شاعرین شانہ نگار منشی وغیرہ کہنے کی ساری انکی نظم کئے ہوئے مطبع اودہ اخبار میں
جسبی میں۔

رواق تخلص لالہ رام سہاسی فارسی گو دلد حکیم نالعل احمد جیاد لعل کے عزیزوں میں تھے باشندہ گھنوا اور شاگرد
شیخ ناسخ اذکار ذکر خیر مکررہ عیار اشعرا ہنود میں ہی لکھا گیا ہے اور یہ اردو شاعران لکھے جاتے ہیں۔

عصیدین سیر سوچے آتی سیری لگی	ہر چین چین منشی مانی سیری لگی	صدا کہ ہون شیطانی رنگہ میں	قاصد یہ آدھ کبیر زبانی سیری لگی
بانی عرف مرم ہی ہو کر نہ پیری لگی	دیکھتے جو صاحب شمشانی سیری لگی	اکے ہی نہیں کہانی ناد کا قصہ	رواق تخلص جواہر سنگہ مانی سیری لگی

رواق ساری گنگا پرشاد بہادر دہشتی کلکتہ دلد ہوانی پرشاد باشندہ بریلی۔

آغاز میں نہ فکر کی تمام کیلئے	چو را خدا کو اغتضام کیلئے
-------------------------------	---------------------------

ریحان تخلص منشی دیا کرشن لکھنوی کایتہ سری باستوراجہ الفت رائے بہادر بخشی الما لکشاہ آودہ کے دیوان
توشکھ نہ تھے اول شاگرد رام دیال سخن کئے ہوئے تھے بہر لالہ موجی رام صاحب موجی استاد سپر گو کی شاگردی میں
شعر گوئی کی تکمیل کے بعد وفات اُنکی بیشتر صحبت ساری جواہر سنگہ جوہر سنگہ ہی حضرت جوہر نے اُنکی دیوان کا
تاریخی نام بانغ ریحان سکھاتا جو عالمین چہا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور لیل جلال نہایت شستہ
تصنع نام کو کہتے ہیں تمام کلام آدھ سے بہر اُترا ہے اُنکی غزلیں زبان شیریں ہونے کی سبب لکھنوی کی کہان بہت
گاتی ہیں اور وہ لوگوں کو بہت پسند ہیں اور مشہور ہیں مگر انوس سے کہ حضرت ریحان بانغ جنان میں
جل جیسے گلشن ہستی میں اب صرف اُنکی شیریں بیانی اور نازک خیالی خوشبو باقی ہے بہر چند اشعار اور
باغبان سخن کے ترکستان خیال سے ہیں۔

غیروں میں بیہیدہ کے صدر مہربا دیا	تو نے جلا جلا کے کلچہ رکھا دیا
امی زلف یار دل ہی ہی تیری ساتھ قید	تھکوا سے بنے دام بلا میں پہا دیا
کیوں امی زبان کتنے مستم یار نے کئے	پہر نام یکے تو نے میرا دل دکھا دیا
احسان غیر سے جین نہا ہی نہیں قبول	آیا قریب سر تو سما کو اور ادیا
اچھی گلوں سے اوس نہ رنگیں تجھے	سبزہ کو خط سبز نے تیری پہا دیا
کہل جا گیا کبھی میری تیرا ہنسی لطف	سن لیجیو چراغ جہنم بھیا دیا
ناحق سوال ہے کس دنا کس کے ساتھ	روزی ہی دیکھا جسے دہرائی دیا
فرما دتیرے ہمت عالی کو آفرین	جی کہو کے عاشق کا تاٹا دکھا دیا

<p>جوری سے اونکا سچے میں تو جو بلیا کا بندے گھوڑی ان دنوں ڈھکے چاڑھ ظالم کے کوچہ میں نہیں گور کفن کا ذکر بھور و خدا کے واسطے گہرائے چاہیں نکوتم خدا کے خدا کے رسول کے کس گلبدن کیواسطے گل کہا جاتے ہیں کیونکہ نہ ہوقص میں عم ششیاں مجھے نافع ہوانہ پہلے کوئی مہربان مجھے جو بات آدمی نہ سنے کیون سنائی تا وقت مرگ پس چکا آسمان مجھے ہے خوف مرگ جنبش نرنگان یار سے معشوق اگر غلابی تو ناقدِ داناں مجھے کہتا ہے یار میر طرف دیکھ دیکھ کے جانے دی صحن باغ میں ای باغیاں مجھے روم اور بھتا ہی ایشیاں ہوا جاتا ہوں ظالم عشاق بہ کرتے ہیں سر گر گیسو تیری خوبی میں ضرور آریگا دبیلگی خاں خط چشم دہن لبس رخ الو گیسو ابو اور دن تو ہی قلم می خدا تیرے سانپ بن چاہے میں آمدن کے اندر گیسو کہ ادا سے ابھی نہیں نہ آئیں کہار</p>	<p>ریحان نے ہنسے والوں کو اپنی ملا بچلے سے جان مرغ سحر کہا جاتے ہیں جاری ہی اوس نگار کی غیور سے نظم زلفوں کی یال دھوپ میں سکھاتا جاہلین میری ملا میں لیکو وہ کہتے ہیں وصل میں مجھ آپ میری دلکوبی سمجھائے جاتے ہیں ریحان ہمیں خدا کی قسم سچ بیان کر پہلک جائے باغ اک لگے اس بیادین اب سب کچھ آتے ہیں الفت کو بھور دو والد ناگوار ہوں گالیاں بیچے اب تیر اختیار میں ہوں ای میں خبر تہورے دنوں میں پیر کیلج جو ان مجھے قسمت نصیب سخت مقدر کی خواہاں ہوں نا تو ان بہانے ہو کیوں برائے ریحان فقط تھا دوست میں شمع کا شمع داخل وضع میں کانوں کے برابر گیسو باندھے دیچھے تو غر خطا وار میں بہ خود بخود ہو گئے پر خم کیونکر گیسو ایک عاشق کلمے دل سات میں جان پانوں تک سے سچ چھپائی میں بن پیر دیکھ کے کیوں نہ ڈرے یار دم آریش میں پریشان ہوا ہو گیا ابتر گیسو</p>	<p>بنیاب ہو کے آہ جگر سوز کہینہ کر عاشق شب دصال میں گہرائے چاہیں ہم صحبتوں کے نام نکلو بجاتے ہیں لانیکے آفتاب کو وہ اپنی جال میں مردی زبان گیت کے پیکو اے جاتے ہیں انکھوں پہ اختیار ہے اچانہ روون گا ہمے جہا کے خط کسی ہوا اے جاتے ہیں ہنس نیکے دل جلا میں گل چو بار میں تقدیر کس مقام سے لائی کہاں مجھے بو سے اسیر ج سے دئے جائے اگر ناصم نہیں پسند میری دہتان مجھے اب کہتے ہیں جو ان مجھے طفاں چر زبال کیونکر ٹیکے تیرا جل سے امان مجھے اتنی کڑی تو نصف میں چھلی نہ جانگی اور دن کو ہی صاف نیکے فلان مجھے کہنے کیا کیجئے گا اور بڑا کر گیسو کہو لرد و ہر خدا بہر ہمیر گیسو شوق ہی بال بنائے کا نہیں سے نکلو ہو گئے روغن خوشبو سے بہت تر گیسو طول انتاہی نکا ہوک نہیں گذرا ہے دل میرا لیکے ہوئے خوب دلا و گیسو شانہ کرنے میں ادھینسی ملا کیونکر پہلے ریحان کی طبیعت میں کہیں گیسو کوئی ہمارے نوافل شاعر سے کہار ہم اور ہی نفسی جذا انتظار کریں</p>
<p>قطعہ لا جواب</p>	<p>کہ آپ ذرہ نوازی جو مہر در کریں</p>	<p>تو باوجود تقاضائی مرگ شدت نہ کریں</p>

<p>رہنمائی تخلص بابو بنی دہر خیر آبادی۔ اور حال معلوم نہیں۔</p>			
<p>راز تخلص لالہ دہشت رائے خلف لالہ شکر لال برادر زادہ راجہ کندن لال بہادر بشتندہ بریلی مقیم</p>			
<p>لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر اردو میں صاحب تصانیف بہت ذہنی باریقت ذہنی مرزوت اور باہمت آدمی تھے۔</p>			
<p>کیونکہ تھاکہ رومی صفا لکے دل</p>	<p>اسد جہی صفا کہ پہلے تھاکہ</p>	<p>بیری طرح کسی تھاکہ باجوئی دل</p>	<p>سینہ پہ کہے کہے تھاکہ ہوا تھاکہ دل</p>
<p>داغون بد داغ صدف تھاکہ</p>	<p>دیکھیں تھاکہ اور کیا تھاکہ</p>	<p>میں گیمان میں چہرین آہ تھاکہ</p>	<p>سینہ خوش چون گئی تھاکہ دل</p>
<p>صوفی غلام گویا تھاکہ گون تھاکہ</p>	<p>صدف بدات تھاکہ کہنا تھاکہ</p>		
<p>راز تخلص منشی سید ولایت لالہ سید لال بشتندہ لکھنؤ صاحب لوایان ہندی فارسی شاگرد و طوطی ام عاصی بی</p>			
<p>عبدین بڑی سخنور گزری میں اور بہت لوگوں کی ازبانی سے فائدہ اٹھایا ہی لکھنا انکھار فصاحت بہت</p>			
<p>پیشی بڑائی جاتے تھے۔</p>			
<p>خاک لکھ کو میری جوتہ طلا</p>	<p>تیرے اراد میں سب کی یہ اگر نہیں</p>	<p>لکھنا گمان میں کس کس سے تھاکہ</p>	<p>دیکھ رہیں ہر جہ سے لکھی ہے</p>
<p>جہم دہونا اور ہندل ہر طرف کا</p>	<p>گل جو گیا فلک جرتے آفتاب کا</p>		
<p>زادہ تخلص برہہ جاری برہم آندجی سکندری راجہ ام کے پری طریقت ہیں اپکا باوجود کمال فقیری کے علم سخن میں</p>			
<p>بہی بہت اچھا دھڑل ہے محسن اور سب میں شکل شکل قیدوں میں تصنیف فرماتے ہیں جیسے مصرعہ کے اول ہی ال ہوا در</p>			
<p>آخر میں ہی دال ال آئی اور بعض اوقات دو دو حرفوں کی قید ہوتی ہے اور کو کلکتہ کے جگت سید نے ایک دفعہ اس</p>			
<p>شکل گرہ مصرعہ کے گرہ لگانے میں بائیس روپیہ نذر کئے تھے۔ مچھلیان دشت میں ہوا ہون ہرن پانی میں پیش</p>			
<p>مصرعہ مہاراج کا یہی ہے۔ آہ دریا پہ کردن دشت میں آئو ڈالون۔ شہد اع میں آپ ٹونک میں تشریف فرما</p>			
<p>تھے میرے آقا صاحب زادہ حامد خاں صاحب کے یہاں ادن دنوں پر نصف مٹا کر ہوا کرتا تھا آپ ہی تشریف لاتے تھے</p>			
<p>وہاں ایک سحر مسلمان ہی کہ جب تخلص مایہ لوگوں نے قفس کہہ دیا تھا کیا کرتا تھا اور کثرت وہی تیا ہی اشعار</p>			
<p>مٹا کر کو سنایا کرتا تھا اور وہ لوگ اسکو بنایا کرتے تھے ایک دن مشاعرہ میں اسنے چند دہات شعر پڑھے اور</p>			
<p>ایک مہل مصرعہ یہ بھی تھا کہ۔ میری پیشانی سے بہتی ہی لکھا یہ آپ کے مزاج پر بہت ناگوار گزرا اور اسوقت اسنے</p>			
<p>تشریف لیجانے لگے میر مجلس اور دیگر حضار نے کہ جو سب رئیس زادہ اور عاید اوس ریاست کے تھے بہت متاثر</p>			
<p>سماعت کے اور شخص مذکور کے بے تکے پن کا عذر کیا مگر ایک دہلیں یہ نفرت اوس بے تہذیبی سی ہو گئی تھی وہ</p>			
<p>وہ نہ ہوئی اور پھر کبھی اوس جلسہ میں باوصف فرط شوق سخن کے تشریف نہ لیکے میں اسوقت وہاں موجود نہ تھا</p>			
<p>دوسرے دن جو محکوم یہ حال معلوم ہوا تو میں نے بجا اب مصرعہ مذکور کے ایک شعر موزون کیا۔ مگر چونکہ اس قسم کا</p>			
<p>کلام سرسبز تہذیبی میں داخل ہے۔ اسلئے یہاں لکھنا اسکا قلم انداز کر دیا گیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گزرے</p>			

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد میں درج ہوا ہے اور دواشعار یہ ہیں			
تلاشی کیوں لی اوجھل اوجھل	گیلے دل سے گزرا ہے جو غافل	بتی ہی جگھڑا اور اٹک دشت	جو دہلین پہ تیرے گولے غافل
نہم ساقی میں جب سبوا یا	شفق آلودہ رنگ جو آیا	سوش آیا ہندین جیسے ابلک	کیونکہ ایک ست کو میں چھو آیا
خیم بلب سے یوں ہی اکتو	گل لپکا رے کہ آب جوتا		

زخمی تخلص راج بہادر قوم کا تیرہ سری با نسبت سکنتہ کا کوری علا تہ اودہ۔ انکی باپ دادے عہد سلطنت اسلام میں قصبہ مذکور کے قانون گو تھے اور اب یہ صاحب کا پور میں رہتے ہیں اور اردو فارسی میں اچھے شعر کہتے ہیں ایک غزل بعینہ اوہوں کے تذکرہ میں درج ہونے کے لیے بھیجی اوس میں سے یہ چند شعر منتخب ہوئے۔

میرا ہوا نفس پر غالب بہان	چچہ ہو زرد دل کتنا بین کا	درک بہت میں بکے تھلن	ماغنا قول ہے ایدل سول بہکا
حاصل کرم تیغ شمسے بل ہوئے	میر خوان جب ہوا زخمی سول		

ساقی تخلص منشی شکر لال بن منشی جتو چند قوم کا تیرہ بہت ناگرموطن سکندر آباد ضلع ملتان شہر ساکن حال ضلع بہار پور بنیکار عدالت فوجداری شاگرد رشید منشی بالکن صاحب تخلص وسطرف کے نامی شعرا ہے ہمنو سے ہیں اور کلام بھی اوزکا شستہ و صاف ہے یہ اشعار اپنے خود اوہوں نے غایت فرمائے تھے۔

صبر رخ جان اپنا دل مضبوط	تیر سہا اور کا پلو میں ہمار بہت	جانی غول لنگ نکلیں تیرا وقت	بام نہ چکا نہ کیوں دکھ فشر بہت
اگر کا عالم ہی جلی جھٹکے گہرے	اب تو ہم کر بیٹھ جاساں ہم سائوت	تو دلی کی ہر جھول تیرا ہمارا	میں ہزاروں دل میں لائے طفلے

ساگ تخلص ساگ رام بن دلپت اسی بن پردی رام کہتری چنچے سرہندی۔ سن شعور شے مذکشی کے دستکاری میں مضبوط رہی جوانی میں علم کا شوق کر کے کچھ سوادیم ہو چکا یا سیر سچے کس سے خوشنویسی سیکھی مگر صنعت طالع سے سو اتار کر اور سنا پگری کے کوئی بڑا عہدہ نہیں ملا آخر اب نابینا اور صنعت ہو کر خانہ نشین ہیں اور منشی درگا پڑا صاحب نادہ تخلص کے جو گری پر گزرا رہے کی صورت ہے اذکو عالم جوانی میں ایک کہتری بچہ سمیر اس نامی سے نقش تہا دہ گیا تبا وہوں نے یہ شعر کہے تھے۔

میری عرض ہے تیرے الا جواب	بہتر ہو فردوس سے کامیاب	میں بندہ ہوں تیرا جو سا لگنے	مرا دین کا مجھ کو پردی نصیب
---------------------------	-------------------------	------------------------------	-----------------------------

سائل تخلص منشی مہربان پڑشاد لازم سرکار مہاراجہ بلرام پور راہیہ تخلص شاگرد آقا حسن میرن۔ انکی بھی ایک تاریخ رسالہ گلشن فیض میں درج ہے۔

سبز تخلص منشی لکھیت اسی ساکن مجھ پر بیہ ضلع اودہ قوم کا تیرہ سکینہ لکھنوی۔

آج قسمت میر جی شکر کی لائق کا	گفتگو کرتی ہیں پرانی اٹھائیں	ای سیرتی صدر اصداد کا کہیں	بہ مزاج یا نازک طفل نادان کے طرح
-------------------------------	------------------------------	----------------------------	----------------------------------

سچا تذکرہ عرف سال لکھنؤ درگا پڑشاد عالم میان گم و صفی پور وغیرہ حضرت عماد لکھنؤ سے ہیں اور اوہوں نے تاریخ تہذیب

راہین مٹی شکر دیال صاحب کے بہت اچھی لکھی ہے۔ اوہیں انکی جدا کرتا ہوں کا یہی ذکر لکھا ہے ہندو چند شہر کے لکھے جاتے ہیں۔

اچھن کی اد کو ہی جی سے اہت بیان معنی سے دگو فرحت	کہنا یہ سے ہی عیان تخلص کمال ہر رنگ شاعری ہے
صفائی آب سخن کا جوہر عیان ہے شیرینے زبان سے	کہا ہے او بہ دین کام کیسا بڑی طبیعت کی برتری ہے
کہا تھا جو بامیک جی نے اسے کا چھاپا اوتارا اوسنے	کہا ہوا ان ٹانگ لیا کہ جس سے لکھا میں نہر تری ہے
اور ہی نہ کیونکر رنگ اوان جو اس جب ہر ایک شہر کا	جایا رنگ گوشائیں سدا عجیب یہ اربعہ غما صری ہے

سحاب تخلص کنور گوال سنگھ خلف الصدق راجہ ساگرام قوم مہاجن شاگرد غلام مولیٰ طلق انکی باب اور انکی بہائی دیوی سنگھ مغز اہلکار شاہ دہلی کے تھے اور دین سے راگبی کا خطاب ملا تھا قلعہ معلیٰ کے جبارہ توپیان مشہور تھیں اور شکو اخیر وقت میں قلعہ میں گھسنے کی سائی تھی ادین میں یہ ہی تھے مگر دہلی کے معزز شیخین میں شمار ہوتے تھے ان کو صاحب نے فارسی تو اپنے مکان پر نسل امیرا دون کے پڑھی ہر اولہ کالہ دہلی میں داخل ہو کر کچھ انگیزہ دیکھی عذر کے تباہی کے بعد کالت کا امتحان دیا چنانچہ اب آپ توسط درجہ کے وکیلوں میں میں عمر قریب پچاس کے ہو گئی انکی شادی دہلی کے نامی ساہوکار گردالہ لہ راجہ داس کی بیٹی سے ہوئی تھی یہ اشعار آپ کے نتیجہ فکر سے ہیں۔

شمع در گریز یہ کہتی ہے کہ ہے	خاک کرتی ہی ستر گرمی باز آجھے	اجی قنہ گرجان کچھ آن بنی	چارہ گرا بنظرانی میں غوا دہجے
------------------------------	-------------------------------	--------------------------	-------------------------------

سحر تخلص جو دبیا پشاد سپرام دیال دیوان اعما الدولہ میر فضل علی خان باشندہ لکنو شاگرد مقبول الدولہ مرزا ہمدی قبول۔

نصو کر یار میں امک روان	انگٹے کیوں جو نہ پڑ جائی بال انگہو عین
لباط فتنہ بچھا میں جو تیری مردم چشم	تبائیں شاطر گردون کو حال انگہو عین
اسیر دیدہ جانان میں سبکے طایر دل	ہین یہ نہ کہے دوری میں حال انگہو عین
فیض جو آئین گے حورین بہشت میں لہر گ	پہری کا آپ کا حسن و حال انگہو عین

سحر تخلص مٹی دیبی پشاد رئیس بدایون مصنف رسالہ قیافہ۔

نہ تو دل اپنا ملا نہ کو نہ دلبر تیا	نہ تو دہری یہ قابو تھی لہر تیا
سینہ اوپر تھانم نہ تھا اپنی تیا	ہی کمال جی رگہ مال کی تیا

در ذکر صلح

نکے ہاتھو سبیا خہ یون مٹی کہا	لہا باختری کچھ حال کو کہنے دل کا	اس کا نتیجہ نہیں مجھ پر کہتا	رحم کیوں آج میری جان پر کھو آیا
-------------------------------	----------------------------------	------------------------------	---------------------------------

	انج کیوں یہ غائب ہے مزاج کا	مجھے کیوں صلح کا طالع ہے مزاج کا	
سحر خالص نشی بی پریشاں سب پتی انیکہ مدرس ضلع بدوون انکا ایک اسخت سیمی بضوایط عشق کہ دوسرا نام اوسکا تحریر عشق ہی ہے نظر ہے گزرا اوس سے اونکی کلام کی شوخی اور بول چال کی خوبی ظاہر ہے یہ چند بند و سوخت مذکور کے میں	لوگ سب لہر طائر کسی کہتے ہیں عاشق خستہ و جانبار کسی کہتے ہیں ماز کیا چیز ہے انداز کسی کہتے ہیں سوز کہتے ہیں کسی سار کسی کہتے ہیں	لوگ یہ باتیں میر کے کہتے ہیں خیریت کہ ابی ابی پچھ میں اس جب کسی لف مسلسل میں گرفتار ہو یہی اولیٰ تبتے گا تمہارے آگے	
	در تعریف مستحق		
کھل ہے رخسار تو گھر کے لیے ہے ہنا میں غنچہ صری نہی ہر گردن دوش ہوش قیامت تو باز دہی تاہتہ تہ نام خدا اور کے سانچہ میں	ہاں تھے وصفی میں یوں دریں کوئی تیرے دست بہن ہاتھ آئے قابل تھے ہاتھوں کی سبلی ہوئے حسن خوبی میں انکشت ہاں لنگے		
سخن خالص سام دیاں لہریم سکھ لکھنوی شاگرد داغ فارسی اردو میں مشاق تھے الا قصاید فارسی میں کامل تر اور عظیم الشان چنانچہ قصاید خاقانی اور الفوری کے جواب میں قصاید لاثانی کہے انکے باب گہری ساری کا پیشہ کرتے تھے مگر انہوں نے ذبات خود اور سخن دی اور افوس کہ جوانی میں ساہی عالم جاو دانی ہوئے۔ اشعار اردو اونکی یہ ہیں۔	خدا کیو بسے بسے منم کلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا میری اور لنگی قتل ہوئے سے آہی کچھو غیر اس غریب بیکس کے	خدا کیو بسے بسے منم کلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا میری اور لنگی قتل ہوئے سے آہی کچھو غیر اس غریب بیکس کے	
کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	
کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	
کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	
کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا کہ تری آنکھوں میں قافلہ دل کا	

طوفان فوج آئے ہے اب ہر نظر بچھے۔	گرایاں کہی ہیں تیرے حشیم تر بچھے	سرشار تخلص لالہ ملوک چند لکھنوی۔
اس سچ سے وہ دلیر چلے خوبنیں لڑ کے	جون ماہ ستاروں میں چلے اٹکوار کے	سرشار تخلص نذرتن ناتھ کشمیری لکھنوی جو پہلے مدرسہ کھنم پور کہیں ضلع اودھ کے مدرس ہے اور چند سال مطبع اودھ اخبار میں منشی لال کتوز صاحب کے قدر دانی سے اودھ میں اب کو علم عربی فارسی اور انگریزی میں خوب لکھ ہے فصاحت تقریر اور ملاحات تحریر میں آج کوئی آپ کا ثانی نہیں چنانچہ قصہ آزاد جو ایک عمدہ نمونہ اردو زبان کی انشا پر داری اور عبارت آرائی کا ہے آپ کی لطافت بیان اور سلامت زبان کا شاہ عادل ہے آپ شعر بھی خوب کہتے ہیں اور طبیعت آپ نے بہت شوخ اور چلبلی پائی ہے مگر افسوس کہ ہمارے پاس اس وقت کوئی کلام آپ کا موجود نہیں ہے کہ جس سے اس تذکرہ کو مشرف کیا جاتا۔
سرور تخلص لالہ ٹیکہ ام ولد حکیم سری کشن محل مقیم فتح گڑھ نائب سرشتہ دار بندوبست ضلع فرخ آباد۔	اسطبل کے میری ایک لفظ مانی آئیے	ماہین شہصال میں کین کچھ
تقدیر میں لکھی ہے گدا کی تواری	سارے کریم کا تو بیلا جھیر کسان	سرور تخلص ایک پتہ صاحب کا ہے جو جی پور میں رہتے ہیں مگر نام نہیں معلوم ہوا۔
سعد تخلص لالہ جو الانا تہہ قوم کا یہ منیب قانون کو صوبہ ہاجرہ جو اب بہت دنوں سے نائب دکیل ماست جی پور حاضر ماستی محکمہ ریڈنٹی راجپوتانہ میں اور میرے والد کے ساتھ قدیم سے محبت اور قریبی مصلحتی وہمٹا عہدگی کار کہتے ہیں ان کا کلام فارسی اور اردو میں بہت صاف ہوتا ہے اور آدمی بہت باخلاق میں یہ چند شعر اپنے حوزہ ادبوں نے مجھ کو اب پر دستے درج تذکرہ کے لئے بھیجے ہیں جو خوشے سے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔	نقاش قضا دیکھ بے با نقش دیوار	عقبات عیدم ہو گیا تیر کا عالم دیکھا تیری اس خط کی جو تیر کا عالم ہی تہ میں اس شوخی دل کا دیکھو عاشق ہوں بے خدا کے دیکھو
دیکھو تو چھوٹے دیکھو	دیکھو تو چھوٹے دیکھو	سعد تخلص لالہ گنویا درو لد گنگا پرشاد سنخ آبادی۔
سید ظالم تیری تصویر کا عالم	نقاش قضا دیکھ بے با نقش دیوار	جوش و خروش کہی زنداغین نہیں دیکھا
سید ظالم تیری تصویر کا عالم	نقاش قضا دیکھ بے با نقش دیوار	سیلم تخلص لالہ مادہ پور اے عرف منوہر لال با شندہ پوپال شاگرد منشی جادو سے شہیم یہ چند شعر ان کی سوانح ہائیم مطبوعہ کولہائی شہنشاہ سے لکھے جاتے ہیں اور حال معلوم نہیں۔

دو بل وصل کے شے خوب قوت میری	دیکھ جب تنگ بہت بچنے نے حالت میری	وقت یارین دنیا ہی پشمانی ہے
دم نکلی جائے تو مت جائی نہ امت میری	سایہ جہم ہی تاریکی میں چھپ جاتا ہی	کون کرنا ہے مصیبت میں شرکت میری
رہتے ہو خاک اور رائے ہو لحد پر بیٹھے	پہلے ہنستے تھے بہت دیکھ کے ذلت میری	
سماجیت تخلص لادہ بخت بہادر صفت منشی منشی دہرمت متوطن قدیم شہر لکھنؤ۔		
عشق کیو میں بلا مصحفی کا تو	اے اسلام میں عاشق کو کدہ کیو	حوریں کہتے ہیں یہ ہر رات پیر کیو
کہتے نہ دہتے کہہ تے میں تو پیر کا	کیا اس میں نگہ تے میں بھنگیو	ہم سیان ہو صاحب کی انگوٹھی پا کر
	ہو گیا بھنگیو ہی د اگر اون بول	دل میں دلچسپی ہے صاحب نورانیو
شاہ و تخلص منشی مولال قوم کا یہ ساکن روشن پورہ حال مقیم بنیاد کہ وہاں مطلب کے ذریعہ سے خوش گہ دان میں انکی والد مرحوم منشی ذوقی رام ہی طبیب عاقل تھے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان رمال مومن تخلص سے لی یہ شعر انکا خوشی و گنا پر شاہ صاحب نے تخلص نے بجا تھا انکی نازک خیالی اور شیریں مقالی پر دال ہے۔		
	اگر تم یہ کسی گالیوں پر نہ بولا	اور سپر آٹ ٹان مگر نہیں جیتے
شاہ و تخلص منشی کیا لال ولد بہت رام کا یہ سکینہ باشندہ امیر جو عدالت میں مختار کاری کرتے تھے اور کچھ مذاق معرفت اور تصوف کا بھی کہتے تھے آدمی بہت با مزہ اور رنگین مزاج ہی کہی کہی شعر ہی موزون کر لیا کرتے تھے دو ایک میرے والد صاحب کو بھی غزل دکھائی تھی ۱۹۲۱ء میں انکا انتقال ہو گیا شادی نہیں کی تھی اور آزادانہ زیست کرتے تھے یہ دو شعر انکے جو اس وقت یاد تھے بسبیل یادگار درج مذکرہ ہذا کے گئے اور ایک رسالہ ہی علم تصوف میں ادھون نے بنایا تھا۔		
شعر کسنا شعر انکا کام ہے	یہ تو عاشق مفت میں بنام	دیکھتے تھے تھما دینا کے خیر دشمن
شاہ و تخلص منشی رام پر شاہ شاگرد مولوی محمد مقیم سہارنپوری۔		
ہو نہیں بھید از جو یک گھنڈا رکا	بیل طواف کرتی ہے بیزار کا	کم قسم تو کو غیر کی دست سے کیا مفاد
	تیری اس بوفای پر تو ہم سوچا کرتے ہیں	اگر امی بوفاتو با وفا ہوتا کیا ہوتا
شاہ و تخلص منشی شو پر شاہ شاگرد میر حسین لشکین مرد نہیم و صاحب ذہن سلیم تراکیب سخن دلچسپ اور بہرہ بخشی معانی ناخن بدن زن ہے		
	جاکے قاصد ہی نان غیروں میں مل گیا	اور ایک کاٹا نکل آیا میری تقدیر کا
شاہ و تخلص سکندر آباد کے برہمنوں سے کوئی حضرت تھے		
	اوس لگ چندی کا جس میں نکلیں	چنپا کے پہل اگتے میں دھنسے ہمار میں

شاہ و تخلص منشی رام پرشاد بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان -		
ابر و کی حب صفت میں یہ نیم ساڑا	مصرعہ ہمارا بیت ہلالی سے جاڑا	
شاہ و تخلص ای دیہی پرشاد و یاد شدہ حیدر آباد دکن شاگرد فیض -		
شیر پر دیتی ہے شیریں فاختہ	آج برسی ہے میان فرادکے	
شاہ و تخلص منشی الیبی پرشاد و خلف الرشید منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی منشی دھیمب مہاراجہ بلرامپور		
چحضرت ہی شعر سخن میں اپنے والد کے قدم بقدم میں -		
ہو تیرا احسان اڈر اوڑکھ کر یک گل سے لونا	تا تو انی کر دی گوریک بیابان کی طرح	دو نور انکی رہتے ہیں چکیتے راندن
ناہ تا بان کی طرح مہر و خشان کی طرح	غضب بقوش کے جدائی ہوئی ہے	گہا عم کی سینہ پہ چہا لی ہوئی ہے
بڑ بکھے اوسکو یہی جو بد ہے یا گمراہ ہے	ذرہ حب تحریک میں محتاج اذن اللہ ہے	
شاہ و اب تخلص منشی رنگین لال توطن نواب گنج کا پور بہت عرصہ تک مطبع اودہ اخبار میں خوشنویس ہے اور اب		
ضلع کانپور کہیں انگریزی ملازم میں -		
میں تو ہوں غامہ تقدیر سے بڑ بگڑ گئیو	کچہ بدل دیگے ہمارا نہ معذ گئیو	نخ روشن سے بنی صاحب کٹور گئیو
سیکے آئینہ سے آئین سکندر گئیو	سامنا چہرہ پر نور سے کچھ سہل نہیں	پہلے دکھائے تو ایسے مہ نور گئیو
بیش ترگان کیا ہے تو قیر شجاع آفتاب	ہے خطا باند ہوں اگر تیر شجاع آفتاب	دل دہل جائے کون تیر فلک جو رہے
سوز چکا تلہ ہے شیر شجاع آفتاب	دو گز زمین سے لکھتے چرائیکہ کیا فلک	کچھ ہم ہی بے مرثیے کسی دن بھل گئے
شاہ و ان تخلص منشی بادل محل قوم کا تہ کہنے میر منشی نواب میر خان بہادر دالی ریاست ٹونک الکا افضل		
جلد اول میں رقم پذیر غامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بہت ذہین اور ذکی شخص تھے کتاب میر نامہ حسین سوانح عمری نواب محلوت		
درج ہے - اوکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی مثنوی بھی اہوں نے نواب محدوح کے ایرون کے حالات میں لکھی		
شاہدہ ہجری میں نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ میں ہی نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گئے تھے		
اور دمان انکے بہت کچھ تعظیم اور توقیر بوجہ علمی لیاقت و ہوشیاری کے ہوئی انہی فارسی شعر تو کہتے ہی تھے مگر اردو		
بھی کہی کہی نظم کر لیتے تھے اور ہندی کے شاعری میں بھی قاصر نہ تھے ایک دن نواب میر خان نذر باغ کی سیر کر رہے تھے		
منشی بی بی امی نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو گلاب کیا پھول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدموں کی برکت ہے		
اور فکر کر کے ہمدرد باغی فی البدیہہ بوزن کی حب نواب صاحب بٹلے ہوئی انکی طرف آئے تو کہا سنئے -		
گل گاہے خوبی عجب کہاں ہے	ابہار جاہے گلگون کی گنج کئی ہے	جو یہ ہو سیم تو یہ برکت قدم
اور نہ گل نے یہ خوبی کہاں ہے	دگر نہ گل نے یہ خوبی کہاں ہے	
اور ایک مثنوی کہہ گون کی مثنوی کہتے تھے - یہ وہ دو شعر اوسمیں سے ہیں -		

دکن ہائوں کا کچھ گرامام | نطق کا غد کو کلنتے ہیں | کہلوں سے دوات ہی لبریز | لکھنا ایسی گاہے شکر گامیز

شادان تخلص لاریا لال کایتہ۔

یوں ناع دل میں اس سیر سیکھے اس پال | جہی جڑی ہوں جیسے نگیں کے اس پال

شادان تخلص عالم عصر ہمارا جبر کجند لال بہادر سکندر اسے بریلی توابع لکھنؤ نائب شیر حیدر آباد دکن شکر دیشم حنیف الدین و شاہ نصیر علی۔ اپنے عہد میں نہایت فیاض اور سخی ہو کر رہے ہیں اور انکی وفات سے ایک عالم کو فیض پہنچا ہے دور دور کے لوگ انکی سخاوت کا شہرہ شکر حیدر آباد جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے مدعا ہو کر واپس آتے ہیں ہمنے سنا ہے کہ ہمارا جہ موصوف کا دست کرم پاخانہ میں ہی زرا پاشی سے عاری نہیں تھا تھا اور یہی وجہ سے انکی پاخانہ میں دونوں طرف وزن بنے ہیں کہ جن میں سے وہ ماہیہ بائزر کا لکھنا لکھنا کا سوال لیا کرتے تھے اور انہیں فیض بخشوں سے آج تک حیدر آباد کا نام انکی نام پر شہر ہے کہ بہت لوگ جند لال کا حیدر آباد کہتے ہیں انکے دربار میں ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تھے اور انکی قدر دانی اور فیض سالی کے عالم میں دہوم تھے غرض یہ ہمارا جہ بہت بڑے دیوان با اختیار ریاست حیدر آباد دکن کے ہوئے ہیں اور انکی مختاری اس ریاست میں سرکار انگیزی بہادر کے کفالت سے تھے کہ نظام بلا استعوا کے انکے انکو عہدہ سے معزول نہیں کر سکتا تھا اس انکی پوتے ہمارا جہ شہنشاہ و پشاد بہادر ہمارا ہر ہزار روپیہ ماہانہ ریاست مذکور میں دیوان و شیکار میں۔ یہ ہمارا جہ جیسے جاہ و منصب میں صاحب دیوان تھے ویسی ہی شعر و سخن میں ہی صاحب دیوان گذرے ہیں چنانچہ پیشہ اور نکاتے۔

لاکے گیسو دیکر سلسلہ لکا | عجب کچھ میر فی الامانہ لکا | مستحق کھانے کی تالی خراؤ لکا | اندر کے لکھی یہ اس پر لکا

شادان تخلص خوشوقت لے ساکن چاندورثا گرد حاتم بعض تذکرہ میں شاداب ہی لکھا ہے۔

حب تلک مہ کام تر گاہ سے تو ابر و حیات | تیرے کہ ہو کوئی کہیں ہے تلواری کو

شادوی لعل برادر زادہ برانی لال کایتہ سری سبب لکھنوی نوجوان عہد خاندان اور شاعر مدد جمال تھے مگر اس وقت کہ حال میں قضا کی۔

شاعر تخلص شہن لال قوم کایتہ سکینہ ساکن دہلی لہ بخشی سلطان منکر عالم فارسی شکر گاہ گزری ہمارا ست عالم موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریوں میں شہرت رکھتے ہیں ایک ساز چوسا لکھی جانے کے قائل ہیں اسے انکے محترفات سے ہے اور انہوں نے ایک کتاب نہایت ضخیم از دو فارسی اور ہندی لغات میں ضخیمہ ہندی میں نام بنائی ہے یہ تین شعروں انکی بہائی منشی قبول رام صاحب ہوشیار نے پیچھے تھے زچہ تذکرہ لکھا ہے۔

ہم کو شکوہ کچھ نہیں ہے یاں اور خار کا	ہے کہا منت میں یاں تو فقر و دلا کا	نہض مجھ بھاری زہار مست جھوٹی طیب
سب دوا بیکر پر میر ہے بھار کا	گر قتل تجھ کو ظالم منظور ہے ہمارا	تو دل ہی زندگی سے رنجور ہے ہمارا

شاگرد و تخلص منشی طوطا رام ملازم محکمہ راج کوٹہ۔

اپنے کوچہ سنی انوکھ سیت برے	ہو نہ ہو گور کوغن جو برے قیمت پر	پر گئی گور خیابان میں یکایک پل
شایان تخلص نڈت پیم نرائن خلف نڈت رام نرائن مسدوف ہوا باشندہ دہلی۔	اما کی کس ناز شکر آئین بت سیر	

افانل نہیں میں یہ پریم کے ساتھ	طوفان نوح اگلے زمانہ بات ہے
--------------------------------	-----------------------------

شایان تخلص منشی طوطا رام لکھنوی قوم کا یہ سری باسبت خلف الرشید منشی اتارا رام بڑے درجہ کے شاعر تھے اور یہ نکتہ تو سل مطبع آودہ اخبار سے نظم میں اونکو بت چھانکے تھا ہیئت شمع مضمون باندھتے تھے اور مندرجہ ذیل کتب اونکی تصنیف ہیں۔ تہا بہارت منظوم۔ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بہ طلسم شایان۔ الف لیله منظوم۔ تاریخ ستارہ ہند انکے داد اسکر رائے اور پرداد اسکر منسارام بڑے نامی شخص تھے اونکا خطاب کالی ڈال تھا اونکی والد ماجد رائے تسی رام کو نواب اصف اللہ ولد بہادر رائے کا خطاب مع ہنگین زعفر کے عطا فرمایا تھا جس پر وہ خطاب کہدا ہوا تھا اور یہ صاحب نواب سادات علی خان بہادر کے عہد میں عہدہ بخشی گری فوج پر ممتاز رہے تھے۔ حضرت شایان کا انتقال ایسی چند سال پیشتر ہوا ہے اونکا ایک دوست ہی چہا ہے جسکا مطلع یہ ہے۔

آج کہو پیر پر وہ ہے وقتا ظلم	انگد عرش معلیٰ ہی تہ پای قلم	جب سپر لوح بڑی دیدہ بینا
کیت ظلم جسک مضمون تم نے اپر	قصہ عشق ہی بے زینت قلم	واقع از ہونو چشم ناشای قلم

مہا بہارت منظوم سے جو کچھ میں طبع ہوئی ہے۔

فن شاعری میں سرفراز ہوں	تخلص شایان کی مختار ہوں	پدر تارا رام عالی دستار
وہ شاعر بے شبہ تھے بیباک	کہ حاصل تھا منشی گریں کمال	زبان عربی ہی آگاہ خوب
شاہد شاہ تہا چند رائے لکھنام	اسی نظم سے ہی وہ لکھن کلام	نہایت جو دلچسپ تھی داستان
نہایت کتابیہ یا فضل اللغات	چھوٹی کوی دسین مطلب کے بات	وہ کی طبع رنگین بے انشراح
وہ ہی گوہر نظم کو آئے تاب	ہو ہی سلگے ہر خیالات سے آب	نیا ہی میں بہا کہا میں پوہیا
کتب پہنچا وہی وہ موزوں کچھ	کہ یہ بے سحر و امنوں کے	محقق تھے بیاد کے لاکھ
وہ شریفیت کو اب لگئے	دل شاد کو رنج و غم دیکھے	لا فصل کا سال ہجری میں بچ
پتا جہا علیہ کا لکھے قلم	کہ منکبہ سے تھارے آخر بہم	زمانے میں ہی جیکے بہ نو عین

ہر ایک گوہر علم اوپر شمار
سمجھتے تھے ترکی کی دہ او فرب
کیا او کو ترکی زبان میں بیان
گرا اہتم سے نشیون کے قلم
کہ ہی ناسیکہ بہیکہ سب بیان
تصوف کی باتیں زبان پر آم
ہزار دہ صد اور ہنقا و پنج
مہیا او نہیں غیش آرام چین

کر دین اطلاع از کی ہی نام سے یہ فواب دین سر فراز تھے ہوئی جب یہ نواب جنت نشین یہ ہی کے بختی بنے فوج کے غایت کیا پھر دیا یہ وقار	کرتسی کو پیوند تارام سے دہ سرکار عالی میں منہا تھے ہوا لکھنؤم سے اندوہ گین ستاری چکے رہی اوج کے ہوئی فیل پر اذیکے آگے سوار	میران صف الدولہ عالیجا نگین نقش غایت کیا سعاد تعلخان غلبہ شعار جواب لائے بنارس سے فیل میں ادس بھکا ڈر ہوا ہون	شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب خطاب اذیکور کے کا اعلیٰ ہوئی مستدارا بغزو وقار روانی میں عجزیت دہرو ذیل ملی آبرو جو سزاوار ہون
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کری کہ تان اقسام ارابہ کرن کا تھا جزر لگام زمین نے وہ پیہ کو پکڑا بزور کمان چوارجن نے رکھا خدنگ دیبا تیز زن کے کرن کو جواب گر راستی ہے ہمارا شعار کیا ساتھ بیگے ہر شہر زور جوارجن نے چھوڑا اس وقت جنگ گر اتھا اراہ بہ جب تیز زن کرن پر لگایا اسیدم خدنگ	قریب ہی ہی دیکھو کی شام ہو اسی ہی چالاک ترزا ہوا برانچہ نیز میں پائے مور لب کش تک دینے کینچا خدنگ نہ تھا اوس گہری آستی کا امان چھکو دی ہی کرن لکھا ہوا سخت ناچار ماند مور ہوا پشت کے پار روی خدنگ چھکا کینچے کو اسے پھر کرن ہوا سرودہ گرم میدان جنگ	سو عمر کی اس گہری شام ہے جو گہر تر موت کا تارا ہوا کرن زمین تھا سخت حیران کرن لکھا اسی شجاعت سپاہ جو فرزند تھا انکین خور سال کرن لکھا جو اوقت پایا انان غایت کیا تھا جو بہر ہا تیر لدا کش نے ہاتھ اوس زخم پر جوارجن نے پایا وہ وقت کا وقت وہ حالت تھا بہین بھکان کا	کرن آفتاب لب بام ہے فلک کا یکایک اشارہ ہوا لگا کینچے جرخ کو ایک بار کہان ہی بیلارستی کے یہ راہ کیا چہہ جو انون نے ملکر حلال نہ کام آئی کچھ ادھوتا پٹول نہ تھا اور کر کش میں بیکان نظر بہ وقت اچھا ہوا سر سر کہا اپنہ جی امدت کا وقت کیا تیر نے نہ کوثر سے جدا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پر دہ میں بکریک ہو گیا کرتا اگر نشاندہ ابرو کمان بیچھے	گو عشق نے کر کے کیا بنے نشان مجھے کچ عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو	ہوئے جہان میں جو ہر تیر مرہ عیان دیتا ہے بوسہ غیر کو اور گالیان بیچھے
دصف کر سے یار کے شایان گریز ہے	افشا ہو چسپا تا ہے راز نہان بیچھے	

ساقی نامی الف لیلا منظوم شایان سی

زمانہ ساقی ہے برس خراب صوبی مٹی شتاق میں چور بتی شیر خط جام ساقی	نہ کہ تو دیدہ سور اس کا دل ننگ چھکے پرتی ہی ساقی چشم محمور نہ کہا محتجبے تمہہ باقی	دوبارہ دی غی شیریں کا ایک جام پلا دو بول لکی سیکلی جاکے پلا ساقی اوس کا ایک جام	ہون اپنہ شین شین جہت بین نام غارت چھپر اسی شین چلی جا کری سہم مسیحا کا جو کام
------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------

جو نکلا نور بیاض صبر بیکر طبیعت کو دئی ہیں پھول شاخ لکھیا فی رہی اس سے سر نرم ہزاروں دل ہی ہوں چکی خرد سیحان بلا دو چار ساغر کہان تک انتظار آب گلگون گلکابی نشہ جو انگہو میں تھے شگفتہ بلبلیں میں شاخ گلبر پہرے شام شمعوں کے دیانے طبیعت خستہ رزی چلی ہے پلاؤ تازہ اسی ساقی کو ہی نام پلا ساقی مجھے زر زری ساغر جہان ہے اس شمعوں کا گاہ بہنیں ساقیا یہ آب کلفام	رقم تھے نسخہ سر نور کو سپر یہ دار و راحہ اس کی نہ ہزار نہ اسکو نہ لگانے کا کری عزم نہ کہو دامن اسکو دل میں مزاج اپنا ہی چوتھے آسمان پر بطنی کار واپس ساقیا خون تو کیفیت یہ وقت نہ کہانی گل افشانی سی ہی گلشن محط کہ تھے یہ دوش جہ نارس فراق یار میں اب بیکلی ہے کہ ہی آب حیات دل کو آرام لٹاؤں میں خزانہ بیکہ پر کہ صرف جاہ ہوتی ہی گل جاہ او گلنا ہے ہوشیہ نہ ہر جام	ہوا شرق ہی پیدا شعلہ طور میں کو ملت کیش سر بخان ہون یہ دخت رزی محشوق گل اندام بیار ایک ہفتہ ہی جہان ساقی تسا ہے یہی اپنی شش و پنج عروس فصل گل ہی جہون بہار فصل گل جہان جہن ہے بڑی جہون یہ ہی فصل بہار او بہار کہہ ساقیا پشیدہ جام ہر ہی کچھ دن درمخانیہ مدد موافق ساقیا ہو دور افلاک خواب میں خزانہ جو ملا ہے چرہ ہی ہی کو تو ال شہر کو آج بطحی کی شکستہ ال پرین	شب گلین ہوئی جل پھر کافور نہ آب تلہ کو کیوں زہر سمجھوں یہ ہر جای ہوئی عالم میں نام سے رسوں سے دکان ساقی بلا سے نشہ تا دور ہو سرخ می گلگون سی ہر دی جلد ساغر نیداننگ عروسان جہن ہے اری ساقی تیرا موفیض جاہ بہنیں ہی آب شش رنگ سی کلام حرم میں دل کر گیا یاد محبود کہ آب تاک کہے ہے ابھی تاک دہ صرف بیکہ ہو تو پہلا ہے کیا بیوجہ بیجانہ کو تاراج البالب جام تنگ چشم ترین
بہنیں طوفان کم ہے کشتی می	تہ پیرہ بیان پر نوح کا ہے		

شیانہ تخلص لالہ فتح چند ولد لالہ سبکی رام قوم کایتہ سری بہت باشندہ کھنوا صاحب دیان شاگردا نام بخش نامہ حضرت جوہر لکھتے ہیں کہ اردو کے شاعری میں ناسخ کا کوئی شاگرد ایسے بڑے کم تھا اور ناسخ کے بعد طالب النفل ناسخ تھے خوش فکری میں اذکو تمام متاخرین پر فوق تھا بڑے گوی حدت مضامین تازہ خیالی اور فصاحت بکثرت پھر ختم تھے اور یہ عالمی اور عمدہ مصنفوں کے تلاش میں استاد بے نظیر ہو گئے تھے۔

نہ سینہ میں آتش پہلو میں کنار میں روح نہ زور و لہہ ہار نہ اختیار میں روح ابھی تیغ خطا یار خلق پر ہر جاہ سے بہت پہاں ہوئی مانع روزگار میں روح پاکہ سپہی ایچا دیہر کہ مالش پرین سجائی یار میں پیچھے میری منجھار پہلو میں	ہماری انگہو میں ہی تیری ہتھار میں روح گولائی کے اور لگا غبار مرقہ کا وہ مرگ زلیست ہی نکلے اگر بہار میں روح لقب جو روح تیرا ہی یہ او سکی محبت ہے کہ تکبہ پشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو برائوں دہو ہم انی نوافی من تیرے	دل اپنی قبضہ سی باہر ہی افن یار میں روح لگی رہی اگر اوس طفل نے سوار میں روح دماغ دکانہ پہونچی گل مراد کے بو نہ اختیار میں تو ہے نہ اختیار میں روح میرا پہلو فراق یار میں ہی خانہ ماتم بہائی یار کا گرسا یہ دیوار پہلو میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اوس پر نژاد کی جادو میں مقرر کہیں	سیکڑوں جی سے گئی اوس سے لگا کر کہیں	جب مردم کے جسے دیکھنے کی عادت ہو
ہیں اوس نشان سحر جوں کی بہتر کہیں	یہ مجھ کو کہہ کر انہوں میں اوتر ہے اہو	سرخ ہوئی ہیں تری صورت بھرا کہیں
خوف سے کہیں چہ پہ جگہ خار ترکان	کہا بچھاؤں میں تیرے من پر کہیں	صرف کرتا ہوں سوا دشمن کو تھکوں میں
دیکھنا کیا دیدہ ریزی و میری تھکوں میں	یا دشا ہوں کے معانی یہی نہیں چھٹوں میں	انگ کہتی ہے او تعلق جو تیرو بھی ہو
جہندی ملکہ کوں نکلا چاکری سیکو انیس ہوی چہ ہیں چل رہتا ہیں		
شیاق تخلص بجا گیتھ لال شاگرد جناب آشفقہ وارد ضلع علی گڑھ -		
ای صبا و صلا سیر او دینار	بگنمان مجھ سے کیا جاوے کیا سمجھ	نالہ گرم لڑائے اگر چو شون پر
شیاق تخلص شیام لال ساکن تہذوہ حال معلوم نہیں چوڑا کہیں		
میر مطلب آنا اور تہا زانام جاتا	اگر سہ لب خیر کی دیدہ تو کیا پڑا	جگر او دل سیر سو تہا نہ جھلکے پڑا
کیا توئی ہو کیا جو اس کو مہم میں ملتا		
شعور تخلص تہذت مہن کش لکھنوی - ۲		
جو طلب تم نے کیا ہم نے دیا تو تکرار دل کو دل اور نیلے کو کلیجا سمجھا		
شیر تخلص غشی جونی پر شاد شاگرد مولوی یوسف علی وجیہ		
خ و گیسو کا او سکند کر حلیہ و ہوا	یہ بیضیا یہ ہوا او وہ ہو سکی عفتا	
شعلہ تخلص غشی تیواری لال شاگرد غشی بالکنڈ بے صبر سکندر آبادی -		
ہے عشق میں ابرو کے جو کا ہیدہ تن اپنا	سایہ تری تلوار کا ہوگا کفن اپنا	اوس منہ کی کرین بات ڈانڈہ کو تو تو عزیز
پنچوں سے کہو صاف تو کر لین بن اپنا	مگر کوئے ہوئے کرتی ہیں بیان میرا نام	اند کا اکہا ہے بہت سخن اپنا
کیا کہتے ہیں بن کے میرے شعر کو شعلہ	اعد اکو لئے تیغ ہے گویا سخن اپنا	خیر اچھا ہو کہہ لو بھجی گے ہم لکھن
پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے		
شعلہ تخلص امزنا تہذت شیری الاصل و لکھنؤ تراوہ طبع موزون و ذہن رسا کہتے ہیں -		
جان دی شعلہ نے حسن سیر سے بہتر	حق میں اس سیر کے پر بہتر کرنا سم ہوا	تہذت سیاب مہوش طلا زر کے ہم
کیا سبھ کر چرخ نے ہلکوا یا خاک میں	جلوہ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر	ای بہار حسن تیرے رو آتشاکی میں
نغم اسیروں کو یہی کہتے اندام تھم کا	باغبان پہول لکھو رکھد فقس کے جانیوں	
شعق تخلص غشی لال شاگرد خلف شیخ لال قوم کا تہذت شہر لکھنؤ محلہ ہوا سنگھ علوم فارسی انگریزی سے آگاہ		
شاعر صاحب دستگاہ خوش فکر تیز طبیعت میں کلام انکا نہایت دلچسپ فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر		
استعارات و تشبیہات گونا گوں و تناسبات لفظی معنوی حسن بندش و مرصع ہوتے ہیں طبیعت ہمیشہ نثر مضمون کے		

پیدا کرے میں جو سہی ہے علی ہذا القیاس تاریخ گوئی میں ہی لائمانی میں کہ چار مصرعہ میں سولہ سولہ ماوسے نکالتے ہیں
من شعر گوئی میں منشی کنو جی صاحب مدہوش و منشی شکر دیال صاحب فرحت کے شاگرد رہیں ہیں و نیز اکثر مقدمات شاعری و لکات
زبان آوری کے تحقیق میں آغا علی شمس صاحب فیضیاب چنانچہ منشی موسوی بہار شفق کے دیباچہ میں کہ جو نظم ترجمہ چار دیوڑ کا

نذر کہ شعر ہنود

بندہ ناچیز دیہ حقیقت ہے	فیض مدہوش تیرے فرحت ہے
-------------------------	------------------------

یہ چند اشعار آپ کی تصنیف سے ہیں یعنی مثنوی سبوق الذکر۔

طائر رنگ خسا کا پیٹ دانہ سپر	ہشی یا بدیہ بلو غایہ کف صیدا سے	ہوہ آئینہ جو اپنے دیکھ کر کوشیدہ	دہو کہ میں تصویر اپنی بچگی بہر دے
ہندی چوٹی طائر رنگ خسا کا گلیا	لال جٹ یا اور ڈیوٹی بدیہ صیدا سے	ہمیں جی ربط ہی شمع مزار سید	ہو کہہ نہ کسی تیرے واسطے پیدا
سیر ہر ہی ہنیں میرے عین بے ہوش	ایک مع جو تو ہی گنبد گوان پر	کہو لڈالی بند محمد کو سب	گر ڈا بنگلہ جہان بانی مراد لیا میں
انکہ دھار دھو کو کب پایا جواب	طاقت ڈھکی کی ہنیں کی آہی میں	چاندنی سہی تمہیں ہر دوان مار گیا	جان دیتی الفت عکس خدایں

شکوہ سے گڑی سرور اوکھڑی میں شب وصل	ہی شکر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے	پر غاش ہے غیر خود خیال کی مانند
ہے شکر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے	روح کعبہ ہے مہدی کا خروج اوکھڑی ہے	ہے شکر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے
دل خوشی فدا کی خیم قہر آلودہ جانان ہے	غوال اپنا اسیر پنجہ شیر تستان ہے	روان ہے انکہ کی شمشیر میں پتی نوکھی ہے
نن خاکی بہار ہوش پر اشکو لکھو فاق	ہنیں ہے رو و روٹنی زلفوں کی حلقہ میں	ہو ثابت کہ برجن بند میں ہر تابان ہے
کیستہ نور نہیں کعبہ سی کہ ہے جو جانان	اگوان چاہہ مزمزم سے تو بان چاہہ رخسار	غنم کی کعبہ رخسار جو بل ہی چوم لی زاہد
کہ بوسہ سنگ سود کا ہی ایک من مسکاک	پاسے مردم کب رکی تیغ نگاہ یار پر	کیون ہو کامل جو ناجی ہر گھڑی تلوار پر
چاٹ جاتی ہے زبان ز سوز و لکھ دماغ	افعی ضحاک کا دھوکا ہی زلف یار پر	خط ہنیں نکلا اور جو کیا طوطی حسن شبانہ
واسطے اوڑھنے ہیں پر مریعہ کو درکار پر	چار عمر یوں سبتہالی ہے دل مدہرا	جس طرح بوجہ ایک بعد فنا ہو چار پر
نہی بہ چہر رخکا پر تو خط پہ سار زلف کا	دھوپ گرمز دور پر ہے جہانوں پر ہمارے	یوسف دل گر چاہا ز نختہ امین ترے

کیون زرو دل سکی خاطر ہر کھانگی طرح

شفیق تخلص دولت رام گل فروش باشندہ دہلی سفید ریش مخلص خواندہ شاگرد ذوق بین ہندی کی ٹھہری اور
شیہ وغیرہ ہی کہتے ہیں جنہیں بھلا گ تخلص کرے یوں نصیباً رندی جو گانے والی مشہور تھی حضرت اوسید فریقہ تھے
اوسکی فرمائش سے اکثر چیزیں بنایا کرتے تھے اب عذر کے بعد جبے نڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح پڑھوا لیا
نوان عزیز نے بھی ٹھہری شیہ کہتا چھوڑ دیا۔

نذر کہ شعر ہنود

پس مرگ میرے مزار پہ چو دیا کینہ چلاوا	اوسے آہ دامن باد و نہر شام سے جیباوا	مجھے دفن کر چکو جس گھڑی تو یہ کہتا آہ کرے
دھو تر عاشق زارتہا تہ خال سکھو باوا	پس مردن ہی گروں ہی زبیں شہ تقدیر	بلو کی طرح ہستی ہو میری خاک چکر میں

شعوق تخلص نسبی رام شاگرد نشی کیول رام ہشیار			
تری جڑا لیں جو عطر اوت	گل گلزار میں اتنی کہاں ہے	کہوں کیونکر قمر عارض کو تیر	تفاوت از زمین آسمان ہے
	میری سینہ کی سوزش لیلیاں	فلک ہونکا میری اک ہونک	
شعوق نشی رام زاین ساکن شہر کول شاگرد بانو نسبی دیر تخلص تخلص			
گردن تقدیر جو تو سیر گہری راہ	پہر گیا کیوں کا اپنی سہیل کو	لگاؤں میں نہ سنگ لکیر گہر گہر	طیغ شکر پتو جو بھلائی و اکیط
ہتی وصل میں اتنا تکی بات	بہو لین گی کہی را کئی پت	خلوت میں چلو کو کچھ کہیں ہم	ہی وصل و وصل با کئی بات
کس درجہ لب نہم میں شیریں	پہیلی ہی بیان نیا کئی بات	میں تی جہک نسی بوسہ ناگنا	بولی نہ کہو نکات کی بات
رخ پہر کی ہم سی ہم سخن بہن	لائی وہ زبان نہ با کئی بات	کیا بھدیں گے معنی دین ہم	کچھ زبان لقا کی بات
شکر تخلص را دیا کفن مراد آبادی			
دیکھ تو ای چشم سیل اشک طغیانی میں ہے	گہر سنبھال اپنا کو یوا مڑہ پانی میں ہے		
شکر تخلص منیر امی پشکا را می پرور میں کشن رئیس مراد آبادی کشتہ بکشی، نکاد دیوان قارطیو علیہ السلام پتھر کیے ساتھ ہر دم			
شکر فی تخلص رام سیدک قوم پرین کان کچھ سکھہ ضلع ہونا و ملک و وہ جو اب قصبہ بدیرہ تعلقہ دریا پور ضلع			
ایلیچور ملک پرار میں بعد انجام دینے کار ہائے سرشتہ داری و تحصیل داری و اکسیر اسٹنی کے خانہ نشین ہیں			
اوہون نے ابتدا میں کیتی دیوناگری اور اگر والی سیکھ کر فارسی کا علم دس بندہ برس میں تحصیل کیا پھر انگریزی			
مرٹھی اور سبکرت میں بھی استعداد ہم ہو بخانی مرٹھی اور ناگری کے علاوہ دو کتابیں اردو میں بھی اوکی لفظیات			
سے ہیں ایک کتاب ریخ کن اہد و دوسری سین مختلفہ جو ایک انگریزی کتاب نواریخ اونس سو سالہ کا ترجمہ ہے علاوہ			
اسکے شعر بھی فارسی اور اردو میں کہتے ہیں جتنا کچھ کچھ موندہ و نو زبانوں کا کام کا ادھون نے کچھ بھی اتھا جس کے شعر خوب			
شگونی دیکھ کر کیا کیا ہوا کھلے تراویط سے شعلہ جتنا کھلے			
شگفتہ تخلص بدہر سنگھ قوم سے لہا رہن انہوں کی سخن کا مشورہ ہو ری خان سے لیا ہے			
برو انہ وار جگر گو خاک ہو گئے ہم			
پر شمع عروہ جو کا اپنی شہر اٹوسنے			
شگفتہ تخلص حیراتی لال کایتہ سکینہ ساکن محلہ نویستہ لکھنؤ خلف را ی تو تارام صاحب فکر ساہن -			
شمسی تخلص لالہ سورج پرشاد ولد حیرتی لال باشندہ فوج آباد شاگرد محبوب آدمی بہت ذی لیاقت معلوم			
ہوتے ہیں شمس تخلص نے نام کے ہم معنی اختیار کرنا بھی اوکی طبیعتی پر دال ہے ہر حال یہ شعر اولکے			
والہد منکران قیامت کو لایم	قابل اگر کیا اوتہاری ہی تھا	ہل ریشکے دیو بھی کیا کیا تھا	مجھ کو کیا تھا ہل بیت تو تھا
شمیم تخلص نشی رام سرپ ایک ان لایق و فایق را فتم مذکرہ کے دوستوں سے ہے اور فوس کر عین جو انی رہی			

دنیا سے چل بسے یہ قوم سے بھٹ ناگرا کا یہ اور اجیمیر کے رہنے والے تھے انکی بزرگ جیمیر کی سرکار میں لوگ اور علم فارسی
 و سنسکرت اور حضوری و غیرہ میں نامور تھے مگر انکی وادارہ سے دولت رام ابتداً عملداری سرکار انگریز میں بمقام
 اجیمیر اگر ملازم ہوئے اور اخیر میں عرصہ تک نیکامی کے ساتھ صدر راج میں اعلیٰ رہے اور انکا انتقال قریب ۱۸۶۱ء
 کے ہوا ہے انکے اولاد تمہی اس سبب سے انہوں نے اپنے پیٹھے برج لال کو تنبی کیا تھا وہ ہی چند سال بعد
 وفات راج صاحب مدوں کے فوت ہوئے انکے فرزند راجیشی رام سرورپ وارث ریاست انہی واداکے ہوئے
 انکی ولادت سنہ ۱۸۹۰ء میں دیوالی کے دن بمقام اجیمیر ہوئی تھی انہوں کی فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکار
 کلج میں پڑھی اور پھر کچھ کچھ عرصہ تک شہر ہونا دارہ محکمہ کٹرو لار اور محکمہ عدلیہ میں ملازم رہ کر سرشتہ
 تعلیم ریاست چودہ پور میں سکھیندا باسٹرو ہوئے اور پھر چند روز نورمل اسکول کی ہیڈ ماسٹری بھی کی بعد چھوڑ کر
 گھر چلے آئے اور پھر کچھ عرصہ بعد دیوار میں جا کر اپنی حشر لالہ غت راجی میرٹھی اجٹھی اودے پور کی تعارف سے
 ڈوگر پور سواڑہ کی صاحب سپرنٹنڈنٹ کی میرٹھی ہو گئی اور آخر میں ۱۸۷۱ء میں ایک چھوٹا بچہ اور کم عمر بچہ
 چھوڑ کر مرض موت سے جان بحق ہوئے اس واقعہ کا انوسل تیک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعر و شاعری کی
 طرف ہی مایل ہوتی تھی اور ہنگام قیام چودہ پور ایک سوخت لکھا تھا وہ چھپ گیا ہے اوسکی تاریخ میں دیہی
 ادب کی کہنے سے لکھی بھی تھی اور چند تاریخی نام ہی لکھتے تھے از اجملہ فیض شیمی کہ جس سے ۱۸۷۱ء ہجری لکھتے ہیں اور لکھتے
 آیا اور وہی اب اوسکا نام ہے اور چند شعر جو اوسکی شکر میں لکھی تھے وہ خاتمہ واسوخت پر درج میں بندہ نے
 سوا سے واسوخت کے اور کوئی کلام اور لکھا نہیں دیکھا اور یہ چند شعر اوسی واسوخت سے منتخب ہیں۔

چکی بٹہ بیان بنا اجمت خیال	بال ہری ہنن ہوتا اواز لکھا	ام اجتا ہی میر لکھنا سرور بال	موت گانی سوئے بات نکالو
سہر مو فرقی ہنن کہتا یہ سہ سارے	سائب سو گئی اوسو جو زلف کو اوسکی سو گئی	سائب سو گئی اوسو جو زلف کو اوسکی سو گئی	سائب سو گئی اوسو جو زلف کو اوسکی سو گئی
سیر مار کا عالم میں اندھیریا	تیری سیدہ میں نی سی جہین تر مرگان	تیری سیدہ میں نی سی جہین تر مرگان	تیری سیدہ میں نی سی جہین تر مرگان
انگ شہ میں تو عکلا بصدراہ فغان	تیرے ابرو تر ایل سارا لکھنے والے	تیرے ابرو تر ایل سارا لکھنے والے	تیرے ابرو تر ایل سارا لکھنے والے
غیر شہن چہرتہ گو چھوڑ دیا ایامہ	کا شہ کی پٹی بنی جو راگر ہو نظر سے	کا شہ کی پٹی بنی جو راگر ہو نظر سے	کا شہ کی پٹی بنی جو راگر ہو نظر سے
عین نظارت میں مردمی کری شوہ گری	پوستہ کچھ اتنی میں بینہ و نکا ہر حدیسا	پوستہ کچھ اتنی میں بینہ و نکا ہر حدیسا	پوستہ کچھ اتنی میں بینہ و نکا ہر حدیسا
یہ وہ بادام ہیں لپٹو ہیں جہر جہر	راج ادائی نہ چلی تیری ذرا ہی بخدا	راج ادائی نہ چلی تیری ذرا ہی بخدا	راج ادائی نہ چلی تیری ذرا ہی بخدا
ناک گرا کری ہو جانی تو دم میں جہر	خوش حالو میں نہ رہی نہ تری ناک ہی	خوش حالو میں نہ رہی نہ تری ناک ہی	خوش حالو میں نہ رہی نہ تری ناک ہی

سینہ تو کیا کہ میں جگر و دل ہی چاہتا	کاری ہوا ہی بار کا خیر کہاں کہاں
مشیدہ تخلص منشی گوپال کشن سہا پرپوری شاگرد مرزا کلب حسین مادر فرخ آبادی۔	
نظارہ منی نہ کو چشم کو اپنے	کم ہو نہ ہی پرستہ ہی بھاری تھا
دیگر بھی دریا ولی تری ساقی	ہم کو قطرہ شراب کا نہ ملا
تین کا نیکی سوا آبا نہ کوئی ادسکارا	اپنی پوچارہ پڑے تو غیر شہر ہو گیا
مشیدہ تخلص منشی گوپال۔	
یہ شب تارا اور بلا کا سامنا نہیں ہے	بار تم چوڑا کرو گیونہ بخت رات کو
ذکو تہار دورہ چین کا دور سازات کو	کوچہ گیونہ گہری نہ کیونکر دل میرا
بھر جانان میں ہوی چادر گھن کی چاندنی	ماہ تابان بن گیا مرقد کا پتھر رات کو
صداوق تخلص بندت اسنے پر شاو متوطن بریلی۔	
کیون دیر سات میں ہو سہرہ و پٹ کی ہزار	رنگ بہتر بہن دنیا میں کوئی دہائی سی
صداوق تخلص دو ار کا پر شاو خلف لالہ کنور بہادر کیسل عدالت فرخ آباد۔	
چشم گوکب کہلی ہے کیون بیکر	آسمان کسی راہ کتاب ہے
صبا تخلص کا بنی مل ایک موزون جوان تھے جو فیروز آباد میں پیدا ہوئی اور لکھنؤ میں پرورش پائی علم شعر کو مصحفی سے درست کیا اور مختصر دیوان جمع کر کے غفوان شباب میں مر گئے۔	
ابھی تسکین ہوئی ہی ایک افزا داری ہے	لگا دل مضطرب ہوئی کہ پروردگار ڈھٹا
چمکے لے دنیا سے سفر سہتے کیا تھا	چلے دامن اوٹھا کہ کہو اس خون قاتل
اپنے پاؤں کی صدا بھگوننا کر پھر گئے	کل جو آئے تھے وہ سننے کو احوال دل
لے جاتا ہی نامہ راج تو ای نامہ پر کسکا	صبا نے تو سر گز بھجھنے دیکھا خدایت
صبا تخلص مزار ایدہ شکر ماہی بہادر خلف مزار اجیرام ماہی بہادر پیشکار سر شہ نزارت شاہ دلی شاگرد استاد یارخان رنگین ایک مرزا منشا امیر تھے اور ان کے یہاں محفل مشاعروہ کی بھی منعقد ہوا کرتی تھی۔	
کیا پوچھتے ہو جو وہ قسم مجھ پر کار	دیکھو نہ حال میری دل بیکار کا
دل جہاں کی نگہ میرے کھنچو	سرخوش کیفیت بادہ انگور ہوا
ہوئیں صدیقی تری یہاں نیلے	روڑو ہلکا دھن نہ آئیں گے
صیر تخلص ابو دیار پر شاو قوم کا تہہ خلف خیرانی لال باشت نہ سکندر ہنشا گرد حافظ ضیغم سر شہ مکرہ بیٹ کلکتہ سے متعلق ہیں شعر بہت جملہ کرتے ہیں اور صاحب دیوان ہیں۔	

ماتنا ہے مار کر کہا تا ہی سنبھل چھاپ پس کے مین سر نہ بیوں جو تھی منطوبو دل مرا فانوس شمع عارض جانا نہ	مشک چین فی چین مانی جو یہ لکھت گر ہمار گھٹ پیرا بن یوسف نہ گئے طایر فکر و تصور صورت پرواز سے	گرد و گردت کہین دل سی تری دور ہو کب نہال آرزوی پیر کنعان سیر ہو کساہی او کی چھاتی پر پیدہ بند زرداری
و یا جانیدی و یا پر کھی تصویر سولی کی		
صیر تخلص سینارام شاگرد شیخ امیر اللہ سلیم دیوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر افسر تخلص مولد مسکن لکھنؤ شہسوار چاہتے ہیں۔		
دست رنگین جو سلجھائی ہیں اگر گھرو مین فی سلجھائی بہت یار کتب پر گھرو بوسے آئینہ خسار کی لیتی تھی مدام	نہون عشاق کا کرتے مین سر سر گھرو کی ترخی لعل کی تقلید بہت سنبھلنے واہ کہتی ہیں عجیب بخت کھنڈ گھرو	کم نہ او بھن ہوئی او کی ناو سی بندہ سی پر بنائی نہ بنے بال برابر گھرو ایک ل کی لے دو تو فی کما تہی ہے
ضد یہ گر کا کل ہیچان ہی تو بہت پر گھرو	کیون بناؤں مین تری بگڑی ہو بالو	ن مزاج دل نازک نہ مقدر گھرو
صیر تخلص گنگا پرشاد دین دیوی سنگھ پریم دہلوی شاگرد یوسف علی خان غریز اصل شہیدہ پنچور و ضلع کمال کی مین		
وصل جہان اگر ہی نامکون حسرت دید تو لعل جاے		
صفا تخلص شاہ نامور راسی منوال قوم کایتہ سکینہ دلہرای پور بختہ برادر جو راسی صاحب نام داروغہ لالاک شاہ او وہ واقعہ ملی با شہزادہ لکھنؤ صاحب دیوان اور عمدہ اخبار نویس کا او کی پیام تہا منشی مینڈو لال نازکے شاگرد اور نواب صف الدولہ بہادر کے نائب چارچہ لال کی داماد تھی عربی اور فارسی مین عالم و فاضل اور اردو فاضل صاحب دیوان اور استادان قدیم سے مرزا سودا و میر درد اور میر تقی کے ہم عصر تھے۔		
چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی سنگاری مین کیا چلے آگی تری کبکد یکا منہ کیا لب رنگین کی مقابل ہون سیکار کھی	کوی مستوق ہی اس بڑھ زنگای مین شکوہ تل مین تری لعل لب خال سیاہ لعل با قوت عقیق جگہی کا منہ کیا	سامتی تری جو ہو جو ویری کا منہ کیا انکی ہم ذوق ہو تل شکر یکا منہ کیا تاب غفلت ہی جو ہو حال ہی سیکر خاقل
لے نہ ہر آن خبر بی خبری کا منہ کیا جسب لعل و کھسار ہون مین سینیہ مین جلال وہ چشم و زلف آفت جان ہن بکا دل	خو لیلورت جو بیت حور کو چھا صفا یہ اختیار مین سی نکلتا ہی مای دل صورت تہاری دیکھتی مین لہن ہم ملہ	تو فی دیکھا نہیں و س شک پر یکا منہ کیا کیونکہ اوس سے جان و دل کو خوف ہو حاصل ہی شل آئینہ ہکو صفا دل
ہم تنگ مین بہت چلش لکی ہاتھ سے دل ہے برای الفت و الفت برادر دل میری منہ مین تو او کی نام سوبانی بہر تہا	وہ تہا کہی دلہ نو آرام پاسے دل دیکھا صفا نہ سحر مین اوس سے سو آغم مزه ایسا ہی کیا اوس بوسہ چاہے نہ خلائق	کیونکہ ہم تو کئی تین چاہین نا صحا کوی نہیں مین دل و آشنائے دل میری روئی دل اوس کا کو کچھ بل تہا

میری حق میں میرا تو یہ بارانِ حشر	کیا ہنسی آتی ہی مجھ کو حضرت انسان پر	فعل بد تو الہی ہونِ لعنت کی تڑپا پتر
صغیر تخلص بندت شہر ہندو ہلوی بن جو الانا تہذیب مولد لدیانہ مسکن دہلی۔		
کوہِ نر تو بیکار کیا مقرر ہو گیا	نواہین وہ بیجا یا نہیں گھر ہو گیا	کر تو قہم جلیل کو جو جانا ناگوار
صغیر تخلص زیدہ فقرا کی حقیقت شناس سادہ ہونسی داس ہے وقت کی بہت کامل شخص تھی مزارِ قادری بخش صابر اپنے تذکرہ گستانِ سخن میں کہتے ہیں کہ جو آزاد مزاج لاو بالی وضع ملی داس محبت ارباب نیل سے فقور اور ملازمت فقرا کی صافی تہا سے سرور تہا طب ہندی میں ماہر اور میرات بیدک کی وسیلہ سے انعام ارض شرمہ کی ازالہ پر قادر تھا خود و صافیات کی کشت و کی استعمال میں مہارت تمام اور علاجِ حزام و وجع مفاسل وغیرہ کی تادیب میں قدرت مالا کلام بہت تہا تہا زبان فارسی سے بقدر ضرورت آگاہ اور کتب ہندو علی الخصوص فن موسیقی کی پوچھ بچوں سی انیشا ستا بیجا تین ہوشن سر سے اور جان تن سے نکال لیتا تھا میں نے اوس کی فتنہ دلیوا کو اپنے کانوں سے سنا ہے اور اس کیفیت سی خط و نحو او تہا یا ہے گاہ گاہ یہ تختہ کُف ہی التفات کرنا تہا چنانچہ یہ شعر او نکلتا ہے۔		
ہو لی ہو لی تری صورتی پڑی ہو لی	تو تو عیار زون کا عیار شکر نکلا	
صغیر تخلص کنیا لال خلف موہن لال شوطن مراد آباد قوم کا تہہ بہت ناگرم تعدا ضلع متعلقہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی میں عہدہ ہائی جلیل پر مامور ہے بالآخر سرشتہ داری کلکتری فوج آباد سی بنیک نامی تمام علیحدہ ہو کر اب خانہ نشین ہیں اوپر چھتر روپیہ ماہوار سی پیش پل تہیں اس کے والد متشی موہن لال تھیں ۲۲ برس تک ملازم سرکار انگریزی رہ کر سرشتہ داری فوج داری ضلع بدایون سے بوجہ جوق چند و چند کے مستحق ہوئی اور ۲۲ برس خانہ نشین رہ کر بگڑے عالم لیا ہوئے اور خانہ نشینی کے عہد میں سب طرہ پر بنیک نام اور حکام وقت کے نزدیک یا احترام ہے یہ کلام حضرت منیظ کا او کی بہائی ربط نے جیانی محمد موسیٰ منشی اندر من صاحب کے ذریعہ تذکرہ میر و برج ہو سکی ہے چہا تہا اشعار او شکی شک مزہ دار ہوئے تہیں۔		
وہ کو بھی بچھڑے جو چشم بدور میں ایسے ہی تو اب کی جو جھپٹا پند عزوں سے ارتیا جو ٹکڑا ہو پند لیے کا کوچہ چوڑی صحر کیا پند انکی ترقیوں سی بہر حال اہل گیا کر لے نہیں بن اوسکی سکر قریا پند ہوں مرد کام قہود نیالی زر ہو گیا	اوتار چاند کو سب کی نظر سے اوس شک جو رکاوٹ کو چھو پند کر لینگے ہم ہی اور کوی دلیرا پند خلوت سی یہ سخن ہی نہو غیرا پند اللہ کو غور توں کا ہو ا پند کیا مالی در زہی جان ہی دینیم نامو ہے وہ آئے جسے یہ طلا پند	کہتے ہو کر نہ غم کے ناز و ادا پسند بانع ارم کی اوسکو نہ آئے فضا پسند ای قیل قضا و محبت تو یہ نہ تہا کو نہ کر شبِصال ہو د کو صیا پسند آئے سے میرے خوش بختی بہا پند نا آشنا پسند نہو آشنا پسند شادی سے کام ہی نہ ہو کا عیش سے

نعم سیر دل فی غنی کیا پھر دل بند			
مختصر میراج لال صال کا	میکونہ آسکا کبھی لقا پسند	ہی تہیلا دیکھا کوی تفلراج	نہی ظلم ان تون کے کیا وہ کیا پند
جتنی عالم میں کیا نہیں دیکھا	ہاں حسین با وفا نہیں دیکھا	جسے نہ آیکا نہیں دیکھا	اوستی تو خدا نہیں دیکھا
مرض عشق سی زمانہ میں	کوی جیتا بچا نہیں دیکھا	درو رفت کی میری دلکی ہو	گھر کوی دوسر نہیں دیکھا
کچھ نہیں دیکھا گریبا تو نے	کوچھو لرا نہیں دیکھا	جو رحمت کو تو خدا اجالتے	آدمی آب سا نہیں دیکھا
ایک ہو طرز دلیرانی میں	دوسرا آپا نہیں دیکھا	تیرخ ایرونی بار کا سا کاٹ	کسی تلوار کا نہیں دیکھا
اکھون تیغ کچھ سی قتل ہو	پر کہیں خون بہا نہیں دیکھا	اور خط ہرچ وان دل نادان	قاصد تک بہر نہیں دیکھا
جنس ل کا ہا نہیں دیکھا	ایک نظر کی سوا نہیں دیکھا	نہ ملا کوی قدر وان افوس	دل گوس کا نہیں دیکھا
یون تو معشوق سب مگر میں	مسا پر بوقا نہیں دیکھا	بھر مہتی میں جتک ی ضبط	کوی ہی آشنا نہیں دیکھا
خواب میں صلا نہیں دیکھا	الفٹ خدا نہیں دیکھا	ایک کی لگی ہوئی اوچکھ	تیرجی نہیں دیکھا
تو ک آج سچا تم جو سچا ہی	تا خوش ہو کر ہی غم ہو کر ہو	سے تیر غم و غم نہیں دیکھا	کونسا لاکا کوی دیکھا
ضبط تخلص نشتی ہم میں بنکار رای پروں کشن تیس مراد آہا دلکا آہا رخ فطرت لوان قاریہ کو شادمانی ہم سے			
ضمیمہ تخلص گنگا داس شاہ گرو شاہ نصیر آب مال ہی ہی اوشا پیر تخلص دی علم کی رعایت سے رکھتا ہو			
میراج لال صال کا	چشم خواب لود کس فتنہ پیدا	جسکو دیکھا کا ہنسا وہ نہ تر تر	بر فکوی بریدیں تو پھار بریدیں
روشنی پر بہاری کیا چشم زار سے		خندہ زن گلہری حمیدہ افکار سے	
ضمیمہ تخلص رے بلونت سنگھ ریش میر تہ شاہ گرو حافظ محمد انداد حسین ظہو تخلص -			
ہتین آرام جین جین میں	یہی نقشہ ہی اک میری لگا	کیون سو ہو گئی بزرگ صبا	کیا ہو حال جان ضبط کا
پای مجھ کو ملن دشت صمیر	کام کی بن نوک نشتر کا	ہو گیا ہا ضبط کی کو کہاں نصیب	جسے میں شل مرغ با بریدیں
طالب تخلص ایچی رام باشندہ جلال آیا و ضلع امرت سرود سوبی رام بہمن ساریت -			
مجھ کو ظلم بار نہ اغیار نے کیا	جو کچھ کہتے تھے تھکا گیا	آیا زچم پر دل دنیا دام میں	نار نہ زرع گزرا نہ کیا
ذرا اور کوی شیر لقا دلی کہ نہیں	مرا ہی خازن ویران دلی کہ نہیں	بگیا بدو کو قتل کرتا ہے	روزہ منشر کا تجھ کو دہی نہیں
ہم تو مرنے میں ایک مدت سے		واہ ہے تھک چکے تھے ہم سے نہیں -	
طالب تخلص نشت کشن لال کشمیری باشندہ دلی اکونٹ حکمہ ترچین ہی شاہ گرو مولوی محمد حسین دلو لب مزاہر -			
مختل ہو کر عدو کو اٹھایا گیا	تو ہم ہی گھر میں ہو گیا گیا	میں جان چکا یا جانے سے	پڑی کوی سو جایا گیا
خود فروغ ہو کر دلی دے ہو کر ہوا	چاند چوک سے دیکھا بار نہیں	دل لگی ہو سکر دلی میں شہا	کو چا خاں دلی کو لگا گیا

ادھال معلوم نہیں

مختصر میراج لال صال کا

۴۴ ضمیر تخلص تہذیب زائید اس او کھل تیری مخاطب بنائے ای ہند سکندری صاحب لوان غامسی میں ہر ایک شعر و شاعر

کہنہ گوہر بنی گہر حجام	پر عقل وینا ہر انکسار	جو سجدہ نہیں کرتی خدا کو خدا	یاں سر کو چھوٹا تیر بن باغ تمام
طالع تخلص لال ہندو لال حیدر آباد کی محرم ہندو سن بن اور حافظ سخیل الہی فیض کی شاگردیہ شاعر و لکھنوی درگاہ شاد نادر کے تذکرہ نادر الاذکار سے درج ہوا۔			
مت پوچھ کہہ سالی ہی بھنگ	محرم لوہون پوچھو کہہ سالی		
طالع تخلص باپو بیابا ی خلیفہ منشی جہنگ لال مرحوم زینت الدار ضلع تربت تھٹن موضع ٹھون پرگنہ پرن ضلع مذکور دیوان سرکار راجہ درگا پرشا صاحب تخلص بدشاوارث جامدو مہاراجہ رام نرین بہادر روزن تخلص صوبہ دار عظیم آباد پٹنہ			
راج کیا کہ پڑائی پھر سچا	کیون نہ سر نظر آئی میں تیر کیو	یاں کہولی نہ لپٹا تم آہرگز	کہنہ بیابا یں او جانیو تیر کیو
طالع تخلص رام پرشا قوم کہنہ سی باشندہ دہلی مقیم حال گوالیار۔			
بارت سی بہلا کا ہند بھرا	کے سپر رہنل جانی بانی	رنگ بی قد بچو انور چوید	ماہ نو تہا نام پوری تہا بی
طالع تخلص گودھری لال انجانی باشندہ امر و بہ شاگرد قاضی صاحب سراپا سخن فی انکا تخلص طراز غلط لکھا ہے			
نہ سبھا شانہ کو ہونہ لکھو	پنٹ کوچ پڑی سجال لال کا	آہ آوشنہ فی احوال پوچھا گئے	الہکارو پٹھکا پٹھکا پٹھکا پٹھکا
طالع تخلص منشی گوپال سہای بن بندت برج لال باشندہ مین پوری مقیم فتح گڑھ۔			
سوئی نصیب نہ جگایا حضور	آئی نہ ایک تیری خواہا		
طالع تخلص موتی لال قوم کہنہ سی شاگرد شاہ نصیر جواہری استاد کی طرز بیانی مین اہتمام بلکہ قدرت تمام کہنہ سی			
ہنہ گوندی ہی جونی دست مشاطہ جانا	یہ شکین باندہ لی بلی منی و زوئی بانی		
طالع تخلص دھرم لال راہو جی راجہ کنول مین قوم کا تہ سکنہ شاہان آباد شاگرد شاہ نصیر سخن سنجی مین قدیم شاہتی مکان شاہ نصیر مین بلا کسی قوی ضرورت کی کہی یا اتفاق ہوا کہ شب شاعر کو سخوران شیرین کلام کی ساتھ ہم ترانہ ہنوی ہون یہ اشعار اوکی دیوان ہی منتخب ہو کر تونہ گزشتہ کستان سخن مین درج ہوئی تھی جہاں نقل کئے گئے۔			
چین کیا تہا زاری کوچہ مین کھڑا	جو نکل نقش با سبھا و مشکاوٹا	جو گرا آہوئی پیر تو انہیں بلند	کئے دیکھا کہ اشک آہوئی ہر گز
یا بیکر و قتل تو جگر آہوئی	ہر روز کا تو جو رستم اوہ نہ ہین	رہو دنیاوی و سالی و مطرب	کیا نہ انہا جو تیرا س و لبر تو
تیری مجھو کی گلی مین نالہ آہن گداز			
طالع تخلص جہنوال شاگرد شیدنا سخ اور مرثیہ گوئی مین تلمیذ میان و لکھ باشندہ لکھنوی شاعر ہر سہ محکم بیان ہنر			
طالع تخلص لال کچہ بہاری لال عرف راہو خلیفہ ای راہدین شاگرد شید لال مینی دہرمت مولد و مسکن لکھنوی۔			
ہی کہنہ بل دول تیر کو گرو	موتی مین گوئی اوکی ہر گز	شو مین مین کی اللہ کھنواوٹا	آئینہ کی بیابا کہنہ شہ کیو
بھلا چرخ کھرو کی ہی بل کرتی	بڑکی آجاتی مین جلی کی ہر گز	دیکھی طرز جو ہوا کی چکا لوہر	اگ ہری وہ مہونی مین ہر گز

طولیٰ تخلص اچہ نہال شکرہ الی کپور تہلہ علاقہ پنجاب شاگراد غلام محی الدین خان غلامی -		
میں صدق اس نزاکت کی کمر لٹکا لٹکا ہوا ہے	چمڑی باندھی تو باندھی تھی کیونکہ تیار لٹکا ہوا ہے	
ظالم تخلص ظالم شکرہ بن اوایل میں سکھ نمود کی سرکار میں تصدی بھی جیب کیم مخدوم صاحبہ فی وقایہ پائی او پر گئے اوسکا سرکار میں ضبط ہوا تو آپ خاں تثنیٰ اختیار کر لیتے اور اس پر کاربسی بہا سنگ سنگ کی گدالی کی فوسیت پھونکی مگر پھر تعلیم اطفال کو وجہ عیاش بنا کر اوقات بسر کی یہ دو شیخ اوتکے میں -		
ہم بھی کچھ جینے تیرے کچھ یاد عشق	مصلی کا دانہ سوزاں ہوا ہے	دن نور و بیت گزشت لیکن
ظاہر تخلص ام پر شاہ قوم کہتری شاگرد مرزا رحیم الدین ایجادیا شکرہ دہلے -		
میں خاک ہوں بون بون چھو کو ادا	یہ لوگ کہتی ہیں لینے کی آبیاریا	وہ کس قسم ہی جمل کو کہہ دے دینا
بہار آئی ہی ظالم خدا خدا کر کے	شانناں بلیل کی آبیاریا	تغافل اور بدگمانی کش خدا کی شان
بے دل و ہمت پیدا کر سی کیا ظلم	کرسا دگی پڑھیا پڑھیا	ظاہر الیکبار بھی جانی تو یوں کہے
ہمارے کپڑے کوئی آگ کوئی جا پھرم	سو اگر کیسی چیز ہند رہتے	حسیا تیری دیکھوں غلاموں یاد
ظاہر تخلص دیوان سے نہ رو کون تو کیا لڑنا		
نادر تخلص لالہ بنی پر شاہ و انجہانی ولد روشن لال راہر ہوزر جتی لال حرف بائندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصطفیٰ		
نری عشق میں ہی بہت ماہ لفا گئی مفت میں ساری محنت دل	راہر ہوزر جتی لال راہر ہوزر جتی لال	میرے جہان جو نو نہ سنے تو پہلا کہی جا کی وہ کس مصیبت دل
ظہور تخلص لالہ شیو سنگھ دہلوی شاگرد انعام اللہ خان یقین -		
بہا اصل بہا کیا بہلا ہو	سرفاقل چھیکا خون بہا ہو	چشم گریان حسن ہی سمجھو ہے
ظہیر تخلص لالہ پیاری لال قوم کا تیرا شکرہ دہلی شاگرد رشید اللہ خان غالب کہنہ میں بہت مہارت رکھتی ہے میں نے بھی اونکو انجیر میں دیکھا ایک منجھو پسی آدمی تھا اور ہیشہ فکر سخن میں ڈوبی رہتی تھی مگر افسوس کہ عین نیاب ہی میں اونکا انتقال ہو گیا یہ غزل اونکی جو مشہور ہے یہاں درج کیجا تی ہے -		
ماہ کی گرد یہ ناہی کہ سوتی ہے	دیکھنا کوئی سیر کرنے کی ہے	دیر میں جا کی جلا یا جو بہت کاوڑ
رات دن ایکسا تہا ہی جا لگتا ہے	آتش کہہ ہی یا آتش بہر کی ہے	کس دن مجھ کو قاتل نے جلا یا کھر
چمڑی کہتی تھی سوچا میں نہ	اوسکا پیکار بھی کیا لٹکی ہو	انسا کہتے پستہ سوتی بہر کی ہے
سرخ جی آنسو دھڑکیا ہو	خیر ایک میں ہی تھا رستہ کی تیر	کل ہی اوچر جی سرعان حرکتی
شعب قہ اندر لیر گیا پڑ گیا		

رات گہرو کو دیکھ کر کہیں جلتی ہو	مار بائی گہرا بل نظر کی بجی	پتہ شاہتاہا کو وہ شہنشاہ جلد پتا	آپسی اپنے ہر کوہ میں کی بجی
خیر اس کو رو اسکو دلا تو نہیں	خط عاشقی جو کی نہی ملکر تھی	شہنشاہ کی محبت و نہن پتہ نہیں	بیری روشن ہی ایک مسکرت تھی

عاجلہ تخلص غشی دیوی دیال وکیل کا یہ سکینہ گہری رئیس قنوج ایکٹ می لاری خاندان کی تھم و چراغ میں اوتے
 بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے درجے اور عہدہ پائے سب میں اور اوسے عہد سے شہر آباد ضلع قنوج آباد میں
 سکونت ہوئی راسی ہر گیل سم با مسمی یعنی بڑے صاحب قبیل ہوی اوہوں فی اپنی عہدہ خدمتوں کے صلہ میں
 شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب دے ملا جو جاگیر حاصل کیا ۹۱ نہ پجری سے قنوج میں ہوا وہاں
 اس خاندان کی ایک شاخ نے لکھنؤ میں نقل مکان کیا اور شاخ اول قنوج میں رہی اوس میں سے پھر سدرہ رام
 اسم با مسمی یعنی بہت مشہور شخص ہوئے اوکو ہوا شاہ بادشاہ دہلی نے خدمت مراتب نویسی اور مضامین تصدیقات
 عطا فرمایا تھا بعد وفات اوکی اوتے صاحبزادے راسی تہال راسی نواب صفدر جنگ صفدر علیخان بہادر کی ہمراہ
 اوہ میں سے اور کل سواروں کے وازع قیام کا عہدہ اوکو ملا جو دو تین پشت تک برابر چال رہا اوکی پوتوں میں سے
 ایک علی اس سے تہ جنوں نے اپنی حق لیاقت اور کارگذاری سے نواب سعاد علیخان بہادر کی مزاحمتیں سوچ اور دخل
 تمام حاصل کر کے بخشی کل کا عہدہ پایا اور موضع ہجوڑ ضلع اڈنام اور قنوج میں دولاکہ و پیرہی زیادہ صرف کر کے باغ
 سرسرا اور مندرائے یاد کا چوڑے اوکی صاحبزادے راسی پتر چند تھے وہ اپنی باپ سے بڑے لالچ ہوئی اور لکھنؤ کو بادشاہ
 محمد علی شاہ نے اوکی خیر خواہیوں سے خوش ہو کر قیام الدولہ بہادر بخشی الملک احمد پتر چند حکم خطا بہ بخشی گری
 کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت میں بہت سا دخل اور اختیار اوکو بخشا اور بار بار بہاری بہاری خلعت
 اور سرد پادشاہ فرمایا یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض تھے اور بار بار پوری میں اپنے وقت کی حاجت چنانچہ بہت سے
 کلاہ صاحب لکھی بدولت پیر کا رین لوکر ہوئی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قوموں کی لالچ اشخاص ہی اوکی دیکھ کر
 اور مری گری سے محروم رہے اوہوں کی لکھنؤ سے پانچ کوس اور تالاب بختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سرسرا اور
 مندر بہامری جی بہادر ہوئی ۹۲ شہنشاہ جی میں مقام گنگا گنج پر گئے قنوج متصل گنگا جی مندر بہادر ہوئی اور دیوی جی اور
 باغ بختہ وغیرہ بصرف تین لاکھ تیس ہزار تیار کر اسے جو ایک ہو جو ذالاب بخشی کے نام سے مشہور ہے اوکا ہفتا
 سن ۱۹ میں مقام کاشی جی ہوا جہاں وہ قصہ اخیر وقت میں شریف لکے تھے یہ حضرت شاعر تھے اور وایم خلصر
 کہتے تھے صاحب لوال گڈر سے لکھنا کلام ہو نہیں ملا در نہ نہ کر حیل شہر اسی ہنود میں درج کیا جاتا غایہ اوکو
 پوتے ہیں اور اوہوں نے وقت مقضا دیکھ کر مشہور کالت اختیار کر لیا ہے شہر ہی کہتے ہیں چنانچہ میں نے سیکوریت
 ماتم پارہمی ماتم ہشتم ماتم بروہس ماتم سوار ماتم روراکش ماتم کاشی ماتم تیرہ درہی اور چالیسی
 یہ توار دو لکھ پوتہ بیان اوکی دیکھی ہیں جس کا عقیدہ شیوہ میں ہونا بخوبی ثابت ہے اور لطف یہ ہے

کہ ہر پوتی کی جدِ اجداد ہے اور کلام ہی شستہ اور صاف ہے یہ چند شعرا و نحو انتخاب کی گئے۔			
کاش کاش کی کشش بودین	ایسین بولیں سر کی بیکل مرز	مقطع استوڑیوچی	
ہی عابد بندہ عاصی پاک پیر	دل کو قالہ لکھا لکھا لطف کوئی	نہ لسانی و طاقی استیون ہرگز نہ	یہ سچ التماس یہ ہر دم دلی صفا
مین سزناکت مین سزناکت مین سزناکت مین سزناکت			
اور کل تصنیفات عابد کی تفصیل یہ ہے ۱۔ عابد الہیہ رسالہ اضافت منظوم فارسی میں دوم سنوی زیبافانہ نظم اردو میں سوم سنوی فریاد و فطیمہ اردو میں چہارم شیوہ پان بہا کہا نظم معرکہ کاچم شیوہ ریت مانا نظم بہا کا۔ ششم پوتی جم دو تیا بہا کا و اردو نظم تین قسم کی۔ ہفتم ترجمہ ہوسنہا کا شعی ہی درباب تحقیقات پرین قوم کا تہ۔ ہشتم کہتا سنت نارین بہا کا۔ نہم شیوہ ریت مانا نظم بہا کہا۔ دہم کہتا انت ریت مانا نظم بہا کہا نظم۔ یازدہم کہتا ہرناکا نظم بہا کہا۔ دوازدہم دیوان عابد۔ اور پوہتیاں ترجمہ اردو چارویں گیتیں کل۔ ۲۱۔			
عاجزہ تخلص مجھی زاین برادر منشی دیہی دیال عابد انہوں نے اپنی بہائی کی ہر پوتی پر تاریخ لکھی ہے ازبکل ایک یہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام آپ کا بہت شستہ اور صاف ہے۔			
واہ عابد ابکی طبع روان	واہ عابد ابکی نوک قلم	اس قصاصت پر میں شکایت	اس بلاغت پر میں بان ہر دم
منوی ہے لکھی ایک دو زمین	رج اگر چہ کیا بیشک شرم	مخزن معنی کہوں باحرف فیض	وصف میں کسی چو کہوں سے
بہر گلگشت لکھا ناظرین	ریشک جنت و جنت کی فہم	حیات عاجز کی دلوں خیال	اسکی سال ختم ایک ہی قسم
یوں کہا مالک فی اردو عالم			
عاجزہ تخلص زای پور بخت کا تہ سکینہ مالک مطیع تمنای لکھنؤ محلہ بوستہ مصنف رامین اردو۔			
ہی کو بیشک تری براتہ اسی اجکا			
عاجزہ تخلص اسی پور بخت خلف زای چہن لال خیر آبادی انہوں نے اکثر پوہتیاں نظم کیں کلام لکھا پاکیزہ اور نازک			
دل کو بوسہ لب ترکا نہیں ملتا جھڑا			
عاجزہ تخلص لال موہن رام ایچا فی با شستہ دہلی۔			
اگر کیا جیسے گل و بیاض ل			
عاجزہ تخلص زور اور سنگہ قوم کہتری نندرام تخلص پوہتیاں سے شاگرد شیخ نصیر الدین بخت کی تھی اور تھی رام کے			
برعکس تخلص اختیار کرنا انکی منکر مزاجی پر دال ہے۔			
شبتا کہ بخت کو بھرا نہیں	اگر کسی گرمی و زقیانے	عاشق کو تری بجا نہیں	دن کو میں سے
عاجزہ تخلص لال گرو ماری لال قبالہ نور شاہی باترہ دہلی قوم کا بیتا ایک مرد معہ ہر شستہ اعلیٰ دریا و قریبی			

اون سے ملاقات ہوئی اتنی بہت بادقع اوہ ہند ب شخص میں اور چند کتابیں تصنیف کر چکے ہیں شہرت عرصہ کے کہیں	دل لگانا کیا کلی رو کھائے پہل	یہ کہنا ناہی جگر آرو غدار کا	خوش و آسجیکوہ و مشکوٹ کا	دل ہی آگے ہو کرین ہا نیکی ہو کر
عاشق تخلص بہت لعل ساکن فیض آباد شاگرد بابو بنی دہر تیس جہا آبادی یہ شعر اول رسالہ پیام بار تیرہ مطبوعہ چوکا	اک نظر اور ہی اوس شخص کا منہ کو ہلاؤ	بھوسے کہتی ہی دم مرگ یہ حسرت میری		
عاشق تخلص نہٹ شام زاین بن نہٹ رام زاین قوم کشمیری منوطن دہلی۔	جوابات بات بہر وہی علان کیا اوکا	کہا تلک ہر روز ہم ستا دین گے		
عاشق تخلص غنی عجائب راسے۔	جس کی غیروں سے لڑ ہی لگا	ہم کو اس کی کٹا رنے مارا		
عاشق تخلص نہٹ دیارام سابق صدر الصد و ریاس خلف نہٹ روپ چندر متوطن دہلی۔	عاشق اگرچہ بارہنیں تھہ سے بولتا	بول اوس سے حیرت سے تھہ ہر جاؤ		
عاشق تخلص سد اسکہہ انجہانی اور حال معلوم نہیں۔	شام سے تاصبح عاشق پس بقول میرا	تجکوا لیدین پڑدیکھا کہولی سوو با جتم		
عاشق تخلص راجہ غنی بانکی بہاری مقیم فوج آباد شاگرد مولوی نعیات الدین رام پوری۔	لگی ہے جب سی کہنا کہی دختر زہر	دام سیکہ کام ہم خیال رہتے ہیں		
عاشق تخلص بخشی ہولانا ناہہ نہٹ ولد راجہ گوپی ناہہ دیوان سرکار محمد الدولہ۔	فینان ان سطر سطر آہنگو	تجا کو نہیں بون کوچہ لار کوچو	خیزو کی غلیظ میری جان مارم	اس شکستہ ایہو کو بر خون ہمارم
عاشق تخلص رام سکھ قوم تہری پہلی غلام حسین بجلی کے شاگرد تھی اور بعدہ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوتے۔	حسرت زدہ میں دیکھوں ہوا لعل کو ٹٹم	نصویر جیسے دیکھتے نقیور کی طرف		
عاشق تخلص بہادر تخلص کریم محمد صاحب سہتی سیالکوٹی ایک شعرا و نگار گلدستہ شعرا میرٹھ تیرہ مشہور ہے اور درج ہوا	لگانا ہے نو کیوں جہاں ہم ہم سیر نہو نیر	اجی یہ داغ کوئی لپٹای پا دگاری ہیں		
عاشق تخلص نوگر سنگھ عاوتہ سدا کر ام علی قوٹا سکھ فوجو رہوا کی سہنے مگر سکھ کوئی کلام اولنگا بہنیں ملا	عاشق تخلص نہٹ کنہیا لال کوٹلوئی انکی والد نہٹ بہا کر داس مدرس لول مدرسہ ستاسری ہرند کوٹین			
تھے اور یہ خود ہی اکثر عہدہ پائے سرکاری کام سر انجام کئے اب ملازم سرکار راجہ مادھو سنگھ بہا در تیس گٹھ ایڈیٹی	غلیظ لٹا پتور کے ہیں اور اتیک حریف مل کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ دیوان عاشق۔ بارغ عاشق بستی کل باغ نور چر	سحر العروص ساکت کو سحر العروص مطول۔ ترجمہ کتب عہد نامیات۔ سر تیسریج بغاوت ہند۔ ایسین سچ چند کتابیں		

اؤنکی پہنچی ہوئی میری دیکھتے مین بھی آئی مین اور بیشک عمدہ ہون بر صاحب بہت بامروت اور صاحب سعاد
معلوم ہوتے مین اور بندہ سے خط و کتابت ہے یہ چند اشعار اوتکے ڈولوان سے منتخب ہوئے۔

بنانا سنگ تھاپیس آجود کا ہاں سنگ لکا دل اگر موم تو جاز کو کتب ہے کہ ہی کجا دینا نکل شکینج کو میر لاؤ تو لاہو نہا عشق مین چاک گیریاں نقطہ نظر ابھی ہنسنا ہوں تباہ مجھی یہ حقو زنگین اتنی پاکی کہا یا تو ملے وقت کی ترہ شب مین عالم ہر ماہ	یتا دل سیر دل سیر دل لکا کیا داؤد تھی کیا اگر موم ہا خفین تھی تو نکل کو ہی کجا خیاں ہی دستو جاو تو جاز کہاں تھی چاک گیریاں کہ رسم نالہ ہی بان با کوئی کالج جتنے تھے نگشتن ہو فیض ہا جیسا ہو ہلا کوئی دیکھو تار	گرفتار و روزہ کو ہند کیا فلک کا ہلی تھی ہنس جھڑپا تھی اثبات ہو چو ہو کر کلام ہی شب وصل تھی جی چراغ واہ چرخ تنگو ہو وعدہ صح نہ کو نہ ڈورین بہت حجرہ دل تیج نقد ہے نشہ خیم محبوبان حیدر سکندر موی پت جہن اپنا	طریق نالہ آتا مجھی طرز شعور کا زمین چشم کرانے سانج تباہ تھا کاس کو بھی سانج سٹاپ ہر کرا بان کہاں تھی بحر مین شان دامن صبح کو مانگا بکیریاں شب کر کا و مین نہا نہ خدا کا واج عجب بھین تھی میری وہ وزیر آئندہ سی ہوا انداز اسی وقت
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عاشق سخلص مہاراجہ کلیان سنگھ خلیف مہاراجہ متا بای ہی بڑے لایق فایق حاتم عصر اور رستم نانی تھے اؤنکی سوانح عمری بہت کچھ
رسمیوں ہی ہے اور اؤنکی والد ماجد مہاراجہ متا بای ہی بڑے لایق فایق حاتم عصر اور رستم نانی تھے اؤنکی سوانح عمری بہت کچھ
تواریخ بنگالہ بہار اور ہندوستان مین درج مین ادا خجلا کیقد یہاں ہی نظر باوکاری تیار ہے سیر المتاخرین سی اؤنکا ذکر بطور
اختصار کی لکھا جاتا ہے اور وہ یہی کراول بھرت دہلی مین میر الامرا مصمام الدولہ کے کسی غلام کی یہاں تھرتی پہرقتہ رفتہ
اپنی رشد اور کار دانی سے امیر الامرا کے بیٹے مصمام الدولہ کے مدارالہام ہوئے اور جب شاہجہاں آباد کی امیدوں کا حال اتیر ہوا
تو حسن سی سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد اور قلعہ داری رہتاس کی سند لیکر عظیم آباد مین گئے تان نواباظم بنگال کیطقت سے
مہاراجہ رام نرائن صاحب صوبہ تھے اوتھوں نے اؤنکو داخل بہمن دیات یہ کلکتہ جا کر ریل کلا ہو صاحب سے ملے اور
اؤنکو تحف و ہدایا سے خوش کر کے اپنی کام پر قایم ہو گئے اور پھر سلقہ اور جن رسائی سے مہاراجہ رام نرائن کو بھی خوش کر لیا
اور اپنی بات یہی بنا کی کہ پھر صوبہ بعد جنات ہما لہا شاہ نے بہار کی اوپر لشکر کشی کی اور مہاراجہ رام نرائن کو عظیم آباد مین پیر
اور سوفت مہاراجہ متا بای ہی ہی کرا و سوفت خطاب سے مقرر تھے لشکر شاہی مین شامل تھے مگر محمد جعفر خان نواباظم
مرشد آباد کے بیٹے میرن آنگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جہاڑون کی راستہ سے مرشد آباد کی اوپر
حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میرن فی وہان سے بھی اؤسکو ناکام ٹوٹا یا تیر بادشاہ فی پھر عظیم آباد پہنچے کو اگہیر اور مہتا بک
کو بچھلی شکست کی تہایت شرم اور خرت تھی وہ اس فتوہ تہایت سرگرمی سے لڑائی مین مصروف تھی اور پنے خاصہ فکیر و فکر
آگے بھج بھج کر جنگ کر لے تھے لیکن کپتان نکس نے بردوان سے کئی کمپنیاں تلنگ اور گوردلی لاکر پھر بادشاہ کی لشکر کو
ہٹا دیا اور بادشاہ نے راجہ سندرسنگھ اور بہت سنگھ کی ملک مین قیام کیا انشا و حمین خان نام ایک شخص نے باہر نرائن

عظیم آباد کے اوپر چڑھائی کی کپتان ٹکن بہر عظیم آباد کے سپانیکو آیا چونکہ وہاں پہاڑی انگریزوں کی دوستی اور انہی پہاڑی کا بہت
 کچھ دہم مارا کرتے تھے اور وہ سوار اور پیادہ دلا اور جالاکوں کی ہمراہ تھے اس کپتان نے انکو رفاقت کی تکلیف دی
 رائے کمال نے ان کو پیشانی منظر کیا اور فرمایا کہ میں تیار ہوں جب کہ سوار ہوئی ساتھ جلو گارمان کی آدمیوں نے
 راہ موصوف سے ہر چند کہا کہ آپ یو اس نے ہو گئی ہیں جو اس انگریز کے ساتھ بارہ ہزار سوار سے لٹنے کو جاتے ہو اور یہ
 خود روئیں سوار سے زیادہ اپنے پاس مہین کپتان کو کچھ نہیں سنا اور کپتان مذکور کے ساتھ لڑائی پر گئے کپتان اپنی
 حریف اور سپہ گری سے خان اور اسکی اتنی بہت کچھ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب یا اس موقع پر وہ شجاعت
 اور بہادری راہ شتاب ای اور اسکی آدمیوں سے ظہور میں آئی کہ خود کپتان فتح کے بعد چلے گئے دوستوں اور اقرروں سے
 ملتا تھا دیر تک صاف ثابت قدمی علم و ہمتی اور شجاعت ذاتی راہ موصوف کی بیان کرتا تھا فی الجملہ اس لڑائی سے
 راہ موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگریزوں کی دلیں بیا چم گیا کہ ہر مقدمین انکا بہت سالہ لحاظ اور
 ملاحظہ کرتی تھے بعد یہ سحر کر نیک نے حکم کر کے بادشاہ کو شکست دی اور پھر راہ شتاب ای کو واسطے فراوان صلح اور
 ملاقات کی بادشاہ کی پاس بچا نگ بادشاہ نے اپنے کو تہ اندیش خبر خواہوں کی صلح سے صلح قبول کی اور راہ کو
 صاف جواب دیا تب وہاں سے لوٹے وقت عرض کی کہ حضرت اس مصالحو کو جو چاہیں گے اور اس وقت اس
 موقع اور مفاد حاصل ہوگا کہونکہ اب خود صاحبان انگریز صلح کی طالب ہیں جی طرح سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی
 عہد و پیمان کی شرطیں مقرر ہو جائیں گی اور جب بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اس وقت ظاہر ہے کہ کیا
 ہوگا اور کیا کام تکلیف کا آخر ایسا ہی ہو کہ چند روز بعد ہی بادشاہ نے راہ شتاب ای کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اور ہوا
 جا کر انگریزوں کو اطلاع دی بھر کر نیک جا کر خود بادشاہ کو عظیم آباد میں لایا اور قاسم خان نواب ناظم نکال سے ملاقات کر کر
 ہم ۲ لاکھ روپیہ سالانہ بابت خراج تینوں صوبہ کی اسکی اوپر مقرر کی اس شارمین احمد شاہ ابدالی مرہٹوں کا استیصال کر کے
 چندوستان کی سلطنت راہ عالم بادشاہ کے نام مقرر کر گیا اور وہ جب لطیفیہ شجاع الدولہ ناظم اودہ کے عظیم آباد
 سے ہندوستان کو روانہ ہو گئے اور اوہاں پہاڑی یہ دستور اپنے کام پر عظیم آباد میں سے بعدہ نواب شہنشاہ کی کوئل کلکتہ
 سے اجازت لیکر مہاراجہ رام نرائن کو محاسبہ بہانہ سے گرفتار کیا اور انکسٹا بیلی کی اوپر ہی محصلان خدیہ تعین
 کر کے بہانہ شراکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چاہا مگر راہ صاحب نے اور مرے پر مستعد ہوئے اور کہلا بھیجا کہ
 نہ شرط سخت گیری کے بلکہ اپنی جان و دین سے ورنہ نہیں ہے آخر صاحبان انگریز بہادری بلحاظ حقوق رفاقت اور
 حسن لیاقت راہ صاحب کی انکو قاسم خان کی نثر سے بچا کر اسکی سرحد سے اتار دیا اور وہ اودہ میں بیڑ لے بیٹھے بہادری
 نواب شجاع الدولہ کے پاس جہاز سے کچھ عرصہ بعد ہی شہر بھری میں قاسم خان انگریزوں سے شکست کھا کر
 محکم بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس بنارس میں راہ شجاع الدولہ نے راہ صاحب کی ہی اسکی پاس الی جا

کیلئے پہنچا بعد دستی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خان در راجہ بلونت سنگھ والی بنارس بالاتفاق بندیلو کو سر کر کے
انگریزوں سے لڑنے کو گئے اور یکسری انگریزی قواعد ان فوج کی بقدرازی سی شکست کیا کر واپس آئے اور سوت بادشاہ تو
انگریزوں سے مل گیا اور وزیر ہر دو دفعہ مرہٹوں وغیرہ کی مدد سے انگریزوں کی مقابل ہو کر لڑا اور ہمارا لڑائی ہار کر واپس گیا اس وقت
میں وشتاب ی انگریزوں کی پاس تھی مینی بہادر کی تحریک سے واسطے مصالحہ طفرین کے سعی کرتے تھے نواب و سہلو کی ملک
میں فوج جمع کر رہا تھا اور اچھو کو لکھا تھا کہ یہاں تو میں سامان جنگ کر رہا ہوں اور وہاں آپ انگریزوں سے سازش کر رہے ہیں کہ
دونوں صوبوں (یعنی اودہ و الہ آباد) میں بدستور ایک عمل سے اسپر راجہ فی راوشتاب ی کو لکھا کہ انہی خواہش حکام انگریز
سے ملنے کی خاطر کی اور اس صاحب نے میجر کرنل کی منظوری لیکر بغیر تمام اچھو کو بلایا اور میری ملاقات کر لی اور بشرط
حاضر رہتی کی او کو اختیار صل و عقد صورت اودہ کا دلایا مگر کچھ عرصہ بعد جب نے سنا کہ نواب زیر فوج لیکر انگریزوں سے لڑے
آئے تھے تو حیرت ہو سکا لکھنؤ پہنچ کر اس سے جانتا ہے اسپر راجہ وشتاب ی نے میجر کرنل سے کہا کہ راجہ چلا گیا اور میں اسکا ضامن
اگر اس قدر میں صاحبان کو نسل آپ سے جواب دہ ہوں تو میں حاضر ہوں جو ایدہی کر دینا اور آپ کی اور کچھ الزام نہ آؤ دینا
صاحب کی صفائی سے بہت خوش ہوئے راوی اس کے کچھ پہلے بنارس راجہ بلونت سنگھ کو بھی انگریزوں سے مل کر اسکی
ولکھنؤ سے جہاز کا قلعہ انگریزوں کو فتح کر دیا تھا اور چونکہ اب یہ مینی بہادر کے چلے جانے سے انگریزوں کو شجاع الدولہ کی ملک ہندوستان
کر حاضر ہو گیا تھا اسلئے انگریزوں نے راوشتاب ی کو بھی اسکا اختیار دیکھو بھیا اور اسکا صاحب نے راجہ بلونت سنگھ کی رعایت
سے دونوں صوبوں میں جا بجا عامل اور حاکم مقرر کر کے بخوبی اپنا عمل کر لیا گوکہ وہاں بچا میں سے شجاع الدولہ اور اس کے
باپ کی جی ہوئی عملداری تھی مورخ لکھتا ہے کہ یہ ادنی کارگزاری او کی تھی بعدہ نواح کوڑہ میں بہر انگریز اور وزیر کا
مقابلہ ہوا اور بہر شکست وزیر اور اسکی مددگار مرہٹوں کو نصیب ہے ہی اس معرکہ میں ایک دفعہ راوشتاب ی تھوڑی سی موت
مرہٹوں میں گھر گئے تھے قریب تھا کہ ماری جانیں اور سوت اوہوں نے بڑی بہادری کی اور اپنے ہاتھ سے خوب تیار جنگ اور
اوسے سینا بجا برو کہہ لی آخر انگریزی فوج او کی مدد کو پہنچی مورخ لکھتا ہے حق آنت کہ راوشتاب ی اکثر صفات
داشت و درمہصران مقرر ہوا اب پہلے وزیر کی معاون ہوئی اور احمد خان بگٹن الی فرخ آباد کو انگریزوں کی ساتھ
صلح کر لینے کی صلاح دیکر انگریزوں سے ملا اور راوشتاب ی کی طرف سے سیفر ہوئی اگرچہ وہ دونوں کو ہی راضی رکھنا چاہتی تھے
لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال او کو زیادہ تر تھا کیونکہ پہلی راجہ مینی بہادر کی ساتھ او کی سرکار میں ملازم رہ چکی تھی
اور اسوجہ سے دوست اور دشمن نے او کو تحسین اور افرین کی آخر میں صلح ہو کر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ بچا میں
روپیہ فوج خرچ کے سرکار انگریز کو دی صوبہ اودہ میں او کا عمل ہے اور شاہ عالم بادشاہ الہ آباد میں ہیں اور راجہ بلونت
انگریز کی حمایت میں وزیر کی اطاعت کرے بعد اس صلح کے ہر ایک اپنی اپنی جگہ کو گئے مگر راوشتاب ی کی خدمت میں
فریق یعنی بادشاہ وزیر اور انگریزوں نے یہی منظور کھی اور تینوں ہی ہر باب میں اونی صلح جیتے تھے اولو کی وسیلی سے کام لیا

بلکہ زیر سے جو قوم جو اہم بعض فوج جہیز اور نوکی پاس میں کی اوسین ہی راو صاحب کی معرفت تھی اور چنار کا قلعہ
 بھی اذکی حوالہ ہوا اور شجاع الدولہ نے بھی نظر منسلک کر کے ایک کھارہ ورنی ہزار روپیہ کی جاگیر نواح اعظم گڑھ و جونیو میں لکھو
 دی اور انگریزوں نے بھی بہت کھمراہ عایت اور تواضع اذکی کی حضور میں بھیج کر ایک سو اوس وقت سپہ سالار انگریزی فوج بھی تھے اور
 اذکی کو مثل مہاراجہ رام نرائن کے نام سے ناظم صوبہ بہار کا کیا۔ کچھ عرصہ بعد لاٹھ کلابوئی ملک کے سیال آباد میں کرا دشاہ و تینوں
 صوبہ بنگال بہار اور اودیسہ کی دیوالی کمپنی کو واسطی حاصل کی اور جو میں لکھو فیہ ہزار چکا بادشاہ کیسے اون صوبہ کی اور میر
 ہوا اوس عہد پیمان میں ہی راجہ شتابی اور مہاراجہ رام نرائن کے یہاں دہیرج نرائن شریک تھی لاٹھ کا بارادہ تیار کراؤ
 شتابی کو معزول کر کے اذکی جگہ مرزا کاظم خان کو مقرر کر کے لیکن بہتر حسن سلیقہ و طلاق لبان کتہہ سی اور حقوق
 دیرینہ خدمتوں کی اس قدر کو محروم کرنا نہ چاہا بلکہ نہ طور نظر کر کے مرزا کاظم کو جواب دیا اوس وقت راجہ دیرج نرائن بہتر
 اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست پیش کی لاٹھ صاحب نے گلکٹہ میں جا کر فرمان نیابت صوبہ کا تو
 دہیرج نرائن کے نام بھیجا اور راجہ شتابی کو نظر اذکی لیا تو کئی ایسے پاس ہوا لیا وہ بڑے کروڑ کے ساتھ گلکٹہ کو
 گئے اور وہاں ایک سخت بیماری اذکی کو لاحق ہوئی لاٹھ صاحب نے ایک اکثر کو اذکی معالجہ کیلئے مامور فرما دیا اکثر نے وہ
 اعجاز عیسوی دکھلائی کہ جوڑی دلوین وہ مرض ہلکا کر لیا ہو گیا اور ازلے دو ہزار روپیہ ڈاکٹر کو انعام دے
 بعد شفا پانے کے خطا مہاراجگی و بہادری اضافہ منصب پنجپڑی سے شرف ہوئی پانچ ہزار روپیہ کا مائذاتی علاوہ اون جاگیر
 جو عظیم آباد میں تھیں اور پچیس ہزار روپیہ مائذانی واسطے اخراجات نظامت کے مقرر ہوا اور راجہ دیرج نرائن و صاحبان کو بھی
 عظیم آباد کے شایلات میں کام کرنے اور تینوں صوبوں کے ناظم سیکر لہولہ کی تہ پاس کہنے کے منصب ترقی ہوئی اور جب
 مہاراجہ مہتابی پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہار سے معزوم ہو کر عظیم آباد میں واپس آئے تو راجہ دیرج نرائن کی
 شراکت سے دل تنگ ہوئے اور مہاراجہ نے نظر امانت و دوائی واسطے انصرام معاملات و انفصال مقدمات کے ایک ایسے
 مقام کی خاص کرنیکی فکر کر کے کہ جو نہ تو اونکا گھر ہوا و نہ راجہ کا بادشاہی قلعہ کو تو خیر کیا اور یہ بات قرار دی کہ صاحب گلکٹہ
 مقرر ہو و ان اگر کسی پر اجلاس کرے اور کسی کے رویہ و ایک ہی لمبی چوڑی مسند پچھائی جاوے جسے اوپر ایک طرف تو راجہ
 بیٹھے اور دوسری طرف مہاراجہ اور وہ بڑے کچے ڈونوس کے پیچھے رکھتے تھے اور سارے کاغذ و نوکی و تختے مزیں ہو کر
 جاری ہوتے تھے مگر دلوین اتفاق نہ تھا مہاراجہ کا سازی و حسن سوچیں راجہ سے ممتاز تھے اور راجہ برعکس کے
 لہذا لاٹھ صاحب نے اس اتفاق کو ناپسند کر کے راجہ کو معزول کر دیا مہاراجہ کیلئے نائب عظیم آباد رہے۔
 ماہ محرم سنہ ۱۱۸۷ ہجری میں لاٹھ کلابو صاحب نے مع مہاراجہ شتابی کے مقام چہر پیمان ترول کر کے شجاع الدولہ سے
 ملاقات کی اور راجہ بلونت سنگھ الی بنارس کی صفائی حسب صنی شجاع الدولہ سے کرا دی مہاراجہ شتابی نے
 نیابت صوبہ بہار میں وہ افتخار ہم ہو چکا کہ عظیم آباد کی کوٹھی کا بڑا صاحب کی کام لیخ اذکی صلح کے تینوں کرات تیار اور صاحب

ایک ہزار روپیہ بی ایک معیتر کے ہاتھ اس کے گہرے سے ایک فخر ایک شخص ہمارا ج کے جان پہچان الوہین سے جواب راہی
 رابان ناگرمل دیوان خالصہ بادشاہ ہندوستان کے مقبولین داخل تھا گیا جی کے چار ترنگہ عظیم آباد میں آیا و سنہ رخصت
 کی وقت راہی رابان کے جوڑے بڑے امیرون فریروں کے برابری کا درجہ رکھتا تھا ایک فاضل خط ہمارا جکی ناسکا چاہا ناگرمل
 کہا کہ وہ ٹکڑی جانتے ہیں اور خالی مردی سے انہیں ہیں اور اس بات کو ہمارے فرقہ کے لوگ وجہ جزو ثواب جانتے ہیں
 سو ہمارے نسبت کوئی قصور نہ کریں گے اور میرا لکھنا شاید اس بارہ میں کچھ خلل ڈالے کہ تو کچھ جوا تھا بھینا نو درجہ کی رعایت
 کیجاوی تو میرا نفس قبول نہیں کرنا اور جواؤ کی یہاں کی درجہ کی بموجب لکھا جاوے تو اوکا نفس گوارا نہ کرے گا اور بخیرہ ہو جائیگا
 کہ نوکا اب و نکاسہ آسان ہے باتیں کر لے جو کچھ ہمارا چشتاب ہی ہر ملک رہشہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی میں
 مثل ہوشیار سزاؤ کی نہایت مبالغہ کرتے تھے اور جابجا ہر ایک بڑے آدمی کی راز و کار کو محفل دربارہ و رسالیاں مقرر
 کر کے اس بات کی اور سامور کر کہا تھا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا اطلاع کے ہو اس کے لیے کم کاست لکھ کر اوکی
 وکیلو کی حوالہ کر دیا کریں اور اسوجہ سے ہر جگہ کی خبر صحیح اور درست اوکی پاس پہنچ کر آتی تھی دس ہی بیڑ بھی بعینہ اوکو
 پہنچ گئی تھی اور جبے شخص یا تو بعد ملاقات ہمارا ج نے کہا کہ آپ جیسا شخص شریف لاوے اور راہی رابان صاحب ملک
 دو کلمہ سے ہی یاد دہاؤں میں بڑے تعجب کی بات ہی اوستی جواب یا کہ چکڑی ایک خدمت میں نیاز حاصل تھا کچھ حاجت
 اوکی نہ تھی شتاب ہی نی کہا یوں نہیں سمجھو کہ وہ بھی مرد ہوشیار تھا اسلئے سمجھ گیا کہ باصل مطلب واقف ہیں او پولا کر مہاراج
 خود ظاہر ہے کچھ حاجت استفسار کی نہیں تھی ہمارا ج بعض مصاحب مثل اجینالی رام دیر قوام ملہ خان جو حاضر تھی اس
 معتمہ کو نیسجھا اور اس کے شہید بعد ہمارا ج سے پوچھتی لگی تب ہمارا ج نے وہ سب لہجہ اختیار ہی معلوم ہوتا او نیسجھا کیا
 کہا کہ اسکا تذکرہ ہی میں بخوبی کر دوں گا اس بات کو ہی نہ سمجھا کہ کیا کسے خبر چکے وہ شخص حقت ہوا ہمارا ج نے اس کے
 لایق اوکی تو اطمینان کر کے ناگرمل دیوان کے تمام باوجود کہ اس کسے تم کی غرض اور امید نہیں تھی موصی کمال ادب فروتنی کے
 ساتھ لکھی اور بد یہ شخص دس ہزار روپیہ سی زیادہ کی قیمت کو مثل غطر اگرہ اقمشہ لباس سفید مینوس رنگارنگ ہاتھی پوت
 کے پایہ پلنگ فرنگی گہراں بلور کی شمع دان بڑے بڑے آئینہ اور دو سکر نو اور اشیا چین اور فرنگ کے اوستی شخص کے
 ساتھ پہنچے ناگرمل ہمارا جکی گفتگو سن کر اور وہ سلوک کہ حکمران افحال میں غرق ہو گیا اور بہت ہی عزیز خواہی لکھی اور اپنی
 مخلصو نہیں ہمارا جکی شاد و صفت کر کے کہا کرتا تھا کہ اس عزیز نے فرط ہوشیاری اور کمزرت باوجود بعد سافت کی ہلکو
 بیعتیت بخالی تین دین - آیام بلاے قحط و خیلا میں جو آخر شہدایہ جی سے واسطہ شہدایہ جی کے سختی
 کے ساتھ پہلی ہوئی تھی ہمارا ج شتاب ہی تی ماسعی جیکہ کوئی ٹکٹون کے واسطہ عمل میں لا کر عاجز نہ ہو اور یہی ہونے لگی بخوبی
 تنگداری کی تفصیل اوکی یہ ہے کہ بیس سال میں کہ بلا حادث ہوئی بنارس میں کسی قدر راز و زانی غلہ کی تھی ہمارا ج نے
 تین ہزار روپیہ اس کم کو اسطی مقرر کر کے فرمایا کہ جو کشتیان کہ ملکوں میں او جو کہ لاؤں کو کریں وہ ایک چینی میں

بنی قعد بنارس سے غلہ خرید کر لایا کرین چنانچہ جب غلہ عظیم آباد میں پہنچتا تھا تو محتاج آدمیوں کو خرید کی طرح پر بلا حساب خرچا کرتے فروخت کرتے تھے اور جو لوگ خرید نہیں سکتے تھے ان کو تین چار جگہ بٹلن اعون احاطہ اور غیرہ کی اندر قید بنو کی طرح محفوظ رکھ کر جگہ جگہ علیحدہ علیحدہ داروغہ اور سپاہیوں وغیرہ کی مقرر کیا تھا جو ان لوگوں کو بچہ اور خام طعام سے محفوظ رکھ کر دینے کی ذمہ داری سونپتی تھی اور ہر ایک کو کچھ کچھ کوڑیاں بھی اس غرض سے دیا کرتے تھے کہ جو ضروری چیزیں خریدنی ہو خرید لیا کرین بہ حال دیکھ کر انگریز اور ہندو بھی ایک ایک حاطہ میں سکینوں کو بٹلن کرکھانا کھلایا کرتی تھی اور اس طرح بہت سی مخلوق ہلاکت سے بچ گئی اور مرشد آباد میں اس طرح کا کوئی کام کسی سی نہیں ہوا یا اور ہر سال ولایتی سیوی میوہ فروختوں کی ذریعہ سے سنگو اگر انگریزوں اور بنگال کی ریسٹون کے واسطے بھیجا کرتے تھے اور دیتیں با عظیم آباد مشہور اور برٹش آدمیوں کو بھی دستہ تھی اور جب یہ کہا کہ اس صورت میں عام لوگ محروم رہ جاتی ہیں تو کچھ روپیہ معمول ہو سکا میوہ فروختوں کو مقرر کر دیا کہ وہ اسکا بھی میوہ لاکر بازار میں واجب قیمت پر بیچا کرتے تھے اور چونکہ سے باقی رہ جاتا تھا اسکو وہ خرید لیتی تھے تاکہ میوہ فروختوں کا نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند نہ ہو بہر حال اس شخص م مراہی کو جو لاہور اور شاہجہان آباد میں مشہور میوہ فروخت اور پہلدار خوشنکی لکھنے والے تھے روپیہ بھیج کر بلایا اور عظیم آباد میں پھر اگر حکم دیا کہ جہاں جو زمین جس میوہ کی لائق دیکھیں اسکو بیو دین اور اس کشتکاری سے جو میوہ پیدا ہوتا تھا مہاراج صاحب و سکو عام آدمیوں کی واسطے بھیجتے تھے مورخ لکھتا ہے کہ انکو خوب فیشک نہایت ملیا اور بالیدہ اور شاہ جہاں آباد کیلے انکی عہد سے عظیم آباد میں جاری ہو کر اب فراطیا لڑوں میں فروخت ہوتے ہیں انکو خوشن مزید بھی روپیہ کا عین سیر بھی ڈھائی سیر اور کبھی ڈیڑھ سیر با عون سے ماہانہ آتا ہے۔

مہاراجہ کا انتقال ہوا جب اب گورنر جنرل بنارس میں تھے وہاں سے کوچ کر کے عظیم آباد میں آئے اور اپنی مذامی رفیع کر نیکیوں سے کہ تا پاشا پاشی کینہہ مظنون مردم نگرد، مہاراجہ کلیان شجہہ کو عین شباب میں اس کے باب کے کاموں پر مامور فرمایا اور جاگیرت و رہائے بدستور بحال رکھ کر اوپر کچھ اضافہ مہاراجہ ستونی کی رانی صاحبہ کی لہی ہی ایزاد کیا مگر چھٹس ہزار روپیہ دریا بہ نظامت کا اختیار اور نسبی موقوف کر کے کوئٹل والو کو دیا مگر مہاراجہ کلیان کے منسل اپنی باب کے ضابطہ جزدوس اور معامہ فہم نہ تھے اور اس سبب کوئٹل والے انکی اوپر غالب ہو گئی اور وہ کوئٹل میں کچھ اختیار نہیں رکھتے تھے چند سال بعد ۱۹۲۰ء میں راجہ خیا لی رام نے جو اول مصاحب مہاراجہ شالابی کی تھے اور بعد ہستہ تک صاحبہ کلان کوٹھی عظیم آباد کی پاس رہتے تھے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس چلکے میں پہنچ کر صوبہ کی اتھری اور عملہ و جبار کی تعدی و رعایا کی پریشانی کا حال اس جس تقریر و ملاقات سانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر کو ان کے تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہادر کا کل اختیار انکو دیا اور انہوں نے بطور حقوق مہاراجہ شالابی اور تاسید مہاراجہ کلیان شجہہ کی عمارت مہاراجہ موصوف کی نام لکھوئی اور ۱۹۲۰ء میں کلکتہ پہنچ کر مہاراجہ کی اتفاق سے

کام نظامت کا شعور رکھتا اور کونسل موقوف ہو کر خلق ایک حکم کی جاری ہوتی ہے اسودہ ہو گئی لیکن مہاراجہ کیلیان سنگھ نے
 راجہ خیالی رام سے باوجود ظہور ایسی چیز خواہی کہ ہی تاخوش ہو کر نواب گورنر جنرل بہادر کو شکایت کی ہونچیاں بھیجیں مگر نواب
 اپنے وقت کی اسطو تھی اور راجہ خیالی رام کی عقل اور سمجھ دیکھ چکے تھے اسلئے اوہوں نے مہاراجہ کی تحریر کیلیان نگر کے
 اوکی نیابت کا اور تمام کاموں کی مدارا بہامی کا خلعت راجہ خیالی رام کو بھیج دیا اور اوکی مدد لے کر وہاں پہنچا اور وہاں تک صوبہ بہار
 میں مہاراجہ کی مہاراجگی قائم رہی یہ مہاراجہ علم و فضل اور کئی زبانوں کی مہارت میں بڑی لائق اور صاحب استعداد تھے
 چنانچہ ہر زبان میں صاحب یوں اور نسل پنے ناپ کی وہی شوق تعمیر آبادی اور ترقی عام کا کرتی تھی چنانچہ
 قصبہ بکر میں کونواقیاسم خان ناظم بن گئے ویران کرایا تھا مہاراجہ نے اپنی عہد میں بہار آباد کیا اور علم کو ہی اوہوں نے
 ترقی دی تھی اور یہی سب سے چند کتا ہیں بھی اوہوں نے تصنیف کی ہیں لیکن انم کے دیکھنی میں ایک ہی نہیں ہے
 اور نہ کوئی کلام باوجود تلاش کے ہم پہونچا نہ بنا جاری ہی ایک شعر جو تذکرہ سراپا سخن سے لانا تھا تیر کا بیان سچ کیا جاتا تھا

مچا ہنجر کی حنہ کا شہ پھلوں | اگادیکھا یہ حال لہنجو پھلوں

عاصی تخلص گھنڈی لال خلف غنی کیول کش قوم کا تیرہ سکھ شہ جھار ملارم ریاست جی پور ایک وی اسعد
 غنی اور شاعر ہیں اور زبان و تہ فارسی کلام کہتے ہیں۔

عاصی تخلص گھنڈام رکول غنی مول چند مصنف شاہنامہ اردو قوم کا تیرہ شاہ تہر شاہ لفظیہ صاحب دیوان غنہ کے
 بعد انکا انتقال ہو گیا فی البدیہہ شعر کہتے تھے انکے صاحبزادہ غنی لعل بھی شاعر ہیں۔

تری کل کی ٹولی سدا آباد چوکن	صد خانہ ریختری رانہ کہوکن	بنا بپتی اڑی بچم کو دیکھے	تیخ دو کو دیکھی اوکو دیکھی
نواکھ سا حلا تانہ کہشی تنگ	چلو پیری پائیں گزہلو چلے	تری شوی نظر آئی چھٹیں غراٹے	دیا تھا ہاتھ دل شہرین بابا سچے

عاصی تخلص لال سالک رام ناظر عدالت فوجداری لکھنؤ۔

ہنا لکی وہ قبونی اورین پیر | بسان شمع رہا اشکبار صبریت

عاصی تخلص غنی جمعیت رائے نائب سرشتہ دار عدالت فوجداری نزع آباد خلف لاکھ پتہ واسن شاہدہ اوگر پور

پابند سنج رشک کیول کرکول مر | لہلو آئند غیری بھی تقابکے

عاصی غنی مہتاب رائے ملازم مطبع اودہ اخبار لکھنؤ۔

الندری تیر زنی کشتہ کا بغیم	یعنی قتی ہے کہا نے کہا گ	دلین سرخ نور رخ بار کا ملا	مدت کی بعد آنا نظر لامکان ہے
کہتا ہوں دوست سگ کی بار کو	مخو گئی شمع سے آستو اسچ	بس کہو عیا شوق و عشق و حسن و نور	بوسہ بولی دیتی تھیں کالیان

عاصی تخلص غنی طوطا رام قوم کا تیرہ سکینہ شاہی میر غنیوں کی قدیم خاندان سے ہی جو دہلی سے لکھنؤ میں
 آیا اور علم و فضل میں مامور رہا یہ صاحب بڑی خوش فکر و خوش گو زبان فارسی اور اردو کی تھی اور صاحب یوں

منشی میرزا لال زار اہنہن کے شاگرد تھی۔			
عاقل تخلص لال کھنٹ لال اہل عدالت کلکٹری سلیح الہ آباد			
یہ نانی اس جہان سے نکلتی ہے	فیر خفا ہو چو یکستان بوند	ہو گستاخ جہان میں عاقل شیریں	ہم صغیر و ہم نواسہ لالستان
سعید تخلص دولت رام قوم کا تہ این را می ہیر لال ساکن شاہ جہان آباد محکمہ بلاتی مرد محتول مقصدی پیشہ شاہ نصیر و منیر ابراہیم ذوق کے شاگردوں میں تھے تہہ تہہ بحر میں لگا انتقال بلو شاہ نصیر کے نواسے بلو شاہ بشیر نے سعید تخلص جیر تارخ لکھی ہے۔			
سخت جانتونی شہر نہ کیا کار	وقت کشتن بہر گیا پنداری کا	روسیا گواہ شامی تھی بن بخت	لیکنا بند گینا مہنہ بن بخت
ہر دم مسکائی طلب جو زلفیار	لڑتی ہیں باتیا تہہ اتو تو اسم	کوٹا بدہ پروکہ جی تم بخت	دیکھی الیہ سوئی پہنی ہو کوکائی
سحر تر تخلص بہر بہاری لال ایک خوش باش اور خوش معاش شخص ہوا چھیرہ رو کی شاگرد و منیر سے ۱۹۶۷ء			
بھیر میں الہ آباد میں تھے۔			
بات اب استخوان بر آئی	مقہ کوتاہ جان بر آئی	ملکین بکر ہلا اوخ نہ طعل کر	رستو تھو چو کو تو تصو جاک
آرام صل و جہن ممکن نہیں	یونہی بہ نصیر لہی شکاہ تھی	ایچہ بدیع حیرت بدلی ہوئی	جب صل تھا تو کشتین لگا تھی
ایسا صل لکھتی تارنگہ	یا قوت کی لگی ایک شکہ	کری زیار گرد لکھتا کینہ	غیر تو پہلی پہر تو ایسی جلی سے
جو دم کہ اولٹا ہو دیو تیر ہواتی			
جو سان کہ پہلی ہو دیو تیر ہواتی			
سحر تر تخلص شیو ماہ تہ دہلی کے مہاجروں سے تھے۔			
لیا دل کہ گہہ میں را بائی سکوئی			
کیا بگاڑ سے اسکا سکوئی			
سحر تر تخلص مہاراج سنگھ قوم کا تہہ شاہ نصیر اہنہن نے اپنی اوستادلی شرف کلام کو جمع کر کے کتاب کی صورت پر مرتب کیا اور جوڑی شعر اچھا کہتے تھے۔			
اتو یک چشم طوفان کہنہ	اشک قطرہ اپنا دکن چھوٹا	اوس برک ذکر ہوئے اہم	غیر لال سحر کہا نیو جو اہم
ہواہ صاف آئینہ کوئی	سدا بایطرسے اوسی غبار	پہلی ہی شہ تھی ہم اوس کوئی	تپکا واہرہ سہ کاوہ نال سوا
جام می کلزاک و اف تہ	غیر کبیر جیتی عین جکار	ایک نقد دل کہی ایک تہ	ای غریزہ اس پر سی طرح بنے
ضعیف ہر گرج کی ہوا تہ			
کیونکہ تہہ ہی مہاراج تہہ			
سحر تر تخلص دبی پرشاد میں کہن لال باشندہ شاہ جہان آ پو مقیم تھکدہ۔			
اتاہی ہی شام جہنم			
بر داغ دل چرخ ہو شہ تہ کا			
سحر تر تخلص منشی کنور میں خلف منشی ندھی لال کا تہہ دہلی شاگرد ذوق مدرسہ ملی میں مدرس تھے اور شہ ۱۹۶۷ء			

عازم ملک بھاہوی اوہون سے سعیدی کی گلسان کا حاشیہ رووین لکھا ہی اور ایک شہر اور ایک حضرت نام لکھا تھا

بزم عشاق میں بخش تہ سبز کنج | بالکل ہول بند وقت تھر دکنج

سحر تر تخلص ام سہاے قوم کا یہ سری ناست سکھ لکھنوار جو ملا ساسی کی عزیزوں سی مولوی سان لکھ متنا کی شا گوہ
اوریشانی نظم و تر فارسی میں بقول حضرت جوہرانی استاد ہی دیگر شاہ دارد و پکی کتی ہی مگر لکھو کوئی کلام اولکا ہین ملا۔

سحر تر تخلص منشی ملی ام سلطان پوری انکی نیانی ہوی ایک شہری مخزن العشق نام طبع کوہ نور لاہور میں شمس الدین
چیمپ سے نظر سے گذری اور یہ چند شعراوس سے منتخب ہوئے۔

ایک دیش روح آگاہ	نام رکھتا تھا اپنا بالاشاہ	طبع آزاد سرو بالاہت	نام میں جوہر دو بالاہت
بارع عالم میں ہر وساداد	نام مولازیا تہہ اور پیاو	کام رکھتا تھا خقیار سے	کیا حقیقی سے کیا بھاری سے
شوق تھا او سکورو دکش سے	شاد ہوتا تھا صوفی خوش سے	عشق تی دلین اضطراری کی	خانہ صعب کی خرابی کی
تھا فقیر لکھا ہی ایک لکھا	دلکو رکھتا تھا عشق سوا لکھا		

عشاق تخلص اگلے زمانہ کے ہندو شعراون سے ایک صاحب کا ہے۔

نہر نہ خط سی اور بوجھن کا | آخر خزان کچھ نہ او کہا لکھا

عشرت تخلص نہٹ ہوتا سنگھ برہمن قومیہ سکھ میر تہہ شہ اسمین اوہون نی ودا ایک غزلین لکھی تھیں
اور حکم غلام مولی قلق سے اصلاح لی تھی پیشتر امانت دیوائی وقانون گوئی نقشہ نویسی وغیرہ کی نوکران کی ہیں
مگر اب انگریزی دواون کی دوکان میر تہہ میں کہتے ہیں یہ چند شعراون لکھا گلاب گہر شتاق سے پہچانتا تھا۔

ایک جوہر میں شفی کرب بھاریا | بی جا میں جم کی خرم و باوقار

عشق تخلص برج موہن لال لیسر لال جو لالہ شاد کا یہ سکینہ سکھ نوٹک۔

ابو عاشق کو کوئی پورن | دہنو شیکہ روز شہ کو کو لکھا | ارجیت سکھو یار سی ملا | دہنو شیکہ اسکو ظفر سکھ لکھا

عوطی و تخلص اجد بالکرشن اور حال غلام نہوا ایک شائستہ اور لکھا حضرت ظفر کی غزل پر دیکھنی میں باہر آہ چند بندہ

تہیاری عاشقی میں نفع سمجھو یا تمھار کو	جلایا آپ تہی ضبط کر کی آہ نوران کو	جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو کم کو جان کو
بہت حیران ہوا ایک ہی خائف دل بوجھ میں	جگہ کس سکھو دل میں سے اتھو تو لکھا	کٹا ریکو جھر کو باک کو بھوکہ پرکان کو
کر لکھا کوں بھرا میں آہ دل جوئی	ہو جیو ہی سی سنبھلا پھر کر لکھا	ہو کو ابر کو گل کو من کو صحن بیتان کو

علم تخلص منشی جندی سہا خلف لالہ شیا کر شاہ سالن الہ آباد محراب و سبت ضلع غازی پور نامی ایک
غزل لکھنے دلو کی زندان صاحب نہر نے میرے پاس بھیجی تھی او میں سے یہ چند منتخب ہوئے۔

اوس باد و نہر کس کیا وصل سکھ | سلطان ہی خطا طبع لکھا | وہی کرب تعریف میں نام لکھا | رہا جی کی فصل کو بھیر دیکھا

منہ رخ آرزو بین بے بین تو	آتی ہر نظر ہم بھی کچھ آج مخلص	جہاں گئی بخت کی بیوی پر	از ان بے کچھ گلوں سے زو عا سے
سجودہ تخلص لالہ خنسا رام تسمیری راو را جود نارام نہڑت عہد دہلی شاگرد العام اللہ خان لہکنی۔			
بہر تابوت چاہت ہوں لوگوں کا	اگر کس قفس سے وہ ہو گلن یاد چھوگا	ترا بے جھکو نہ جان شنا کہنگ	بڑا کس کسوی کوی بہلا کر
عقرب لیب تخلص لالہ گویند سنگھ دہلوی صنف فقہ لغزہ عندیت گودا جی صنی خان بھل با فعل کلکہ میں سے عین۔			
اوشک دشن ملک نس اکلا ملک	حیرت جہا نظر صافہ او کیا		
عیاش تخلص حب لی رام کایتہ یاشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر۔			
جامہ ہا نہین اوشیتہ می لعل	نہین عیاش کو افسیم خرا چو		
عیاش تخلص رگہزارین مولف جنتان بہار شاگرد نواب عاشو علی خان بہادر۔			
کل میان صحر سیاں قبی کا	شام کبھی جلی جاسی کا		
عیش تخلص صبح الہ پرتاد ہلد پولیس فرح آبادین لالہ کلا پرشاد۔			
بہرہ ور بہین بھر چکی کچھو ایترا	سیا بہین چلا لاکہ بن کیا لہنیا	اسکی دست خد جاں سارہ	ماہر آپاں نلو بہان سے
سلسلہ کیو جانا لکا بوین نہ شلا	ہنگری ہاتھ میں با لہنیں بھر جی		
عیش تخلص ای عزت سنگھ دہلوی قوم کایتہ اول فرخا نصیر لقاہ شاہ دہلی عین نشی اور بعدہ پراہہ نویس بھری کلکٹری علی دہلی میں ہے مرد خوش خلق علوم فوری سے آگاہ اور فنون سخوری میں صاحب سنگاہ قبی قاری میں صلح مولوی امام بخش مہمانی سے لی اور دو کلام شاہ نصیر کو دیا گیا مگر قدر کی بعد ایک مسلمان عورت سی دل لگا کر بیک پویشی اور بہرہ گیری ہی خاطر خواہ دہلی ایکاری کی بھری کر کے مر گئے یہی نہ شعر ان کے ہیں۔			
جان دل پر عزم ہی شمع پر آرا	دیکھ کر شمع ل جلتا ہی چو بیار کا	بہو جیتا کبھی تہا زین شوخ کا	بہی کی کیا خاک ایک با لہوچی ہے
نہو پست بلند دہر غافل افسی ہم	کہتے تھے کہ میں راہ ہمو اویچا		
عیش تخلص منشی سیاس لال سہارن پوری شاگرد معتم۔			
دیکھ کر فیس مچی باد لاشاد آرا	جانشینی سنگی سری پوچھو فریاد آرا	میر و کار ہوا میں مجھ خا قمر	مجھ پر احسان مہار کچھ خوش آرا
کیسکو حوت آدم ہکا قبی بہا تو	کر جان جاکھائی مگر ہاری یا	گیا ت کہان جہاں میں کہنی کو	سنا کر میری صتا بہ دور کی باتیں
ہو تم اس تونی پر تو یہ ہو	ہنودہ دن کہ جی ان مخلصو	لیکھی شجہ شمع لہن ہر بہرین	مجھ کو یوں ہی ہے سنا زہہ صبا جی تہا
غافل تخلص راس سنگھ دہلوی ساہی میں بکھاتے۔			
وصف کرانی اوں لوں کاجب	غافل اسوقت لعل اوں کلتا		
غافل تخلص رنجنا و سنگھ سکنہ مراد آباد معتم اگر صاحب کیر ہے اور اگر وہی بہت ہوا دیو نکو دہنی فیض بختیا تہا میان			

بہار و شکر علی عادل او کی شاگردوں میں ایک یون اور ایک منوی ہر دونوں سی یادگار ہے۔		
بیمار عشق کی زد و طوطب سے	مرحبا جی یا جی کوئی اپنی نصیب	خدا ف کرنا و با جی ہر جہہ ملو کرنا
	بیمار کو کوئی جاننا انا نرا	کہ میری حکمت سے ہی کو فانی آ
غالب تخلص لالہ منشی رام ولد منشی کشی لال قوم دہلی شہر مہتمم جہا جملہ طور پر شہر۔		
آتش بھڑکی میں جلاؤں گی	حسرت دل محمدی کی اب کب ہو کرے	طاہر کی بی بی خیم زون کی ہوتی
یہی کوئی نوچ کا ہی اندر تنگ	جب آسیر باں بزم سفر ہے	ستودا ہنسا کے قامت مختار کا
	ما صبح تھا دغ و غلط نصیب کے گھاتا	پر کیا کون دل ہی میں غیب میں
غیاث تخلص منشی کنہیا لال ابن منشی مشتاق راستہ باشندہ ضلع بلت شہر۔		
	دیکھو کیا آفت نازہ سے بھرے	اب عشق و جنون میں رہا ہوں
عزیز تخلص لالہ تاج بہادر لکھنوی الکا ایک فارسی قطعہ تاریخ زبانین فخرت مطبوعہ ۱۹۲۲ء میں دیکھا گیا۔		
علامہ تخلص راجہ گوپال ناتھ خلیف مرزا راجہ رام ناتھ بہادر دروڑہ تخلص شاہ عالم بادشاہ کی مقرب سے ہوتے ہوئے رعایت سے علامہ تخلص کرتے تھے بڑے نامی اور خاندانی شخص م ملی میں گذرے ہیں۔		
جو ہمت بہرہم ہوں علامہ تخلص	ایہ لین و اللہ مار و قیامت	خدا کہ بند گوش بر آواز میں تھا
		مزدہ نو بہن کی ایک کات سے
تھنا تخلص کنورامی پیرا لال خلیف راجہ بہادر سنگھ بن راجہ صاحب ام این احمد پورن چند دہلوی کا بیٹہ مسکینہ پرورد عم زاد وہم خاندان وہم حضرت جوہر لکھنوی کی بیوی اور شہر کوئی کا سلیقہ خوب کہتی ہیں چنانچہ یہ مطلع اور لکھا ہے		
	لکھا جو حال راجہ جیم راج کا	کا غنہ بنا ہی کا غنہ ابر حلی کا
نعم تخلص مہتاب سنگھ قوم کا بیٹہ شاگرد شاہ نصیر اول بادشاہی سرکار میں بجلالہ منشی گری ملازم تھے پھر ترک و رگا کر کے لاہور میں گئی اور وہاں مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کی امیر و مہین سے کسی میر کی رفاقت کی اور وہیں اسی ملک عدم ہو سے		
طی آؤ تھی کی انہوں زمین بوجہ	تیرے ہی ایک چن بونٹ کو کھڑا	ایک کون غم کی جہاں لہو سے نظر
لیکھڑی میں سہی کی دگر	وہ ہر ایک کو نونی سب کو سب	ناتھ کی بی بی خیم و ستا ہن عم
		جنی گل و گل و باغین و رنگاں تو
صبا بھجری ناو جس ہی		
محمد گین تخلص منشی بنارسی داس خلیف منشی کشن لال بن منشی خوشوقت راسی منوی قوم کہ تھی باشندہ دہلی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک جو پادریوں کی مدرسہ اور شہر ہی مکتب کی مدرسے اور اجستان دہلی کے انجمنہ بیگ کی پیشی کر کے اجاڑہ نشین منشی درگا پر شاہ زادہ تخلص بندہ کو لکھا تھا کہ ایک دن اس نے جوان خوش نام اور عاشق ہزارچہ اوایل میں ایک دوسرا بار چلتے چلتے یہ شعر موزوں کیا		
	دہنو تھی لامکا کو جانیوں	اس کے لئے کیجیے کو چ کیا

اس پر مبنی بر حیت دیگر شعر کو ہی پڑا ہے کیا فی فضل الہی سے صاحب لوان ہو گئی ہیں ان صاحب کے اہم نے بھی
دہلی میں حضرت نادر کے مکان پر انشا ورتا کیا ہے اور یہ شعر اس کے ہیں۔

دل عاشق کا یہ سودا ہے	لب جانا تیرے کام کیا مل کا	جسکی لوح نزار مولد ان	وہی مدفن ہی تیری بل کا
سجھ نہ ناصح نادا کن کچھ خوش	بلی جو دشمن ہم ہو کر کمالی بنا	تجہ قسم ہو ہوا جن کسک	نچو شہرہ ہند آسان اپنا
نم اور آؤ فاکو یہ کہاں ضرب	ہو لو کس کم نہیں بھی تہہ زکرا	ای سجا جو دم نہ پانی آئی تہ	میں بچوں نے اور شکستہ مر گیا
و عیش غیر کو روک جو کسک نہیں ال	وہ دیوان ملا کہ میں جز قصا	بہر عیاد آئی موغیا کو لئے	نچیم جاکا آپ اہل کالہ
کیا خاک ہو گا دیدہ غوغا کا علاج	کسے لیتا زکس کیا علاج	میں ہو لیکن گیس کا زری	بیا کر طرح کری بیا کا علاج
کے طرح چلے گی کام قد میں کو	ہو نہ تیرے بچلا دل پر غلط	کل اس کلہ کی باز اوٹھا ہو	کہا تا ہو نہ کی کوئی انار کو
بیجا ب ل نور ہوا جو کسک	ایسی نکال لی کوئی آزاد طرح	ہماری جا کی برسہا نہیں	غدو ہو یا ہو یا آسان ہو
ستارا اس قدر ہو میر گردون	قیامت ہو اگر یہ نوجوان ہو	سنی کا حال لے عین کو	جیسے ناز وادان کی ہی گراں ہو

کا نام ہی لک پہاڑ متیل سٹاکا | فرما دیکھتے کوئے ریر ہی کام ہے

قانع تخلص کند شگہ سکنہ دہلی شاگرد حاتم اختر عمر میں مسلمان ہو گئی بریلی میں تھے صاحب ان گدے ہیں
دو برسی کو پہ بھی جین کچھ تیل | تاکہ کچھ کسکون ملیں کہا تیرے | اجلا ہی حید میں ل شمع راست

قاسم پندہ سننی لال چتر سال پہلے ریاست پشاور واقع پنجاب میں طالب علم جماعت اول تھے لایسک لہار میں
ہو گاوند نوٹن ادوٹوٹا جہاں | ہتھن پر مہربان ہمتیت نا جہاں | عزیز وہم ہلا دنیا گیا بجا سکا

قاسم تخلص غننی بختا در شگہ خلف مہر مہاں موطن دہلی سرشتہ دار نو حیداری فرخ آباد۔

کین زای قاز جو کسک تا اوج | وصل کاوس نقارات کو عید | ہزار قامت غنائی پاشکل کو

قدا تخلص لمبی رام سکنہ دہلی شاگرد سودا۔

سترہ جیکا کا بکالٹان باقی ہے | ہنوں و ریفہ کنوکر کہ آن تی ہے | کہا جو مینی کہ میں ل نو کھکا ہوا

قدا تخلص نہت دیاندان نام کشمیری سکنہ اکبر آباد شگہ ۱۲ ہجری میں دہلی جہاں بولت سنگہ بنارس کی شاہو میں
جایا کرتے تھے اور شعر خوب کہتے تھے از انجمل ایک بہہ شہرے ہو مثنی در گاہ پر شاہ صاحب نادر سے ملا۔

وہ سید نی مین یا مین ای غمنا | غور کوئی کرے کھٹوٹن ای ہر

قدا تخلص کند لال لاہوری قوم بقال مقیم دہلی ملازم نواب صاحب خان شاگرد صابر علی صاحب مسلمان ہو گیا تھا اور

میں نے

جیکو چلین بودی ایام بآید | بهر کس سید پر کوئی لگا و دل | آرد کردمانی و دیر بهی ای کجا | ای کدن نو گشت بهر زین بک

ہو میں نے نہیں کلا بلکہ روتی روتی
کلا بلکہ اپنی مدد کی شکل افسوس

گوشت کیری زبانه می کشی تا که بیا | یا عنت شهرت عالم سوختن کجاست

تارہ تارہ لطف و صحرانوردی میں	بہر فریاد و سوگیا کو وینہ چننا	یاد و جنت کے آبِ نطرت ہے	اور دو چاند لکھنے سے
-------------------------------	--------------------------------	--------------------------	----------------------

پہو لاهی لا اکتسین سیدین بنی اشرف
افسوس سہی اربعین ہر جہین ہنر

کیون قاصدج دریا پر سفر می
اوس قل کو خط ابن یحییٰ اور سید احمد
لب کچھو میں غنیمت اور سید احمد
ہم پر سب کو جنت میں رہو سید احمد

قررت تخلص ہندو اذکر برشاوٹا گرو تھید مولوی مغرب علی خان زارا کا کلمہ میں مفتی محمد اور بر شاوٹا

آزاد تیری سینه میں کینہ نہ کرتے جس سینه میں کینہ ہو کینہ نہ کرتے ہو جا تین دہریہ محبت کی رہا شک کا یہی جو کام ازہن ہے

ایک کوفہ یا گل سفینہ میں کچھ
نہان ہلا عشق کا لبا کلو معراج
اس در کی مسماں میسا نہیں ہے

گورنر کل کم کو جو بین ہند گورنر تنوادیہ بنیا تھیں

فرحت تخلص لاکھو چند سکتہ متہر اشعار گشتی ہر گوینہ نور مخلص۔

جو ادس کو ماہرہ سحر خیاں چھپا پاتا
لکھنا لکھنا لکھنا لکھنا لکھنا لکھنا

فرحت تخلص غنی شکر دیال قوم کا تہہ سکینہ سکینہ لکھنو پیر ہی ہندو زمین بڑی شاعر شیرین زبان ہیں اور کئی
سجدہ عہدہ کتابیں تصنیف کر چکے ہیں ان کی نظم میں ایک لطف خاص ہے اور زمین فصاحت اور بلاغت دونوں موجود ہیں اور فصاحت
بدرائع مزید برآں لفظوں کی حتی اور قافیوں کی درستی جو ان کی اشعار میں کبھی جاتی ہے اور کبھی تعریف کہتے ہیں بہت ہی گویا سخن کا
ایک دریا جوش مار رہا ہے اس سے جو موج اٹھتی ہے وہ معانی کے شاہزادوں کو لکھنا پڑتا جاتی ہے اور ہر طبقہ میں ہے
کہ کلام مختصر اور مطاب ہے ہر مضمون عالی اور خیال انارک بندش حبیب ردیف و قافیہ سے درست و فصول در ذرا یہ خیالی ہے
ان میں خوب یوں پر قابو جو ایک خطی ان کی تصنیفات میں ہے وہ یہ ہے کہ بہت بڑا حصہ ان کی کلام کا مذہبی خیالات پر مبنی ہی اور
اوستی اہل عالم کو طرح طرح کے فیض و قافیہ ہی پہونچے ہیں اور اسی سبب سے جذبہ کلام ان کی مقبول طبائع خاص عام
ہو گئی ہیں ۱۰۔ رامین منظوم۔ ۲۔ پریم ساگر منظوم۔ ۲۔ جانکی تیلے منظوم۔ ۳۔ شیو پوران منظوم۔ ۵۔ ادبیت رامین
۶۔ گیش پوران گوری شکل۔ ۸۔ سکینہ جالیسی۔ ۹۔ پدم پوران۔ ۱۰۔ شیو سہن نام۔ اس پوتی میں ہمہ لطف ہی کہ
کہ ہزار نام ضبط ہیں اور صرف ناموں کی ہی شعروں میں ہیں اس بیت باز ایہ موزوں شعر کی غرض سے ایک لفظ ہی نہیں
اگر موزوں کر کے پڑھو تو نظم سے درہ معلوم ہوتا ہے کہ ترے جیسا کہ ایندہ نمونہ سے معلوم ہوگا غرض یہ حضرت بڑی صاحب
تقیف اور اپنے وقت کے اوتاد ہیں ان کے باب اسے تعبیر ہوگا کلام ضلع میں پوربائی قانون گو ہے ان کے داداشی جہاں سنگھ
نے فرح آباد میں بود و باش اختیار کی اور ان کی باب غشی پورن چند عت العمر لکھنو کے نوابوں اور رئیسوں کی شہکار ہیں
عہدہ ہاسے جلیلہ پر سفر فرما رہے۔ انہوں نے لکھنویں ہوش سنبالا اور اس وقت تک ۲۴ سال کی عمر سے لکھنویں
مقیم ہیں اور مطبع امریکن میں لکھنویں بعدہ منصری مطبع سنگی عہدہ درافیس نوکرین اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ
واقفیت ہے شعر و سخن میں دو قین و ستاد و کلام تہہ ہندی کلام انکا مثل تہہ تہری ہوتی دہر پڑھو وغیرہ مشہور ہے
جنا پنچ کتاب نعمہ دلکش حصہ اول و دوم میں جو کہ کلام شعر اکا مجموعہ ہے بہت کچھ چھپا ہے اکثر ان کی جہر و زمین پر منتخب ہے
کہ ایک نثر فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک بہا شاس اور باوجود مختلف زبانوں کی کافی میں پوری اور صحیح
اور تری ہیں ان کی ہر ایک کتاب ایک ایک مطلع ذیل میں لکھا جاتا ہے جو مثل صنعت بر اوت الاستخلا انما بہت کتاب

مطلع رامین -	زبان پر ہر نفس ہرام کا نام	نور امونور امونورام	مطلع ادبیت رامین -
نثار پر ہر گوئی بارخ سخن ہے	ریاض شامی بنی آر پیج	شیو پوران -	ہر ایک میں آدم مہا دیو
کہیں سم دست تہہ مہا پو	مطلع پریم ساگر -	ہری ہر روش سو شیاخ فلم	نی گل کہلا و پہلے و میدم
مطلع جانکی تیلے -	طریق حمد میں ہوا لکھنا	کہ سیتا رام سی جان کی فر	مطلع گیش پوران -

نستنی قس نستنی قس نستنی قس نستنی قس

یہ چند شعرا مابین کے، استان شکست کمان سے ہیں۔

یارب قوس پہونچی جب میرا م ہوا آنار محشر بھگیا بشور بن عین دیوتا پہولی جزو گل ہمارا جلیساں حسب آیتن بننے نے یہ زور پر جلاکی بجی شادان دل ناشاد ہو	قدم سی دامن غیر الیا ہتام چپے گو شو بین مرغ وانی ہو تو کی اونج فلک سیار شگل جناب جانکی محفل میں آئین ہوئی بومو تو بین موتیا کی مچا شور بارک باد ہر سو	دہنک کو توڑ کر سکا زمین پر ہرندو کی اوڑھی ہاتھ کی توستے پیر گل جنک سینتا ہو بین شاد لباس نفوس سی زمینت پر جناب ام کے پاس کئی الحال سپہ داروں کی جب کچا عالم	اندھیر جہا گیا عرش برین پر یکا یک چنکا اٹھی دریا کو سونے خوشی سی خانہ خاطر تھا آباد یسا عطر و گلاب مشک و عطر پنہا دی ہو لکھو لو کی حیاں خزان آسا ہے گز گئی رم
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غزلیات و مرثیہ

<p>مناسبا آب ذکر عاشق ناشد که از این اوز آتی بین بیان قصه او کی نشد بجز نهین خوق عاشق آید نعل سحر که ز نو چکر بر تو گردانده کز دست ز رخسار کسکه بود کی قیمت شد و ز رخسار سیرت کسکه کز آتیر رفد لب بر من آید بین کسکه ز نو</p>	<p>جزا که مدح بجه بولی سکه که از این نهین معلوم کجا وید که دم او کی بین صحن غلگو هم وشت که از این و هر غان که کف وید که از این چاشنی که کف کس که کف وید که از این میو بود که غنیمت کف وید که از این سو که کف وید که کف وید که از این</p>	<p>سودس کی کی که کف وید که از این رد او کی کی که کف وید که از این جو که کف وید که کف وید که از این قصه کف وید که کف وید که از این سلسیل که کف وید که کف وید که از این ز دل که کف وید که کف وید که از این راز کی کی که کف وید که کف وید که از این</p>	<p>که ز غان چمن شور می کجا که کی بین به چمنی که کف وید که کف وید که از این نو او کی کف وید که کف وید که از این رتبه کف وید که کف وید که از این به کف وید که کف وید که از این که کف وید که کف وید که از این رخت کف وید که کف وید که از این</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کون کجیاں مر احوال برہم ہے	مان جی بھی تو تری کاکل برہم ہے	حل کسی ہو عقیقہ پیچہ رت	اس کے کوچہ کوچہ نوقطہ ہم ہے
وخل کتبہ ناموس ہاں غما کا سو	راجرم کا ہمارا دل محرم ہے	تزار بھی نہی نہتیں جوں ہنو	سینہ خطا کو جو نگار کا ہر دم ہے
ہو گی ان انگنم سو خرابی کیا	ہاں پہلی ہی نہ رہ حضرت آدم ہے	سنگ سو کا ہونل برہم ان کو	رخ کو کعبہ ہر بار کوزہ زمزم ہے

فرحت تخلص بندت دیسی پر شاہ ولد شاہ کر پر شاہ دوم گنہیری باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت۔

کرید عاتق شوقی مجاہد شاہ کا	سورست میری آیت وحدانہ	لدا ہونو کی جوانی رافضی انداز	دکھلا دیا خلعت نیکلان کی ہاتھ
مہندی جو لہو نقوی سوئی ہو گئی	ایں عین عجب نری کبیا گاہتہ		

فروغ تخلص بند کشور لال کا تیرہ سری با ست ساکن قدیم بلرام پور خاص مدرہاں نگر نری وارد مدرسہ بلرام پور شاگرد سید قاسم عوف تیرن تخلص نامی مصنف کتاب گلشن فیض حسین سوانح عمری راہبہ ہو چکی از روی کتاب بیون جہندہ سار کے لکھ ہیں اور او سمن سے یہ جہندہ شعر بطور نمونہ بقدرت تذکرہ کے لکھ گئے یہ کتاب شہراہر حسین نبی اور جیسی ہے

اگر جلتے تو ہے قطرہ آب	اے فی القودہ ہو جزایاب	اگر تین گرد ہی قطرہ نول پر	نمایان آب ہو وہ مثل گوہر
اگر طین خمدین سجاوہ آب	سینے کی شہرہ لولوی خوش آب	دی پانی ہی از رو حقیقت	جلدی پر جگہ تاثیر حجت

فریاد تخلص صاحب نامی انجمنی ولد سندھرا سے قوم کا تیرہ لکھنوی شاگرد میر محمدی سوز۔

محب و ہوا ہی یاد دل کا	کوی نہیں نگار دل کا	چلن بادہ میں دل بیتاب	گوشتہ مرقہ میں بخونش مادر ہو گیا
------------------------	---------------------	-----------------------	----------------------------------

فیض تخلص بندت سکین لال خلف شیخ لال فروغ آبادی شاگرد امداد حسین مصنف تخلص۔

بھونہ یار عاشق زلف و ہنجر	وینا میں ہیں سو بچاؤ خدا ہے		
---------------------------	-----------------------------	--	--

فیض تخلص بچو لال سکینہ بلرام پور علاقہ اودہ انکی ایک فقر نظیر سال گلشن فیض مصنفہ بند کشور لال فروغ عین دہلی گو۔ اس کے سول اور کچھ کلام اور کلام سموع ہوا۔

قضا تخلص ہندی گوئید پر شاہ لکھنوی گلزار قضا و عرو من قضا و بوستان اردو نظم و شعرین حشر وار و انکی لقیقت سے عین یہی نامی شہرہ لکھنوی سے عین کی اشعار میں اور انکی کلام سے عین کی اشعار میں اکثر تہی اور نگین بندت میں

صفت زور کبیر کا جلتے نیرا	جوش و خروش کا چہرہ ارمان لکھتے نیرا	او بچو اور بچاؤ کو لکھتے نیرا	ماز کی بی او ہندو کا ہر حلقہ نیرا
وہ وصل وہ کل جی ہتا لیکر	دہن تنگ کچھ نہ سہ لکھتے نیرا	پڑو کو ہی الھت ہو چھوڑے	پانو پڑا کچھ نہ لکھتے نیرا
سکشا شعرا قضا جرم ہر کو اجاب	اس قدر لطیف کی ہی غزل ہے نیرا	مشقا و کون چوم آؤں بکلا	گرا تہہ شاہ کل بلن شاخ شہرے
ایں شمع و عشق میں نہ کچھ ہے	اکہتی نہیں میں اس شکر کا جلتے نیرا	زما زلف مار کا پائین بہن پنا	اسلام شہر پڑی میں ہر رین کی
میتاں بھنکار نہ کیا رہ ہوا	بواہم طریقت میں شکر کا لکھتے نیرا	دھرم ست بار اگر کہہ لی کہی	نقش قدم نہیں او نہیں پھر ہوا
کرتار کا لکھتے نیرا	کرتار کا لکھتے نیرا	شکر پران اور اکھن جلتے نیرا	دوش برہنہ نظر آؤں بکلا

سیر خاوا زری کا تکرار	مین زبان گوشت تفر گیسو	سب لوٹا لکی سیدہ سیر مہلکی	ایسی اجی تیا لکی شہب گیسو
کھنڈا ایکن ل اور قایل کے	دو سر چسپے گیسو برا گیسو	چوتھی مین جویر باندہ سونکی	چشم سگونی پالک مین گیسو
ظالم حیلہ تہ طمانے کو حقوق ضرر			
مثل معنی کا کوئی ویش یہ اڑ گیسو			

شیرین حسنہ کے حمد سے یہ کتاب تہ اسماء ہجری مین تصنیف ہوئی ہے

بنا کر یک تہ اکتیش	محش کی لعل عقل عیش	لکھا دیباچہ لوح جہین کو	ہندین ہی فہم حکما لکھتہ مین کو
--------------------	--------------------	-------------------------	--------------------------------

فقیر غشی کو لا پر شاد خوش نویس۔

خواہش زہی و حق ز کی فہمی	جیسے در ساقی کو زردی کھا
--------------------------	--------------------------

فقیر تخلص مثنی اندر مین۔

فکر شمس بندت دبا شکر ہوشہ امین سست کشت کشتہ رام پورا و کچے کلام اور کتابت دلیہ یاد و بچہ ہے

وزارت گفتگو ہے شراب کیا کی	کیا موندہ لگوں یار کی صحبت	دینا دل بہا ہوی عشق یار سے	باقی جگہ نہیں بخدا نوا مکی
کو نکرہ و مانع عیش بہ ہو	خوشید ہی اور کاشتری ہے	دید ہی مین نقد جان ہزاروں	وہیت ہی غضب قرشی ہے
آنجا جو نہیں دل سے منظور	صندل و گہا خالی ہے	ساتی ہی کے عاشق مین کچھ	ہم لوشی بہر مین سرور ہے
جہن کھا اودہ مصحف فرخوم لیکھا	یا مس ملک کا یہ معنی ہر دے کے	عالم و تہا کر دہر پور سے روشن	نم روز کی تو خیر ہونم ہاں خوش ہے
لغز مین کچھ کو ہر صفائی بد مکی ہے			
جاس سخن نہیں سے تنگی مین کی ہے			

فہم تخلص بندت بندر لال ولایت بندت بدی تاہتہ سکتہ کہنو مقیم کا نور شاگرد اسماعیل حسین شیر۔

عارض پاد کو کوشن ہی بار بار	ہی بارے جس کے لے ابر بہار لعل	خوین و زلف ہو کی رہ نسیم مین	صحن جہن مین کی ہوئی شکبار
زنجیر توڑی پنجہ تسل علی غضب کیا	شاہ سو دہن کی ہی تار زلف	سنبھل کا پورہ پڑ نہیں کھلے ہے	رہا پور و طرکت سے باز لعل
زنگ سپو لالو مین کی کو گل	بجالی صاف شل گل نظر لعل	دو بی ہوئی ہی عطر لعل مین نقد	ایکل نئی و سوچ شہم بہار لعل
نیکو کو ہول کھلگو کوئی غم مین	صحن جہن ہو گئی تمام بہار لعل	شاہ سے بال یک سہل ہو اہنم	قسمت و سحر ہے جو ستار لعل
بالو مین خط جو کو دہن کیا نظر			
دکھلا کلی سوا و عدم بہار لعل			

فیض تخلص بندت کر باکشن کشمیری سوز و مان کہنو سے ہن۔

لوشی جو مین تہ خاک سے لیکر	دیکھتا سیر ترے کو جو قافل آکر
----------------------------	-------------------------------

قد مثنی برانی لال با ستندہ کہنو اور حال معلوم نہیں مگر شعر خوب مزیدار کہتے ہیں۔

چل دی تہ مین چوڑے عمر واک	اچھا کو مین مین لکھا کا واک	ایذا خدا گے سے مین زمان چچ	آیا نظر مین سے آسمان چچ
اسکی وار مین مین جا ونگا	دور کو ماڈ الیک عمر واک	سوغات پچھا مین سگ کوئی کو	ستے اگر ہا کی کہین استخوان چچ

یہ سب شعر میر تقی میر کے ہیں۔
میں نے ان کو جمع کیا ہے۔
میں نے ان کو جمع کیا ہے۔

سرسری سے تھک کر کھڑا بیٹھا ہے کہ غفلت پر جاگتی ہوئی یاد ہو کر ہے شاید تیرا چہرہ کئی آنکھیں بہا وہ یاد دہشت زور کوئی جیل کا قطرہ عینہ زری چین چین پر کعبہ ہر چرخ زغال جہنم لون مول چکوبہ کے اوپر ہی ہوا	جگر کی کوئی ہو گیا پر لڑکانہ ہے ادھرتی نہ لگا کوئی نہ خواہن ہے انہا ہی بانہا ہوا نظر بانہا ہے کرتی پڑی سمیت پرغا ہے تارے کہار ہاویں خیر کہتا ہے جلی عین شہرت آسمان ہے یوسف گرائے باز نہیں گراں ہے	بوسے جو بانہا ہوا ہو گئی تھا دین پریشانی شل غیاث دودا ہے کیف تیرے تری ابرو کا دل کب بوسہ دے دے نہ کب تیرے سہما فلک کو کبہ قافلہ ہوا نالگوں کا لوسہ کہہ سنا میں کا لیتا بانہا ہوا عین کونستہ ہوا دل	پہلو تو کھاتا تو نہ پہلا یا غیاث اور جیگا ملک یہ لیکر ہو گئی کمزور اگر نظر آئی کھان میں ہے پیا سادہ ہون ہی انداز کھان دیکھو خون ہی شوق آسمان ہے او کوئی غفلت ہی دیا زبان ہے کچھ نقص نہ لگا آشیان ہے
کیا شہر ہو جو جگر کا ہی قدر	ملا ہنسن جہنم کوئی قدر		

قدیم تخلص لاہور لال شاگرد نسیم ہلوی ساکن لکھنؤ محرر اول سرتہ تعلیم خلع کپڑی

چوتھو تھکے ہی نہیں جی تھک گئے سوئی سوئی کی کڑیاں گدھا پتھر باز لکھنؤ کالی تو مٹا گیا ہے	دیکھتی دیکھتی مر جاتی ہیں ڈر گئے کارلماس کین موت نہ گئے کیسے تھکے تھکے تھک گئے	چوتھیں لپٹی تو دیا لوسہ بال تو میں ہی چڑھا تو جو جا نام کو مال میں کیسے تھک گئے یان بڑا دیتا ہے ہر تہہ کو گئے	
-----------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--

قیصر تخلص گوری شکرین من بہاول لکھنؤ ہلوی شاگرد منشی نور حسین عزیز چوڑا بانی تہا بیل مشتاق کے ہیں۔

ایک دو کی زندگی کے لئے	کیون کیسینی پہلا بڑائی کی		
------------------------	---------------------------	--	--

قیصر تخلص اے سری کرشن چند مالک مطبع قیصر المطابع لکھنؤ۔

یادنی میجر اور مصنف خراج کا لیکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں کھانا کھاتی تھی خانا کھاتی تھی	شہنشاہی فصاحت اور بلاغت ہو گئی کہتا کہتے تھے خانا کھاتی تھی	دیتا تھا کہ تھک تھک تھک تھک نہا کر دیکھ کر تھک تھک تھک	خدا کا شکر تو نہ شہادت ہو گئی قیصر کیوں طبع میں تھا تھک تھک
-------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------

کامل تخلص تہذیب ہمارا اس کشمیری وکیل عدالت۔

پلٹ کر جو دیکھا سہراہ اوستے	لگا تیرا کیا زکشتی جگر پر		
-----------------------------	---------------------------	--	--

کامل تخلص لاہور لال خلع سادہ ہورام وکیل شاگرد دیوان یا کرشن صاحب بھان قدیم پاشندہ لکھنؤ۔

آتی ہیں پیش نظر خواہیں کہ گئے خاک تہی عجب ہو میں گئے بال کہہ میں پریشان ہو کر گئے	گجھت گل سے پریشان ملے اپنا کوئی بگڑے تھک تھک تھک یو رہا تھی تو تھک تھک تھک	کہو کہ باغین لکھنؤ گئے بٹو تھو شوق سے اچان گئے تیری گیسو کہہ گئے کوئی گئے	آہنگی کوئی بلا عالم بیدی میں بڑے کی خوشی سے پر تو عارض کبھی لکھنؤ گئے یا تھک گئے
-----------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------

کاشی تخلص لاہور کاشی پرشاد اہلہ کالیات کلکری انکی ایک غزل لاہور کی تندن صاحب ہنر نے بھیجی تھی اس پر ہنر

ہندین ممکن کہ اوس جا رہو کاشی ہوگا	خبر جانا ہی کاشی کا قیام اپنا	الہی طرح وقت میں وقت تھک تھک	
------------------------------------	-------------------------------	------------------------------	--

کشمیہ تخلص جگت زارین کشمیری دہلوی مقیم لاہور کچھ عرصہ اس کے انتقال کو ہوا۔			
ہمک قتل یہ قاتل کمر کسی کیونکر	وہ ڈھونڈتا ہوا خود اپنی گھر گھر	ہمارا کس چن پر میں گر لیل	دق گلوئی زر کلست زر کار کرین
حضور باد شہنشاہ غمرہ و عشوہ	ہمارے گھر و گھر و انکس کرین	یقین ہے کہ ہائی غم فراز ہے ہو	بقول شخصہ کہ جو چاہیں ملکا کرین
کشن تخلص بابو کشن جتدر گھوٹا اسرا جہ تیکشن بہادر پاشندہ کلکتہ۔			
صدا اپنے گھر کو لے آئے کچھ		چند ان ستیاری دہن ہو دیلے	
کنور تخلص اجدر و پکن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب یوان ہیں۔			
شید ہر عشق میں شہر دل شہر شاہکا	قالبی ہی ادیتن ہی جہاں کا	نہ پو گلدی سے جو پھر پھر کرتی	نہال شمع کئی ولی ولی ساری آرا
کنور تخلص کنور جکوردنی سنگھ پاشندہ اگر آباد ولد راجہ بہکوان سنگھ راجہ تخلص۔			
فریادی کرتی ہنیں ہم جو بہت ک	خانہ میں کچھ نہیں سکتی ہنیں	یوں نہ نہ مطلب کچھ جو جہاں	شیدتی میں یوں نہ ہنیں کد دل جہاں
کوکب تخلص اے مکندر اے سکندر آباد شاگرد فیض۔			
دختر ہنیں نال کیر سنیہ پھر		کوکب چرخ کتب ہی خستہ چرخ	
گرواب تخلص رام جرن اور حال معلوم نہیں۔			
بہاگیا بلبل گلشن و بہار عارف	گل سے بہتر ہی کہیں نہ تھا اعجاز	گل ہوا کی طرح کوہنہ سرخ و سفید	کہی جاتی ہیں اوس گلکا قصا عارف
نیکے وہ شمع یہ کہتا ہو کہ نہ بنو	کہی ہو کہ ہے جو تو ہون یا عارف	دست چرخ نہ جانیہ ہم کہل گئے	چو لیا دست تھوڑا عارف
یوں نہ تیا ہنیں اب تنہا صلیب		کہاٹ پرانگی کرنا جو کتا عارف	
گلزار تخلص لار گلستا بہتہ۔			
گلچین تخلص غشی لعل چند قوم کا یہ ماہر آل نیپالیہ سکنتہ جو دہپور جو مندرستہ دار حکمہ شہرستہ اصل نام غیر ریاست جو دہپور ہے اور ابھی دو سال قبل وہاں نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور با علم آدمی اپنے خاندان میں بہتے اور نکا خاندان اس ریاست میں نشیون کا خاندان شہو ہے کیونکہ غشی گری کا عہد قریب عرصہ دو سو سال سے اون کے خاندان میں چلا آتا ہے اور چالیس پچاس برس پہلے صرف ایک ہی خاندان مقام ریاست ماہوٹین فارسی خوان شہو رہا اس خاندان میں بڑے بڑے لایق آدمی ہوتے ہیں چنانچہ غشی جی لال اور ہیر لال کو تو میں نے بھی دیکھا انھوں نے جی لال کا تو سال گذشتہ میں انتقال ہو گیا وہ بڑے پاند اپنے دہرم کرم کے تھے اور دن رات میں دوتین پرستہ یاد و عہد تک پوجا کیا کرتے تھے اور نکا ادب اس راجے کے تمام بڑے آدمی کرتے تھے اور ان کے صلاح کو مانتے تھے اور غشی ہیر لال بہت دنوں تک محکمہ زریعہ شہی راجہ پوتانہ میں ریاست کی طرف سے وکیل رہے ہیں اور اب محکمہ لوانی سواران کے حاکم ہیں بہت باخلق اور بلند آدمی ہیں غشی لال چند ان کے چچا زاد بھائیوں میں ہے اکثر میری تعلیمات کو پسند کیا کرتے تھے گزشتہ			

میں ادھون کے کہی اپنے شاعر ہونیکا اظہار کیا بعد میں کے معلوم ہوا کہ وہ شعر یہی کہتے تھے مگر اسوقت کوئی کلام اور لکھا
ہمیں ملا تیار چارویاں ادھون نے واسوخت تنظیم کی لکھی تھی اور اسکی یہاں نقل کرنے پر ہی کفایت کی گئی اور وہ
یہ ہے اور اس سے ادنیٰ خوش فکری اور نادر خیالی ظاہر ہے۔

داسوخت تنظیم نے جو لکھا	یہ ریب یہہ قابل شہ ہے	کیونکہ کیا ب منع دل ہو	پرسوز و گداز ماجرا ہے
صنعت سی نہیں ہے مرقعہ	افزون سے کلام سب میرا ہے	ہو کیوں نہیں بھو اغراض	کیا پہول بہا میں کہلا ہے
	لصیف کا حال جی لگا کر	کہدو کہ یہہ بان عرقضہا ہے	

گلزار تخلص لار جگن ناہتہ شاگرد خیراتی لال شگفتہ مولد و مسکن لکھنؤ۔

آبگو کہی انکار را تو بخوف	بوسے لیلو لکھنؤ خستہ گریو	دوستانی اسکی تھی مکن خوشگفتہ	اپنی واسوخت لکھا لکھی گوہر گیسو
اکائین حال دل راز شاہ دیو بہن	ہو گئی شاہ خدیجہ میں گیسو		

گلشن راسے تخلص باسم خود سپرینڈنٹ آف ویس تحصیل جھارکھڑ خاص ضلع پنجاب کی ایک چھوٹی سی کتاب
موسوم بہار تاریخ مطبوعہ ۱۳۰۲ء ایسی چھند صاحب بن اکسٹر اسٹنٹ لکشنر بہار و ضلع جھارکھڑ اسمال کاز کوٹ ضلع اجمیر
کی تعریف میں دستیاب ہوئی تھی اور میں سے یہ ایک بندہ پسند ہو کر تسلیم ہوا۔

گر لکھ طالب ہونہ کا ادنیٰ دیر لکھ	اوسکی دامن کوز گوہر ہو لکھ	پہر ہو حیا طو ہو دیور کی لکھ	ادنیٰ بخشا لکھ ایک عالم لکھ
بخشن جو دو گرم کا ادنیٰ لکھ	فہم ناقص میں تھی لکھ		

گلشن تخلص سے بہار جغیرہ راجہ لعلی بخشی فوج سلطانی لکھنؤ۔

بخود میں یہ عجیب لطف ملا دلوں جو تری مست ہوئے تہہ تہا

گیشی لال قوم ڈھونڈو لدرام گیشن سکھریو لڑی ہتم مطبع آفتاب لکھنؤ نے ایک کتاب چون کی ایک
نام شہاد میں تھی ہے جس میں ہندو اور مسلمان بادشاہوں کی تاریخ لکھ کر قوم ڈھونڈو کو پرچم نایت کیا ہے پھر
اونکا اوسین سے یوں یادگار لکھا گیا۔

ای ملک ہیرہ آخواری خیال | پہول سپر نامی گیشی لال |

گیشی لال قوم ڈھونڈو ہتم اعتبار جیلو طور میر تہہ پہلے بلند شہر میں انکا مطبع تھا۔

سیکھ میں نے لکھا ایک چپ	سی ہی چپنا ہی سی ہی چپنا	بزم میں طرح چپکاندہ ہی ساگر	چنگ چپنا لکھ چپنا فانو کو تیا چپ
ستر حق میں گیا کہ لکھ	سیکھ خلق میں چپنا چپ	چپین میں گیا گیشی لال	لوہاں میں چپنا چپ

گلشن تخلص لکھ پڑشاہین گیشی لال تہری مقدم لاہور شاہ گرو تہرہ۔

لی پو جی تہہ زندہ جاوید ہو جاو | لکھنا نا لکھی ہم تہوں چپنا

گوہر تخلص بند پر بنی تا بہ ایک غزل انکی گلہ نشہ شمع امیر مہدین کی بچی اتھی اوسین سے یہ شعر منتخب ہوا	
محراب بیت ابرو کی کہتا ہوا	کعبہ کمر جو قبلہ عالم تمام شب
گوہر تخلص منشی لال بدایونی یہ تاریخ تصنیف منہوی قیاد دیہی پر شاد سحر کی اذکی تصنیف سے ہے	
ماتل فی معا کہا یہ گوہر	مرغوبیل ہے سال پوری
گوہر تخلص منشی ہونی اصل قوم کہتری شاگرد جو اس سنگہ جو ہر تخلص لوق خوش فکر فصیح البیان ہے ادھون نے ایک سہس کیسے فارسی شعر پر اولٹ کر اوسی کی رد میں کہا ہے اوسین سے ایک نید لغزوت تذکرہ لکھا جاتا ہے	
مضرب تہذیب دہ لکین	دشمن دہل نیا خصم دین
سب لعنت کوئی خود لعین	شکر سکائی ستاعتی کہین
ابن نیا کہہ دین چہ مہین	لعنت اللہ علیہم اجمعین
گوہر یار تخلص منشی رام سیوک میر منشی القام کشتری ملک مانی نیدر آباد کن شعر اردو فارسی کہتے ہیں۔	
بہت کجی اولکافہ کن کی	مہار کشتہ نید کی گفتنی بہا
لالہ تخلص لالہ ہوانی پر شاد بیا شہزادہ ملی داو سخن کی مذمت میں کہتے ہیں۔	
شجر بنی کا سیکہ نہیں کہی ہون	طرز بہر طرح ہی بس سکا لکھو گیا
جنگلو میں شہر کا دھواں نہ رہا	دشت و طریقی ہی ہو دایہ کی
وصل اوس گل سر پہ چیت میر گویا	یعنی شہی ہو ل کر تجا نی کی
جس دلی لکھنؤ ڈھڑک کر گویا	تیب ہی نہ بول بیا بانی سخن گویا
لالہ تخلص منشی انندی پر شاد حیدر آبادی شاگرد فیض بہہ شعر اولکافہ کر دنا اور لاکار منشی مرگ پر شاد صبا سی لیا گیا	
جان بہتر شکی کوہم کو کہہ	مانی تصویب ہی فرما دگی
لایق تخلص لالہ رام پر شاد ساکن مہرا	
بھیج فرج کو تباہ قاتل کی	معاذ اللہ نہ پر مرن کی جو جیفا
لطیف تخلص لالہ شینو سہاے خلعت دیوی پر شاد بیا شہزادہ فرج آباد۔	
دیوار غنچ کا ہرینچا کیسلی	نامح کی بات خدا ادھر مشورہ
لطیف تخلص دولت سنگہ قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر خروٹی دین قدیم شاعر تھے عرصہ قریب پچاس برس کے ہوا کہ کردار فانی سے رحلت کر گئے یہ شعر اولکافہ ہے۔	
کوئی کہتا تھا قصہ مجھ کو	میں اوسے اپنا ماجرا سمجھا
لوحی تخلص منشی بھگوان دیال عرف کاک بھینڈہ قوم کا تہہ سری باسپت فارسی اور اردو میں ایک شاعر بن	

مستوفی ہونے کی سبب		ایک عاتق کو کہ میں نہایت
محرم تخلص لالہ وار کا پر شاہ کیل خلف جو دہری بجا و لعل متوطن فرخ آباد۔		
ملا لوتی کیا سچا عجب	جو بہنیں ہیماں کی گئی ہیاں مجھ	
مجنون تخلص لالہ شکر لعل ولد دودھی لال پاشندہ فرخ آباد۔		
اپنی مجنون لئی تو ای غیرت لعل	تیری فرقت میں کیا نہ پریشاں	
محبوب تخلص منشی محبوب سنگھ خلف گلاب سنگھ کہتری دہلوی علم مجلس کے اوستا ہیں اور پادجو دہری		
سال ۶۵ برس کے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہیں اور مختار کاری کرتے ہیں اور شہر میں ہی چنانچہ شعر اور کتابت		
ایک وہ حیا کو دسی اوٹھاوا	مجنون میں ہم چھی لیلی بناوا	
محرم تخلص لالہ انکد راسے فرخ آبادی۔		
سچہ محرم کو کہ لکھنؤ میں آگیا	کبھی یاد آگیا یہ مدین عالم جو آگیا	
مخلص تخلص اندرام دہلوی وکیل عماد الدولہ محمد شاہ بادشاہ کو عہد میں ہی پیشہ فارسی کہتی تھی اور کبھی کبھی		
اردو بھی چنانچہ یہ شعر اور کتابت۔		
آتا ہی شعر اور تیری بار بار	کیا دن ہوں کہ خوشید قیاد کو	
مخلص تخلص بابو منشی دہر اوستا دہلی منشی رام زارین تھنق۔		
مداری لال مصنف اندر سہا یوسف بزم سلیمان سکھ لکھنؤ اشعار افکی کتابت کورسی منتخب کہتی گئے		
جسک وہ لکھیا میر لکھنؤ لکھنؤ	چھاتی بڑی لکھتی میں کی	کیا کیا دیکھا دیکھنے لگی مداری لال
اوسکو ہی اپنی بات کہہ کر دیا	نیک فقیر کے لئے چھوڑ کر چلے	قابو میں لکھیا یہ تہہ تہہ پر اول
مدہوش تخلص منشی کنوچیا صاحب لکھنوی خلف منشی برج لال قوم کا تہہ سکینہ علم فارسی میں چھاتی کہتی ہیں		
اور شعر اردو بھی کہتی ہیں چنانچہ اوٹکا دلوان موسوم بہ ہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیزہ اور پر معنوں		
فن شاعری میں منشی سید ولال کے شاگرد ہیں۔		
میں نے عدہ کے پہرے کی ام لکھا	ایک دم فرق ابھی ان میں لکھا	دیکھیں کہ میں تہہ تہہ میں لکھا
غیر حدم لکھا پوچھو دیکھو بار بار	وہ دہلوی التاویں بخارم لکھا	مر گیا عشق و ہاں تہہ تہہ لکھا
مدہوش تخلص نذرت راجہ سید خلف نذرت گلاب سنگھ قوم گور برہمن ریختی تہہ میں اور شعر کی اصلاح		
منشی درگاہ شاہ صاحب نادر سے لی ہے یہ چند شعر ان کے منشی صاحب ممدوح کے مرسلہ میں۔		
گو بسف کنعانی ہی کیا اور چہا	پڑھ کر ہو گیا بار کو لیا وہ کہہ	لکھنؤ میں ہی کہہ گیا اور چہا

مدھو سن تخلص لالہ اپنے پرشاد مترجم پوختی گوئی چند۔		
پالہ سکو و حد تک تاشاد	اچای مدھو سن و صلیک اگر پھر	
مروت تخلص تہذیب کشمیری یاس کرن عرف تاتو جی دل تہذیب لستی رام دکنہی پائندہ لکھنوشا گرد امانت		
بیچے بہ چوڑی لیتی بن چھکڑا	ویتی ہونچن رہا و چھکڑا	اویت سنگن کا پونچن مایہ
سڑپی مثال اپنی آبنائے حشر	دریا جو دیکھ پائے کشمیری	دل تہوٹا تہہ سو فانی دلیلیا
دل پستی خلیقا ہو کر لگا کر یانو	کرتی ہونچن نہ جھکا کر	تو جو گل جن میں کلائی لچکے
خود جام می جو نمونہ سے لگا لیرا	ہمو دھم حلال جو جی لگا کر	مدت دانت تہا جو سگڑا
چچتا نازان جیسے مروت لگا کر		
مرحہ تخلص جانی پرشاد این جگل کشور سکنتہ فرح آباد وار د لکھنوشا گرد تو اب عاشور علی خان بہادر۔		
نظر آدین اگر کی ہمارا کہیں	اکا و سن عم و ہیا پتی میں تیار	نظر آدین جھین یاریکی ہمارا کہیں
چشم روز نشوڑا تاتو جو ہمارا کہیں	دیکھو خانہ نشین نگین لوار کہیں	شعلہ عارض جان لکھنا نظر آ
جگا و کیا او سو دیوانہ بنایا تو	اد پر زو زالی میں نہ لگا کہیں	شوق دیدار سے کوئی دین کر چہ
مفتوح ہوا و کھانہ گاہ لیا گاہ	نیلی سلی زد کہنیا کرد ہمارا کہیں	کرا و سن کسے یا نہ ہو جو ہست
لکھنوی لکھنوی مرغ ادھر ہو تو		
سکنتی دقتین ہوئے پیش بدیوار کہیں		
مست تخلص قوم بہتری ساکن گوجرانوالہ صلیح پنجاب		
گروہ کا کل کی تہذیب لکھنوی	ایسے ناگت کو بیفہ شکم کچے	دخل کیا رحم کی بوقالی خنجر
مست تخلص عوض ربے اور حال معلوم نہیں۔		
مست تخلص شکر تاج کا تہہ شاگرد نصیر دہلوی۔		
دار و صبر دل سی روان تاپ سینے		
کدہریہ فافلہ جانا ہے بار و لو خیر و بھو		
مسرور تخلص گردازی لال حیدر آبادی شاگرد فیض۔		
شاگرد ہون پتی حصہ بہ سرود و زو		
خبر سے مجھ کو کام نہ تر سے بہ غرض		
مشتاق تخلص شہار ادراکش ساکن سرچن مگر ضلع مراد آباد تھاکر گلاب سنگھہ مشتاق کے استاد ہیں		
ہم میں عاشق اور مست لکھنوی		
جیسے پتی ہو نظر قاق کی		
مشتاق تخلص شعی رام غلام ساکن		
شاگرد خادم		
بہان مانا کہین تو کل انداز	جو گلیا ہا جتو کر گیا طرح	زادہ پتی قاق میں زندہ پند کر میں
میں ہون مشتاق حنیف لکھنوی		

سراپا سن ۱۹۵۰ء
برطانوی دور میں پائیدار فن کارانہ شغل نہ ہو سکا تھا۔
میں نے ان حضرات کی تصویف کی ہے۔

استاد محترم، السلام علیکم وعلیٰ آئالتہم ورحمۃ اللہ علیہم۔ میں نے آپ کی کتاب "تاریخ و تہذیب" کو پڑھا ہے اور اس میں لکھا ہے کہ "تاریخ و تہذیب" کا مطلب ہے "تاریخ و تہذیب"۔ میں نے اس کتاب کو پڑھا ہے اور اس میں لکھا ہے کہ "تاریخ و تہذیب" کا مطلب ہے "تاریخ و تہذیب"۔

مشاق تخلص لال بہاری لال بن دل سکھہ اسے شاگرد مجذوب و مقیم فتحپور			
نہ تخریرت اپنا نکتہ ہے	آئینہ کو بھی ایک سنگ ہے	چشمے دیکر نہ بال سنجہا و	زلف بچان میں لال نکتہ ہے
جلد آؤ کہ گلہ مشاق	چشم روزن سے راہ نکلتا ہے		
مشاق تخلص لال بہاری لال رام اکمل الانجیاری ولد لالہ من بہاؤن لال بابتہ دہلی شاگرد مرزا غالب			
یون جری ساہتیہم میں کاشی	وہ اعتراض ہے کہ اوٹھا یا نچا لگا	بگنا خیر و دلین تو خود چٹا لیکھا	مشاق ہم ہی عشق جیسا یا نچا لگا
جہاں جاگے وہاں انگڑیاں لچ	بیان پیلانی خوشی کہاں کی		
مشاق تخلص شاہ کرگل سب سنگہ تو طبی بسواڑہ علاؤ الدود وڑکی کالج میں انجیری کا علم تحصیل کر سیکہ بد عہد میں سال			
سے سر شہ نہر جن میں ملازم ہیں اور اچکل دہلے سے	دیا پور تک کے سب و سیر پہن شیعہ کا شغل حکیم غلام مولیٰ خلق کی صحبت سے		
ہیم ہو چکا اور بقول منشی درگاہی شاد صاحب نادو بدیہہ گویا میں ہی قاد ہیں اور دس یا پانچ شاگرد بھی موجود۔			
میر جاجن ڈانگہ پور سنگہ ہر دو سکے	تاماں دیکھنا آتے نہیں تھکے	ہو کے مشاق اس سنگہ کا	دل نے کہا ہن میں کسی گھر کا
ہیر تیرے در پہ جہہ سالی کی	مٹ گیا سب لکھا مقدر کا	سیرہ آنے سے اس کے حیران ہو	کہ خزان ہے بہار کی صورت
دلین بونکی ہوں اتنی تو خوش کہتے	ہی لب خوشی سینہ میں گھر تیرا	کس سے بکسی کی کیا تر جھپ	رو نیکو آیا ایر ہمارے قرار پر
مشہور تخلص بندت راو کا کنن دہلوی شاگرد حافظ قطب الدین شیر۔			
افلاس میں ہی دل غمی غمی لبتو	داغوں کی درم اور رخ زرد کرے	کس سے عیا دیکر تمنا نہیں ہو	جو جانکا ہو دشمن اس کو کیا کام ہے
گدہ بٹا ہلو باغہ جالین گرجہ نہ چٹا	پتیا جھپٹا گلو مشرق فریڈن پٹا	پتھی ہی زائد کیا ہو کی جنت	ہن میں بندہ میں کیا بکشن خدا
گر آشیان بنایا نہ چٹا لکھو	بری نظر میں گلچن کی کو کھانچو	کہہ کر کو آشیان کیا کر ڈین کی ناخبر ہو	اور بھلی سیابا میں در گلچن کا
مشہور تخلص بریلی کے کا تہ صاحبہ نے ایک حضرت تہ باد چکر تخلص مشہور ہیں مگر احوال بلکہ نام مکمل مشہور نہیں			
خوشی کے گونڈا ہی ہو جو بھلیں گام	لیکا یا ہے آج یہ بار دہر کی ہیں		
مشفق تخلص اجماد گن بہادر رئیس کلکتہ شاگرد مولوی ظہور الدینی محزون صاحب یوان۔			
خفگان خاک ہر جہ بان سن فیا	ہی قیاس کا گمان سکو قد دلیرا	خند تو آئی ہن میں چٹا ہن میں بکلیں	جیٹا ہاں بھی اسی یاد بیدار
مصاحب تخلص بندت مصاحب رام ابن بندت روپ چند سکندر دہلی۔			
راؤ دل فاش ہو گیا دل کم	اے موزن و چشم بر ہم سے		
مصطرب تخلص دو ارکا پرشاد قوم کا تہ سکندر شہنشاہ گرد محمد علی تنہا۔			
ترخی عدو نہ برائے ہم شماری	بہت اختر شماری کر چکے ہیں		
مصطر تخلص لالہ ریشہ پرشاد ابن منی لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صغیر۔			

- ایک نیا جہاز

ایہی کی ہوا یہی کہتی ہو حضرت	ادریجی پنہان سہم لودم جانا	
مقصود تخلص پنڈت رام نرائن این پنڈت شیو پرشاد تحصیلدار علیگڑہ سکندہ دہلی۔		
ایہی میں تہن تو کہاجیج بن ہن	کیا فائدہ ہوتی ہو مضطر رہا	
مقصود تخلص پنڈت کہنیا لال سپرنڈتیشن نرائن ساکن دہلی محلہ ملی۔		
خجری اجلا دلے فولاو کا	سخت جانی وقت ہو لاد کا	
مقصود تخلص کنور سین لکھنوی تحصیلدار ریگنڈہانی ضلع بلند شہر گرد مصطفیٰ۔		
خلل اندازو فاکوٹا غار ہوا	کروا ب خط مضطر ظلم انداز ہوا	سوز جگر کو دیدہ پریم کو کہی
ایہی سے بیکاری ہے تو ہن	دل مضطر مقرر رات کا فی	ان فنون کو کہی اور ہم کو کہی
مقصود تخلص لالہ رام جیس لکھنوی۔		
کب ہن زندگی گوارا ہو	جی تراخیر سے اتارا ہو	زیت ہو تب جی سکایان ہو
جو کرا دل ڈاٹا ہی مجھی جون فیل	دلکا بچنا سا قیامت تیری ہاتھ	یاد مان اپنا ہی گدارا ہو
مقبول تخلص پنڈت بھی نرائن این پنڈت گوردھن داس متوطن فرخ آباد شاگرد غالب۔		
سامری آخر اسیر دام الفت ہو گیا	چشم قاتین تری جادو کا سر ہو گیا	اجا کی ناز خاک کے ڈھیر نہ کیجے
دیکھو دمان یار کمر پر نظر کر د	کیسا جو اسے دھن لاجو رکھ	مفتون تلاش ہی میں ہون دو
مقبول تخلص لالہ گھوڑیال ابن پرہو دیال متوطن فرخ آباد۔		
اگر بعد مرگ کے بنارہ اوٹھائیگا	جینے ندگی میں نہ پوچھی خبر کہی	
مقبول تخلص جیکہ اس فرمان نویس سلطانی خوش نویس لائانی دلچپی لال وطن بزرگون کامراد آباد بے بنقیم لکھنوی محلہ نویستہ صاحب دیوان شاگرد منشی میڈیو لال زار۔		
دیکھنی پاؤں گرا دس گل بنی کا خن	تا دم مرگ دیکھوں گی گلزار کا خن	کل قصدا آتو تو وعدہ دیدار کا خن
لوگ دنی ہیں قصا پتر کہی سنی	دعوتانی ہو حب تری یار کا خن	بخت پرستہ ہوئی سیا جو لگا پچھ
مست کیونکہ ہنہ ہی مقبول لال	دیکھتا ہے وہ مدام اوٹس نہو کا خن	الہی کس ہوا ہے دو چار دل پر
ہے کہلا لگا گل گچون سلاست	دیکھنا گیا یہی کیا کیا بہا دل	
مقبول تخلص جگیش پرشاد تحصیلدار منو نیل راجی۔		
جینے بہتی ہن میری تپا یوں کہتے ہن	میںے کیاتے کہا تم کو کیا سچ	
مقبول تخلص منشی چھوٹے لال مالک مہتمم مطبع بوستان العاشقین شہر لکھنوی۔		

ملک تخلص بالو جگنا تہہ پریشاد رئیس کلکتہ شاگرد میر یاسط علی محوی -			
ادبیک سائب سالہا تہہ			
متنظر تخلص تہہ شیو نا تہہ خلف رشید دیوان شکر نا تہہ رئیس لاہور -			
تری آئینہ کو کوئی کجور پیکر تو ہوتے	مان اگر کجیا تو دست مکتد تو	حلیج توڑ ہی تو فی محمد جیام	دلیر کی تابت کہ تیرا کار سر تو ہوتے
چشم گریان کج بدو خون سے چھیدیں	حضرت قصا دیش کجے دستہ تو	تری ل شکنی کا ڈرانے کا نظر	ورنگہ کر دین در تو ترا خیر تو ہوتے
تو فرمایا اگر میر دل نصیر تو خیر	عاشق گفتا ہوں کہ تہہ کج	ایسی دل شکنی کی تہہ منظر ناگنی	روید و دلیل کے جہان گل تر تو ہوتے
ملشی تخلص منشی ہر چہ متوطن قرح آباد خوشیا من اگر کہ تہہ مقامات مختلفہ میں تحصیلدار رہے ہیں اور تذکرہ منشی			
مین الکا تخلص مہر لکھیا ہے -			
ای کمان بر جہاں جاتا ہوں	پہنچا ہر ایک دم میں پس سر رکھا	نہند گئی اردو کی تصویر جو جگو	تہا خواہ میں کجی تو لوگو کوئی خیر
تو اب تہی خواہ میں ہی رہی آئی آرزو	ہم خیال اصل جانان تہہ ناگنی	نہر گلین چشم کی بیا رکھی لی جلی خیر	بوتلہ ہر نہیں تہی میں تری دوش
ملشی تخلص عجائب رام انجہانی مقیم مرشد آباد شاگرد قدرت اللہ خان قدرت -			
تری ل سے کہ کینہ کوئی کہو	غوطہ گوار سے آب گہر میں ناخن		
ملشی تخلص مولچند قوم کا تہہ ماہر شاگرد شاہ نصیر ملازم قدیم شاہ عالم شاہ دہلی صاحب دیوان گذرے ہیں اور			
انہوں نے ششیر خانی اور شاہنامہ فردوسی کا ترجمہ اردو نظم میں کیا ہے از انجملہ ششیر خانی کا ترجمہ تیا م شاہنامہ اردو بہت			
شہور ہے اور ایک کتاب سام نامہ بھی او کی تصنیف سے ہے الکا انتقال سنہ ۱۲۳۶ء میں ہوا -			
چشم ہی قہر بلا نصیر قیامت	اسکی لوگ تہیں آفت جان بھر	خواہش ہمیں کہ تہہ تیرے سیم و گھر	بہر آرزوی سینہ سے دیکھ چہ گھر
مایل اوس چکا کب گل کے سیکے تے	محو کاکل جاکب سبیل کی پکے تے	زیر گار جج سب ازای شکر کھیل	ایک دم کج دیباچہ کے سیکے تے
مین آفادہ یارب سرفراک تہن	ستیدہ دود فداک ہون	عشق کینہ دل پر سچ و چھوٹی	پر یہہ جو چھی کوئی دیندہ من و چھی
وہ چار آئینہ ہر دمہ رشکا ہوں	پرا لنگاہ سے شہر تہہ میں گاہوں	کہ تہی یاں سون ڈالے ہیں تہن	تہا پاس تو میں تہہ تہہ تہہ میں
زحمہ تہہ تہہ تری لیل کا			
کہ تری تیغ کار گر ہنوتی			
سوز			
او شہاد و یار و تم اپنے دل سے خیال نصیر تہہ	تہہ پریشان کہ وہ ادھکا ہر ایک تہہ دیباں جانکا	پرا گہری جو دیباچہ کجی تہہ تہہ تہہ	پرا گہری جو دیباچہ کجی تہہ تہہ تہہ
غرض کہ ہر دمہ و ماتجہ فیض چشم گہر تہہ	نہ کوئی لنگہ نہیں کو کچھ تہہ تہہ تہہ	مقام حر کو کجاک تہہ تہہ تہہ	مقام حر کو کجاک تہہ تہہ تہہ
نغم خوشی کیونہ ہی یکساں لایا تہہ تہہ	کہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ	ہون میں بھون صفت کیونہ تہہ تہہ	ہون میں بھون صفت کیونہ تہہ تہہ
کہ ہون میں ہر دیباچہ تہہ تہہ تہہ			
در مذمت ذوالفقار خان			
ان ذوالفقار خان تہہ تہہ تہہ	خوف خدا سے ڈر تہہ تہہ تہہ	از شاہنامہ	

گیا گودریائے چین سے گذر	نہ مقصد کا پر ماتہ آبا گھر	ہوئی آتش جنگ افروختہ	ہوا خانہ آشتی سوختہ
	چہا گردنک سے رخسار ورت	نہان ہو گیا مہر گیتی فروز	

مشتی تخلص بنایک پرشاد سرشتہ دار محکمہ سول جج لکھنؤ باشندہ تیار س طبیعت رسا ذہن عالی خداداد رکھتے
بین چند سال ہوئے کہ آپ نے سند و کالت حاصل کی۔

اوس قمر نے جو افشاک کی گئی	ہو گئی دہر میں ہم مطالع آخر گئی	روز روشن کیسی تیر کی بجی باغی	اسکے خلق سے تھی برابر گئی
کھانہ خوش تھی ہر دین عجیب ایل	گوش جانان کی ذوق تھی گئی	سکھلات تیرا عارض جان پہنچ	اکہنی ہن بخت ساشل سگ گئی

مشتی تخلص تھی کند لال قوم کا تیرہ سکینہ کاندہ آباد خلیفہ تھی دیو کی سدن ہر تخلص نے مذکورہ مذکورہ سبھی
تہن او میں سے بہ شعر منتخب ہوئے۔

چلتے ہیں اہل ہوا و آتش آداس	سایہ کی توقع نہ ہی بال ہاس	ابو تہ لعل حسین تھی ہلال و فخر	ہم جنس و نو ہم نشین تھی ہلال و فخر
محراب کچھوالی سے تصویر انی پیکر	اس عقل پر صد ذہن تھی ہلال و فخر		

منعم تخلص ہوئے لال شاگرد شاہ نصیر مشیر فارسی کہتے تھے۔

کہیں کی بابے ولا آج قدیبا نظر	کچھ قیامت سے آتی ہر جی آنا نظر	وان اشاہ اردو مطاح ہلالی	ہر یہ اکہ کاسوہ مقطع فتالی

منعم تخلص کند لال قوم کا تیرہ شاگرد نیت زامین داس منیر تخلص پروانہ نویس محکمہ صدور دی دہلی۔

ہو جدم خرامان پری بکھر گیا	ہر ایک کچھ تھی کر ماتھا چھو گیا		

موجودہ تخلص تھی کا کا پرشاد خلیفہ تھی ہگوان دین باشندہ لکھنؤ علوم ضروریہ سے آگاہ تھے عربی اور فارسی زبانیں
خاصی دستگاہ رکھتی تھے ناظم و ناظر بھی ایچھے تھے اردو اور فارسی شعر خوب کہتی تھے او کی ولادت سن ۱۳۰۵ء میں ہوئی
تھی اور انتقال ۱۳۱۲ء جولائی ۱۹ شمس ۱۳۱۲ء کو مرض خناق سے ہوا او ایل میں سلطنت اودہ کے ایک مقرر الہ آباد تھے اخیر
میں مطبع اودہ اخبار کے چند سال نوختوں سے خوش نویسی میں یکساں تھے چنانچہ ان کے خط کی جہی ہوئی کتابیں بڑی
قدر اور قیمت سے فروخت ہوتی ہیں ۱۳۱۲ء میں نے ان سے ملاقات کی تھی جب کہ وہ ٹونک میں نواب
محمد علی خان کے لئے مطبع تول کنوڑ سے ایک کل چھاپہ کی لیکر آئے تھے اور دکان ادھن دنوں میں صاحبزادہ
احمد علی خان رونق تخلص کے مکان پر مشاعرہ ہوا تھا اوسمیں ادھن نے اپنی غزل بڑی تھی دہلی کے مشہور شاعر
تغویہی اوس مشاعرہ میں موجود تھے ادھن نے ان کی یوں چال اور بندش مضمون کو بہت پسند کیا تھا اور بہر موجود
ایک فارسی قصیدہ بھی پڑھا تھا جو نواب صاحب کے لئے عید کی مبارک باد میں لکھا تھا اس کے اشعار بھی بہت پر مضمون
اور بامزہ تھے ان کی غزل سے میگو دو شعر یاد رہے تھے سو بہان لکھتا ہوں اور یاتی تعقیفات ان کی معلوم تھیں ہوئی
گو کہ ایک فہرین نے تھی نول کنوڑ صاحب کو لکھ کر دریافت حال کیا تھا اشعار موجود ہیں۔

آپ پر زاد بنات کچھ	پر نہ کہیں ہم سے اور کچھ	ایک ہی بیمار نہ اچھا ہوا	آپ سیما میں ہوا کچھ
<p>موجی تخلص موجی رام خلف دیوان چتر پرت ملازم نواب حسین علی خان بہادر پسر نواب سعاد علی خان بہادر شاہ لکھنؤ کا یہ سری باسیت قانون گوئی قصبہ ساندھی شاگرد غلام مہدائی مصحفی پڑے بزرگوار اور خوش فکر تھے سات دیوان اردو اور فارسی انکی تصنیف سے ہیں۔</p>			
ہتی گرد سی بہر جو غریبا لڑھکیا پائے	شندہ ملا ہی تیرہ جینے کیا دن	چومون ہزار تیرہ سیر نہ پائے	دو چار بوسہ گر لب کشاں کے پائے
آیانہ ہیک میں تہا کوئی کیا	میر کو بعد ہی سے یا کھنکھ پائے	انی چارو کی لکی گلشن فصل گل	بلیں نے جوم چوم گلبد کی پائے
دشت دوز کی تہا وہ بہر جو چوکے	جائیں اوکھ کہہ دین غزال چوکے	جاوگنا تیشہ لکی سویتوں گل	ہٹیر کی شہری کرکے پائے
مانی نہ ایکیا تہر تگ نہ پائے	سیر سیر ساز تہا اویتن کے پائے	کہولی جو دوتی لہا گو گریں	زاہد کو ماتہا تہا دے لہی پائے
<p>مخمر کی دن سیر تہا عکا چوچے</p>			
<p>مورتون تخلص مہاراجہ امراہن عظیم آبادی نایب صوبہ عظیم شاگرد شیخ علی حزمین نواب قاسم خان باطنی گالہ کے عہد میں پڑے نامی گرامی امیر اور حاکم صوبہ پٹنہ کے تھے بیشتر فارسی کہتے تھے اور اردو کم لکھا مفصل حال اول جلد میں حوالہ نہم ہو چکا ہے اخیر میں نواب قاسم خان نے ظلم سے اذکودریاے گنگ مین ڈبو دیا تھا۔</p>			
ابر ہو گا تو خجالت سیتی پانی پانی	میں قابل ہو سیر دیدہ خوباں تہا		
<p>مورتون تخلص چتر سنگھ کایتہ ہلوی نیرہ منشی مادہ بودام صاحب انشا مشہور۔</p>			
بیتا رہ کو تر دیکھ لہی چٹن	چوڑ کو تہ لکھا سو غر خان لکھا		
<p>موہن تخلص پنڈت موہن لال قوم برہمن سورج دہن سکے دہلی حال مقیم گوالیار اپنے کو ذوق کا شاگرد تہا نے عین یہ شعر اذکھا منشی درگاپر شاد صاحب نادور تخلص کے مذکرہ نادراذکار کی تقریر سے لکھا گیا۔</p>			
دیکھ موہن سکویا چشم بہار	غیرت گلزار ہے بہہ تذکرہ		
<p>مہاراج تخلص راجہ پلاس اسے نواب حمت خان کے دیوان تھے۔</p>			
کھر کو جو دیکھا لہی کو ترے	ہتا ہی کہلا دیدہ مہتا قلیک		
<p>مہجور تخلص منشی شیو پرشاد متوفی پنڈت کشمیری یا شندہ دہلی زمانہ عذر شدہ ۶۱ میں در پڑ منشی راجو تانہ کے پیشرو تھے اور آخر کار اوسے عہدہ میں جان بچی ہوئے آدمی بہت قابل اور سنجیدہ تھے انکے پیچھے پنڈت شوزین جی موصوف جو وہ پور میں مصاحبے راج میں ادا و تکیے پنڈت برجہا تہا یہ نظم سائرات راج میواڑ میں اور لیاقت اذکھی علم عربی و فارسی میں اول درجہ ہے۔</p>			
نظر آنکس پر سچ نواب بن سیتا	اسی وہ کہو میری حساب سیتا	کسی زلف سیاہ کہی ہے	رنگ سے جو سچا دیکھیں تہا

میکتی کا رنگ ہے اس میں	موج ہے ساغر شراب میں پنا	او کی زلف کیسے حسرت میں	ہے گہر مدہ پر آب میں تپ
زلف پرتی ہی چشم گریانین	جیسے ہر تابی کہیں کی میں پنا	زلف شہزاد کی تھو میں	ہے نفس سینہ کیا میں تپ
شرم سے دوداہ سوزان کے	کیجلی سے ہوا جی میں پنا	کون ظالم ہے حیرت ل میں	نظر آتا ہے ہر طاب میں پنا
نرم میں کہ ہے شرح جہانان	دل کو ہر تار ہے دیا میں پنا	دل جگدو دہا سے ہیں پر	ہوئی ہیچا خراب میں پنا
کے کا کل کا وصف ہر قوم	ہوئی ہر طرف کتاب میں پنا	مرگے ہم شمیم گیسو سے	تہا نہان آہ کشا میں پنا
جان کو اپنی تیری چہیں میں	ہو گئی حالت عتاب میں پنا	آبلہ دل کا ہو گیا پردو	ہے عجب سچ میں عجا میں پنا
حسرت زلف جو لکھی مہجور	خط کے آیا میری جہ میں پنا	ہو کر لگی جو پائی نگار میں پنا	مثل عقیق ہو گئی لوح فرار کی
کب چین خاک میں دل بقرار سے			
ہی برق جلوہ گر میری تہ میں پنا			

مہجور تخلص اسے بلا قید متوطن میر پڑا انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ ختم کتاب ثنوی مخزن الغنق منشی علی رام عزیز سلطان پوری میں دیکھا گیا

مہجور تخلص منشی بہاول شاہ گرد موی رام پڑا دو شعر کے گلدستہ شعرا میر پڑا نمبر ۲۲ سے منتخب ہوئے۔

یقین ہی قتل عدو کا اوٹھا گیا

مہر تخلص منشی مہر چند متوطن فرخ آباد۔ انکا تخلص منشی بھی تھا اس سے کلام انکا دلا تخلص منشی لکھا گیا

طیغوش تخلص منشی شیو سہاس خٹہ منشی دیبا پر شاہ غور شاہ گزشتہ استاد خان ذاق۔

جالی کی انگلیاں تری دیکھ کر پری

ہیں گینو نور تنکے غیر لاسا

مالوان تخلص منشی مسرارام ولد منشی لکھپت اسے خلف شاہ پری رام پڑا سر ہندی چھٹی یا شندہ دہلی جو طفلی

میں ہی یتیم ہو گئے تھے مگر اپنے دادا دارا پری رام کے ظل قرینت میں ایسی پرورش پائی کہ علم ہندی اور فارسی

میں بخوبی روشن سوا ہو گئے انکے دادا اڑے عالی ہمت اور فہمیدہ زرگوار تھے اور انہوں نے اپنے دست یاروں کی بھائیوں کے

اپنے بیٹا بیٹوں اور پوتوں کی اہوازہ شادیاں کیں وہ ہندوستانی سرکاروں میں معزز معزز علاقوں پر ممتاز رہے علم

سیاق میں اور تاد زمانہ تھے کتابت ایسی کرتے تھے کہ باوجود کاروبار ملازمی کے ایک چہ روز کی کتاب تو لکھ کر

تھے اور فارسی شعر بھی کہتے تھے چنانچہ انکے پر پوتی منشی درگاہ شاہ صاحب دت تخلص لکھتے ہیں کہ اور انہوں نے ایک نئی

فارسی سکند نامہ کی زمین میں شہر کی بیگم کی تہ لکھ میں لکھی تھی الا یہ میرے پاس موجود نہیں ہے ورنہ اسکا

نمونہ یہی لکھ دیتا ۶۶۔ ان اسے صاحب نے نمبر ۹۹ میں ۹۶ برس کی عمر میں رحلت فرمائی اور دوکان

میں ایک دہنہ چاہ پختہ کے اپنے پس ماندوں کے لئے باقی چھوڑی منشی مسرارام مالوان اس کے وارث ہوئے یہ صاحب

پہلے پہلے تو لواب حلیہ خان الی چہر کا فیروز پور وغیرہ اور یکم شہر اور لواب حسام الدین حمید خان وغیرہ شاہ اودہ وغیرہ کی ہندوستانی سرکار و عین الہکار رہے پھر انگریزی سرکار عین برٹ کی محوری کی لاہور میں دیوانی کے اظہار نویں ہے ایسا لہ میں پیشکار کورٹ آف وارڈس ہوئے غدر کے بعد دہلی میں ڈاکخانہ کی محوری کی انجام کار تارک درگاہ ہو کر خانہ نشین ہو گئے اور اس علم میں ان کے فرزند رشید منشی درگاہ نادر نے ان کی خدمت گذاری کی قریب ۱۹۲۵ء کے انکا انجام بخیر ہوا ان کی طبیعت بہت موزوں اور ذکی تھی شعر کی اصلاح کسی سے نہ لی اور اسپر بھی شعر بہت صاف کہتے تھے ساہتہ ستر نظم اور شکر تائین فارسی اردو اور بہا کہا اور تارگری میں ایسی یادگار ہیں جیسے اوہما تم را میں و شیو پان کے برہم پور کہند کا ترجمہ فارسی ترمین اور پھر اہمیں دونوں کا ترجمہ نظم بہا شاہین اسم اسکند بہا گوٹ کا اور سنگا سن بنی کا ترجمہ اردو نظم میں بہا پان اور لنگا رستان گلستان اور بوستان کے جواب میں اور ایک یوان دو سو غزلوں کا ان کے نادر العصر فرزند منشی درگاہ پرنس صاحب نے پانچ رسالت رسالہ تو اپنے باپ کی تصنیفات سے چھپوا دئے ہیں اور باقی ماندہ کا ارادہ کر رہے ہیں خدا راست لاوے ایک سالہ مرآت المسایل عقاید ہند و دہرم میں نے ہی ان کی تالیفات سے دیکھا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تصنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بھیجا تھا یہ چند شعرا ان کی تصنیفات سے جو ہم پہونچے درج تذکرہ کئے جاتے ہیں۔

نصیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجے	اگر ز پاس ہو تو سیکو دیجے	نہیجے دل کی سیکو تا مقدر	دیا ہونا تو ان تو پھر تیرے
---------------------------	---------------------------	--------------------------	----------------------------

سنگا سن بنی کے ترجمہ سے

مزعن ما ہو ابل اسی تہمین	سجائتا تھا میں کے اس ہون	جسے سنکے بیہوش ہوتے تھے	بہا ہم ہی بیہوش دلے تھے
--------------------------	--------------------------	-------------------------	-------------------------

جسے سنکے لہرانا دریا بخود	بیابان سنان تھا بخود		
---------------------------	----------------------	--	--

شعر اس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صنعت میں ہے یعنی جس کے چاروں ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑھ سکتے ہیں۔

ای رنگ فانی ہاؤں در لقا	مجلو ہنہیں تابیجی ککا ہجیا
-------------------------	----------------------------

ماوالن تخلص منشی کا متا پرنس و خلف منشی دیواری لال رئیس قصبہ داؤد گنج ضلع اٹھ نوم کا تیرہ سکنہ ۱۸۵۷ء

میں پیدا ہوئے پندرہویں برس مکتب سے اوٹھ کر گویا لڑکے اور نوکر ہوئے چنانچہ اب سرکار عالیجاہ بہار جگہ کے دربار

اور ایک رئیس اعظم ہونے لگے شمشیر جنگ بہادر کے یہاں بخدمت اتالیقی ممتاز ہیں اور اب تک مندرجہ ذیل کتب

نصیف کرچکے ہیں۔ محسن کریم۔ انشا ربیہ لطافہ فارسی۔ ہفت گل قواعد فارسی میں۔ بہارستان نادان

ترجمہ مثنوی نیزنگ عشق۔ اردو میں۔ اور کچھ یاد دہانی بھی جانتے ہیں شعر کثیر توجہ کم ہے مگر مضمون خوب خوب

کہتے ہیں جو ہندوستان کے نامی گرامی اخبارات مثل اودہ اخبار وغیرہ میں چھپا کرتے ہیں یہ چند شعرا ان کی ترجمہ مثنوی نیزنگ عشق ہیں

عزیز شاہ اہل نظر ہے :۔ حیدر دیکھا دہی وہ جلوہ گزشتہ وہی ہر جاہی ہر رنگ میں :۔ گلوین لبست اشک سنگین
 تا اور تخلص زیدہ مجبان ناوار العصر شنی درگا پر شاہ خلت شنی متارام ناتوان تخلص قوم کہتری یا شندہ دہلی بہرہ صبا
 ستمت امین رکہہ نجی یعنی بہادون دوم سودھی کو پید ہوئے انہوں نے اپنا رائج بھی معہ احکامات کے کتابت نسخہ عالم
 نامہ میں بزبان فارسی چھپوایا ہے۔ انکے بزرگ ناوار شاہ کے فتنہ میں سر ہند سے دہلی میں وارد ہو کر ملازم سرکار شاہی ہوئے
 چنانچہ اکبر بادشاہ مانی کے زمانہ تک سے روپہ ماہانہ بطور پنشن اور حکومت رٹا اور پھر انکی والد کی بی بی پر دانی سے پیدا ہو گیا
 انکے والد انکو تین برس کا چھوڑ کر لکھنؤ کو چلے گئے اور آٹھ برس بعد پھر آئے تو انہوں نے اوس وقت تک کچھ علمی کتاب
 پیدا نہیں کی تھی اور لہو و صلب میں شغول رہتے تھے اسلئے انہوں نے ناراض ہو کر انکو تارکشی پر بہا دیا تاکہ دستکار
 سیکہ جاوین مگر بہری طالع نے انکو تارکشی سے خوشنود کے سلسلہ تک کہنیا اور شدہ شدہ انشا را ابو الفضل تک
 پردہ کر یا دیوں کے مدرس میں داخل ہو گئے جہاں مایٹر مقرر ہو کر کچھ حساب سیکھا مگر مدرس کی لیاقت علمی اپنے سے
 کم دیکھا کہ گورنمنٹ کالج کی دوم فارسی جماعت میں جاشامل ہوئے دہان تین چار برس میں اول جماعت تک کی
 فارسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچھ عربی اور ناگری بھی پڑھی اور بعد ازاں سپاہی تھے اور پرنسپل سیکہ کر تھک
 کے ضلع میں پڑا دیوں کے معلم مقرر ہوئے اور بعد ازاں ۱۲۵۹ء میں مدرس تحصیل ہو کر ضلع گوڑگانوہ میں رہے وہاں
 ضلع دہلی میں پدلی کر کر شاخ مدرس کے فارسی مدرس ہو گئے ۱۲۶۲ء میں مدرسہ تعلیم المحاسین عرف دستور التعليم
 میں مدرس حساب مقرر ہوئے اور پھر مدرس ریاضی سے ۱۲۶۴ء میں مصحح کتب ہو کر لاہور کے سرکاری چھاپہ خانہ
 میں گئے اور ۱۲۷۰ء میں مدرس ریاضی ہو کر دہلی میں چلے آئے اور کچھ عرصہ تک اوس منصب پر رہنا سوچا جس پر پھر ہر
 کی کہولی جو ایک جاری ہے اور کتابوں کے تغل میں اپنی اوقات بسر کرتے ہیں راقم سے ادا دلنے اسی تذکرہ کے باعث
 خط و کتابت شروع ہوئی جب میں نے ماہ مارچ ۱۲۷۸ء میں اسکا اشتہار چھپوایا تھا تو ناوار صاحب نے خود مجھ کو خط لکھ کر اپنا
 اور چند اچھا بکا کلام بھیجا اور پھر ایک پرنٹ اپنی تصنیفات کا بھیج کر مجھ کو زیار احسان فرمایا اور جیسے ایک ہمیشہ
 حظ و کتابت اور رسیل حالات و اشعار شعرا و دہلی وغیرہ سے یاد و شاد فرماتے رہتے ہیں اور مجھ سے زیادہ انکو
 خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے دو بار میری ملاقات ہی دہلی میں اولیٰ ہوئی ہے آدمی بہت با وضع اور یاد خاطر
 ہیں اور آداب گذر کرتے ہیں۔ الفتنہ یہ صاحب جہاں ہے نیک نام ہے زقی پاتے رہے انعام لیتے رہے
 حکام اور افسروں کو خوش رکھا ماتحتوں کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتھ اچھی طرح انجام دیا
 اور حاکموں سے حسن کارگذاری کی سندیں لین انہوں نے ایک یا دو دیکھ چاس برس کی عمر ہو گئی ہے بھرانہ
 عمر سیر کی ہے اور زن و فرزند کی طرف میل نہیں کیا ہے اور اپنے زادہ ملک طبع بدیع کو اولاد سے کم نہیں سمجھا ہے
 اور اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے ہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ فہم اولکا بہت درست ہے

پیرا پور کو دیکھئے انکو ناوار صاحب نے اپنی کتابت میں لکھی اور پھر انکی کتابت میں لکھی

انہوں نے علم ادب فارسی معروض و توانی کے سولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تھا شعر کی اصلاح کی بھی
منتی عزت شکمہ عیش اور کبھی حافظ علام رسول نابینا ویران اور کبھی مرزا قریان علی بیگ سالک وغیرہ چند استادوں سے
لی انکی نظم و نثر کے متون بھی میرے پاس پہونچے از انجملہ اردو اشعار یہ ہیں۔

اس میں میں عقل شعور دانگے جو چاہوں لگی اپنی سیسی میر کرو داه وایجان جمان داه وای ای زالی طرز کا اپنا کلام بندہ یما دام ہوں یار سونو جوانی ساری نادانیں گندی	بریت معنی میں نہیں گنتی توانا جہاں کا حال ہے کتبالی گزیر کیا بنا ما عہد ویمان واه وای دین و دنیا سے ہمیں بچاؤ کلام رام رہا ہے تین اپنے رام رام جو باقی اتنی پشمالی میں گندی	ابی قول فعل پر کرتو لگا گزرتو ہی میر حیران اور میدان شکوہ میر کا نہ گلا اپنے کا بچے ایک قضا و قسارت کا ہے اسل آج نگین شیان میں جو جی میں قین ہی پیری سونو میں میں گندی	کیا کہتا تھا کیا کیا کیا عیا حیف پہر تعلیم کی لاہوی قہر لگا میرا پڑا ہے آپ ہی اپنا کیا بچے اور کا پتہ نہیں ہرگز میں نام مثل ان کی اصل کو ہرگز ان فاقین ترے کی حیرانی میں گندی
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تا در محاص گنگا سنگه سکنه کهنه و شاگرد میر حسن

قاصد ملو اس مہارت سے کہ وہ اس کا جو

تا وہم تخلص ام دیال برادر حقیقی فتنی میثد و لعل زار کایتہ سکینہ کپتھی شاگرد و قایم مقام اپنے بیانی کے فتنے حایل ہیں

قصا کی اردو زبان کے بڑے اوستاد پر گوتے۔	
نثار تخلص منون لال ایک طفل انو خیر قوم کہتہری شاگرد دوست اور ہمایہ منشی درگا پرشا و صاحب نادرتخلص کا تھا جو	
نوجوانی میں ہی راہی ملک یقا ہو ایہہ دو شعر اوسکے ہیں۔	
پڑا مانو مجھ سے نہ صاحب ارا	مین بندہ منون احسان تھا
تم تیار کا اپنے انداز کیو	مین مرزا ہوں شد گہبان تھا
تاصح تخلص چہا جورام بہمن سکنہ قصبہ ہڈول ضلع گورگانوہ جو قصبہ کور کے مدرسہ میں مدرس ہیں نثار گرد منشی	
درگا پرشا و صاحب نادرتخلص۔	
ایام نو بہار میں ہوں بکوسبارک	پہلی پہلے اشیا میں ہوں بکوبکبار
ناطق تخلص جگتا تہ فرخ آبادی خلف لال لالچی اور حال معلوم ہوا۔	
جینک خانہ ل درخت آباد ہوا	عمر بہر خاطر عشاق کہی تہا ہوا
تاطم تخلص تہڈت شہور شاہ ولد تہڈت نانک چند با شندہ لکھنؤ شاگرد امانت۔	
مانی فی حب بنانی میری دل لاکا	نازان ہوا خود لکھنؤ کی بی لکاکا
دل چاک چاک ہو گیا تہ کیو	جیسے پڑا مہم تری زلفا و تہا
اون بادشاہ جن کے سپر کوں تہا	لکڑے کیا قلعے سے گیا لکھنؤ تہا
دامن لیا جو یار کا مینی بڑا کی ہاتھ	اچھا سلطنت ہی اگر چہ لکھنؤ تہا
لکائی چا چا چا اوی ریا لکائی	چوٹی دل حیرن کی ہے رلف و تہا
ناطق تخلص درگا پرشا و ولد چوٹی لال با شندہ شمس آباد۔	
جوانہ کی کا کلی درختی میں پیدا	ادب میں کیا کام ہی شام کر
ناطق تخلص تہڈت کا ستا پشا و منظم راج بہرت پور این تہڈت بدری نا تہہ لکھنوی۔	
دیکھا ایک تہڈت سڑک کی طرفان	باتی جی حیرت کچھ ہی دیندراو
تالان تخلص دولہ راسے بن بچن لال قوم مہاجن سکنہ پونہ ماتہ جو دو کا نگاری کرتے ہیں شاگرد منشی درگا پرشا و نادرتخلص	
اپنی عیسی کون یک یک قتل	اگر چہ تالان قدرت دی خدا
تالان تخلص منو لال کہتہری ساکن شاہ جہان آباد۔	
کہتی ہیں تہری گلین کجا نا گیا	دیکھو ای خیر جا کہین لال تہا
تامی تخلص لال شہن لال کا تہہ با شندہ م ملی شاگرد شاہ قصیدہ بلوی۔	
داس کا و سنی جہاڑی جو میکر ترنگ	اٹی رہو کہو کئی پوگلاب گرد
تامی تخلص منشی بدری داس ابن اتھال چند کہتہری ادل اول سرکاری نوکری مدری و عینہ اور تالیقی بعض رئیس	
زا و گلان مدلی کر کے اپن پندہ کی ولالی کرتے ہیں عمر سا تہہ سے اوپر ہے انکی چند عیدیاں منشی درگا پرشا و صاحب نادرتخلص	

۱۵۵
۱۵۶

نے بایچی تہین اوتہن سے ایک یہ ہے۔

قمار خنق میں بازی لگا کر | میں کہیلو گانہم کی جھجھکر | اگر جیتا ہوا عالم میں ممتاز | اگر ہارنا تھا ہے جان اوسر
مشار تخلص منشی سدا کہہ خلت سبیل پر شاہ باشندہ وہی قوم کا تہہ مقیم الہ آباد شاہ رسودا صاحب دودا دین
اردو و فارسی دیہا کہا و فتویٰ گزری اور ایک اسوخت ہی کہات منشی کشوری لال سابق منصف قنوج ان کے
پوتے ہیں۔

ہمارا ہی دل جیب ہارا نہیں ہے	تو شکوہ ہیں کچھ ہمارا نہیں ہے	تعب بکا دل ہر دم ہی گنہگار	یہ کہہ تیرا سدا ہر دم
کانوں سے سننا جو کہہ کر دیا جا	انہوں نے جو کہہ کر دیا تو لگو تالا	یہ ہر سو کمال ہم وقت ہر سو	ناحق تیرا کیا کہہ تو مگر مفرما
یہاں وہ ملی جی اور ملی بکائی	اور جی بظلوئی اور ملی جھٹائی	لیطف کد شکوہ کی طرف ملاست	لوگو کی مذمت ہو کیا سخت ہو
ہجر میں خنق کی سوزش کیا کیا کیے	شرح و تفصیل میں قیام تو کیا کیے	دلوں میں یا بہتہ کیا کیا کیے	نکو معدوم نہ بادہ میں کیا کیے

سجیات تخلص شکر مراد امین لال رام مراد توطن کرادی ضلع میں پوری مالک ہتہم مطیع دلکش واقوہ تخلص ہ۔

ہریانہ ہر چورہ خورشید سا ہو گیا	آج روشن میری فتنہ ہو گیا	ہو گیا طول پٹ مرنے لگا	لا دودہ ہو خنق کی بیار لگا
عق جانکا تار منجھن داتم	ایں شان قدر تو ای غنا دین لگا		

نسبت تخلص منشی نگہتا تہہ پر شاہ متوطن شاہ آباد شاہ رسودا عالم مقصود۔

استخوان ہر ایک زخم و جگر لگا	سنگی مانند دل منی بکھر گیا	یہہ مرقع ہی کسی کی حسرت دیا	انہیں غنا تھکی بلوچ دھن لگا
------------------------------	----------------------------	-----------------------------	-----------------------------

لشیم تخلص مرزا راج کبیرا تہہ بہا درنیرہ راجد امنا تہہ بہا دلیک تین تھے جو شاہی عزیز و عین شاکر کی جان تھے
اور پیشکاری نظارت دربار بادشاہی کی یاب ادون سے اونکے یہاں چلے آتی تھی اور یہ عزیز ہی منشی اپنے دیگر سزہ
کے شاعر تھے اور اس فن میں سعادت یار خان رنگین سے اونہوں نے مشورہ لیا تھا عرصہ قریب ہستہ برس کے
ہوا ہو گا کہ وہ منشی نسیم کے یار جہان سے گذر گئے۔

قل ہاتھوں سے رحمتی بچو ہوا	درد و زکا تھا خوب ادا ہوا	ہی جیسے چھپا ہوا آرام ہوا	پاتا ہے ہمیں تیرے دل آرام ہوا
مسی لید نہ دینا کر کہ کھیر ہوا	تعب کے مارے اب میں کہو کر دیکھو ہوا		

لشیم تخلص نیرت بر جی تہہ اکبر آبادی۔

رہی و سینہ کو خنم آشوب گار	تکے ہے اہل کے ہٹاؤں	کیوں کہتی منظر جو خوار	تو آئی تیرے یہاں سیر خرم گار
لگا تینکے نہ چہا لہو بجاو دم	مچل ہی کرے کیونکہ گار	ترسی اونہہ برا اختیار	کیسے ہوتی نہیں سحر و خیار
ہو گا وہ میں کی محال تبا کیو کر	ہنسی حلقہ کیونکہ گار	خضرے اوی جیکو تو فی قتل کیا	سچا ہے کیا تیرا بد بکار
نسیم باخین کر اگر وہ خجیان	ہر ایک گلین پر جی بکھر گیا		

لشیم تخلص نہت دیاشنکر کشمیری انجہانی ولد گنگا پرشاد ایک جوان رعنا خطہ مردم خیز لکھنؤ سے تھے انہوں نے
عنفوان شگباب میں خواجہ حیدر علی آتش کی محبت سے فکر سخن شروع کی اور اوس ہی تازہ شفی کے عالم میں شتوی گلزار نسیم
لکھی جولا جواب واقع ہوئی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اوسکا رسم ہے خیال کی ناز کی مضمون کی باریکی زبان کی پاکیزگی کلام
کی تازگی تلازمہ کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اوسکے ایک ایک مصرعہ برحق ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ بحر
چوٹی سخن مختصر اور مطلب وسیع میں ایک جہان کا ہر دیا ہے گو بادریا کو کوزہ میں بند کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی
اوسکی نسبت باتیں بنایا کرتے ہیں مگر جب اوسنے یہ کہا جاتا ہے کہ مثل اوسکی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی نشاندہی
اردو کی زبان میں کریں تو پھر شرم کے مارے پانی بہرتی ہیں اس کے سوا ایک یہ بحث ہی اور چلی جاتی ہے
کہ کوئی تو کہتا ہے کہ میر جن کی شتوی بدر نیز بہتر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار نسیم کو اسپرتر چیت ہے اور بعض بعض اصحاب
و لوہی کو لا جواب بتاتے ہیں مگر مزاج غالب نے جو رائے اس بارہ میں دی ہے وہ آچھی ہے انصاف یہ ہے کہ خوب
انصاف کی کہی ہے یعنی کسی نے غالب سے پوچھا تھا کہ دو نوین کون بہتر ہے تو اوہوں نے فرمایا کہ شتوی میر جن
فصاحت است و گلزار نسیم بلاغت پر چند کہ یہ شتوی شہرہ عام ہو گئی ہے اور کوئی ایسا نہوگا کہ جو اسے نہ جانتا ہو
لیکن پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ شتوی کے اپنے تذکرہ کی زینت کے لئے درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس شتوی
کا شہرہ مصنف کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا اور بلکہ اوس سے مصنف کو نظر لگ گئی اور وہ عین نو جوانی میں دنیا
سے چلے یا یہ بات ظاہر میں تو ایک سالغہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطناً اس سے ایک قسم کی ہمدردی اوس کو
مصر جن معنی کی جو انگریزی ہی سی پائی جاتی ہے اور علاوہ اوسکے تذکروں کے لکھنؤ والوں نے بھی ادنیٰ بوقت
موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور چورائے مرزا قادیان صاحب تخلص شاہزادہ علی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی
اونکے اور اونکے کار دست بستہ کی بابت ہے وہ ہم بیان لکھتے ہیں و ہو ہذا نسیم نہت دیاشنکر کشمیری اور
خوش ترکیب حسن خلق اور جمال ظاہر سے بہرہ مند تھا اگرچہ جو نسیم تھا لیکن اسے فکر اوسکا نسیم سے دو قدم آگے
رہتا تھا ایسے بامیس برس ہوئے کہ انیس بیس برس کی عمر میں مثل نسیم و صبا کے دنیا سے گزر گیا ایک شتوی گلزار نسیم
نام قصہ گل ریکا ولی میں فصاحت و بلاغت و بند ہی حو کے ساتھ اوس سے یادگار ہے ،، غولیات نسیم

ذلت ہے جو ہیکل انہیں پیش کرتا	یار تکیہ کی تہا تہ کا ہوسٹ گزرتا	کیا در دھنا تہہ لگا سیر کو	دل ماتہ نہی لیجا تا جو پڑی کرتا
جہین سے کہوں اوسے کہ تو نے کفر	وہ سنکی چل ہو جو کہیں لاویرتا	بچ کر خیر رشید سید کو بکلیک	وقت کی شب جاکو اماں کرتا
خوشید کو بچہ سے اسارہ کہ غار	اندک کجانب کو اوٹھا وقت کرتا	ساقی قدح شراب دیدے	مہتاب میں قناب دیدے
ساقی باقی جو کچھ ہوئے لے	باقی ساقی شراب دیدے	اوس بت سے ہمیں بول کھڑا	اپنے منہ سے جواب دیدے
لیکھنؤ میں سے لکھنؤ سے نیا	مجنون مجلو خطاب دیدے	اوس گل سے نسیم نہیں لگتا	جو چلے وہ جیسا دیدے

منت دلا کیسی ذرا صلا اکو پھا	مرجا نہ ناز مسیحا او پھانچے	لکھا حجاب کی حیا او کھائی گئی	پردہ سے ماہتہ ماہتہ سے پردہ او کھائی
منوئی گلزار نسیم سے -			
گل کا جو الم چین چین ہے	یوں بیل خمار نعوز ہے	گلچین نے وہ پھول جلیٹا دیا	اور خیر صبح کھل کھلا یا
وہ سیرۂ یانغ خواب آرام	یعنی وہ بکا ولی گل اندام	جاگی مرغ سحر کے غل سے	او پٹی نگہت سی خوش گل سے
سندہ دہونی جو اکھ ملتے آتی	پر آب چشم حوض پانی	دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا تھا	کچھ اور ہی گل کھلا ہوا تھا
گھیرنی کہہ بن کہہ گیا گل	چنچلائی کہ کون گیا جل	ہے ہر اپول لیگیا کون	ہے ہے مجھے خار دیگیا کون
ماقہ او سپہ اگر پڑا نہیں ہے	یو ہو گئے تو گل اور نہیں ہے	زگس تو دیکھا کہہ گیا گل	سوں تو تیا کہہ گیا گل
سینل مرا تازیا زلاتا	شمشا و اہنیں سولی پڑ پڑا	تہا تین خواہیں صورت بید	ایک ایک سو پچھنے لگی بید
زگس نے نگاہ بازیاں کیں	سوں نے زبان بازیاں کیں	پتا ہی پتہ کو جب بنایا	کہنے لگی کیا ہوا خدا یا
ایو مین سے پھول لگیا کون	بیگانہ تھا سبزہ کو سوا کون	شبنم کے سوا ہر اسے والا	اوپر کا تھا کون آنے والا
جس کف میں گل بود انہ ہو جا	جس گہرین ہو گل چراغ ہو جا	بولی وہ بکا ولی کہ افسوس	غفلت سے یہ پھول پڑے ہی کا
انہوئی عزیز گل میرا تھا	بتلی وہی چشم حوض کا تھا	نام و سرکا صیا نہ لیتی تھی ہر	اوس گل کو ہوا نہ دیتی تھی ہر
گلچین کا جو ماہ ماہتہ ٹوٹا	خچر کے بھی سندہ کی کچھ پھوٹا	او خار زرا پڑا نہ چن گل	مشکیں کسیدیشی تو نے سینل
او باد صبا ہوا نہ بتلا	خوشبو ہی سنگھاپتا نہ بتلا	بیل تو چھک اگر خیر ہے	گل تو ہی مہک تیا کہہ ہے
لڑا ات ہی زمین یہ دیکھ کر ہم	ہتی سیرہ سے ارست ہو اندام	او لگی لب جو یہ کہہ شمشاد	تھا دم بخود او سکی سنکوفریاد
جو نخل تھا سو چین کھڑا تھا	جو برگ تھا ماہتہ مل رہا تھا	زنگ سکا غرض لگا بدلتے	گلبرگ کھٹے لگی وہ ملنے
بدلی کی انگوٹھی نہ ملی پانی	دست آویزا و سکی ماہتہ آتی	خاتم ہی نام کی نشانی	اتنا ملی دست برد جانی
ماہو نکو ملا کہا کہ مہیا ت	خاتم بھی بدل گیا ہر بدو ت	جسے ہے ماہتہ ہے لگا یا	وہ ماہتہ لگے کہیں خدا یا
سویاں مجھے دیکھ کر گیا ہے	کہاں اوسکے جو کچھ نہ رہے	یہ کہہ کی جنو مین ہو غصت ک	خون وئی لیا س کو کیا چاک
گل کا سا لہو پیرا گریبان	سبزہ کا سا تار تار و امان	دکھلا کے کہا سن پر ہی کو	ایہ چین کہاں بکا ولی کو
ہتی بسکہ غبار سے پری وہ	آندھی سی او پٹی ہلو ہولی وہ	کہتی تھی پر ہی کہ دڑکے جاتی	گلچین کا کہیں تیا لگاتی
ہر باغین پھولتی پری وہ	ہر شاہینہ چھو لتی پری وہ	جس تختہ تین مثل باد جاتی	اوس رنگ کی گل کی پو پتی
ہر وقت کسی کو چہ ملا ہے	ہر وقت کسی کو چہ ملا ہے	پتہ کہیں حکم بن ملا ہے	پتہ کہیں حکم بن ملا ہے
لشاحہ تخلص سیری سنگھ عرف بسنت سنگھ کا تیر فرزند سندھ اس تصدی دفتر قلعہ شہر لہہ بادشاہی علی گڑ شاہ			
کوئی تر پی بومار ختم کا او کوئی	نری کو چہ بن گم چہ بن گیا	پاؤن بن نہر کس کہا ہے نشا	ماہتہ ماہتہ لگ نہیں سکا

ہو جازت تو ذرا لے دم ساین	تیری دیوار کی پہنچیں ہم ساین	ترپون ہوں کتنی کو قضا خیر ہو	دہ آگیا نہ آئی یارو بلا تو دیکھو
بسا نقش قدم پاشا جم سیدیا	اوٹھی ہے کون اوٹھا کون کوٹھڑا	اپنے ہاتھوں سے بلکے ہندم	عبث کرتے ہو پائمال بہن
تاو کہا تہے دیکھ کر شب و ز	زلف کا تیرے بال بال بہن	خیر ہے کیونکہ کئے آپ نہ تھا	آج ایسا احتمال بہن -
گر شاہ سے کہیں نقش نگین ثبات	تو نوشتہ ہی میری لوح جبر کا بیجا	اشنانی تجھ سے کی کیا سچہ ہوا	دوستی میری ہی آخر دشمنی ہو
نتیجہ کی حلقہ کا دیکھ کر عالم	ناک میں آ رہا ہے دم میرا	آہ تو ہم نہ پہرے پاس فاسوئے	جو کیا تنو سو تم پاو خد سوا
چھپے ہو دل پنا قیامت لےو			
نشاط تخلص لالہ ابو دیار پشاد فرخ آبادی خلعت لالہ اسیری پشاد -			
قلق دیا سنم درینچ اولہ و دولا	اور کیا عشق سے ہاتھ لایا		
نشاط تخلص رائے تلجا پشاد حیدر آباد خراجی ہے اور صلاح شعر کی سیان فیض سے لی جتا پچہ بہہ پشاور نکلتے			
محبوبان ہوں میں کی لیا کو یاد	صحر وطن ہوا نہ بھی گھر کو خروں		
نشاط تخلص بابو ہرگو بند سہاے -			
کیا اوہین ہیرا لگد یاد آیا	شکر ہے چمچہ تو بہلا یاد آیا	چاندنی رقی ہوئی ترش بہن	خندہ مالتھا یاد آیا
بے مہر شب فرقت میں	یاد آیا تو خف یاد آیا		
نصرت لالہ گویند رائے کا تہہ دہلوی شاگرد نصیر -			
مگر کا خیال اس کے جب گیا	تو سب نے کہا یہ عدم کو جلا		
نصیر تخلص ارجن سنگھ ولد بدہ سنگھ اردو نو پچانہ راجہ ستم پشاد گرمچہ مسکری انگر مقیم فرخ آباد -			
یہ کالی گھٹا راز اندھیری سیجا	کیا بھیر میں ترپانی میں سکا لیتے		
لطیف تخلص نڈت گنپت رائے شاگرد نصیر -			
کیا زرد ہوئے خنک آزار سونگہین	ہم خیم میں بگرس سار گنہین		
نگہت تخلص مٹھی ماما پشاد لکھنوی براونٹی رام دسہاے تمنا ایک لپچے شاعر میں مگر انکا کلام سوا ایک قطعہ تاریخ کے جو گلزار ہنگ مصنفہ حضرت تمنا میں درج ہے ہمارے دیکھتے میں نہ آیا -			
نور تخلص نبی دہرین لالہ ہر چند قوم بقال سکتہ پونہ ضلع میوات شاگرد نبی درگا پشاد صاحب درہر حضرت بزاز سے			
کی دوکان کرتے ہیں اور یہ چند شعرا دے طبغرا دے حکام سرشتہ تعلیم ہیں -			
نام والا گردن میں کیا اظہا	جانتے ہیں سہی صفار کیا	آپ فرمانرواے ہند ہوے	زیر فرمان سب ہوے سوار
رازیای کی جو تہ خفی و جلی	دل انور پہ کھل گئی کیا		

تہال تخلص لال چند سی سہاے خلف راجہ جلال سکندر میر پٹہ بہرہ شعر اول کا گلدستہ شعر میر پٹہ سہاے گنگا		
خالق (ربنا یا تہال لال گنگا)	شاعری ہی پوری کی اور راجہ بڑی حق	
تہال چند سکندر لاہور انکی تصنیفات سے قصہ گل بکا دلی یادگار ہے اور بہرہ چند شعر اس سے منتخب ہوئے۔		
سینہ میں سزنگ تو لگا کر	دل مفت میں لیکیا چو کر	دیکھا نہیں گو نگاہ بہر کر
گو سیر ہوا نہ تو یہ مانا	اس شہید کا پر فرانو جانا	جو نقد تیا او سکو لیکیا ہے
صدوق فخط بیان پڑا ہے		
تیار تخلص لال راجہ رام این جگنا بہتہ یا سندھ بہگوت نگر۔		
بہو لکری نہیں کرنا کوئی پیکر	اگر بااوسکی راموشی لڑ بیکر	
نسیان تخلص منشی مانا پرشا و خلف منشی پور چند قوم کا یہ شاگرد منشی شکر دیال فحش نو جوان رنگین ادا و رنگین طبیعت ہیں۔ بہتری اور شیر بھی کہتے ہیں اور انہوں نے اپنی شان عجیب کو بول چال میں نظم فرمایا ہے۔		
وہ بیٹھی میری بغلیا تو منہ چسکا	جیکو دوسرے سے ہے کچا ہوئے	چمنیں کی سلاخی اتھام ہوج
بہوین زینیں عرقاں لال لیش	دیس ہر فواغدھیں چکا ہوئے	چشم بدو دراب ہم ایسے زار ہیں
دونوں اکھو نگاہ اپنے دھین پنا	دیکھتی ایک گہریں دھیما ہیں	آبلے خار کو کہتے ہیں دور
کاٹ دیتی ہیں ہمار یات	شیخ کی سی زبان پانی ہے	
نیم چند مصنف گل و صنوبر اور حال معلوم نہیں ہوا اور بہرہ چند شعر انکے قصہ مذکور سے لکھے گئے۔		
جی نہیں لگتا کہیں سیرا بیکر	چاک بر این کو اپنے نابا تیکر	لب لال بگر یا قند ہے
زبان جسکے اوصاف میں ہے		
واصف تخلص لال سنگھ سکندر میر پٹہ شاگرد فائق بہرہ شعر اول کا گلدستہ شعر بہرہ نمبر اسے لکھا ہے۔		
نزدیک رہا جو اور آلودہ کینفس	گاہیکے سب سے کھل لیا زار کین	
واصف تخلص لال سنگھ برادر اکبر شاگرد کلاب سنگھ شتاق رٹ کی میں ہے بہن نقشہ کشی اور طب کی علم سے ماہر ہیں وہاں اسے بہت لوگوں کو فیض ہے کیونکہ بیماروں کو دوا مفت اپنے پاس سے تقسیم کرتے ہیں اور شوق سے ہر کسے منظر حسین فائق سے لیا ہے بہرہ چند شعر انکے حضرت شتاق نے بھی تھے سو یہاں درج کئے جاتے ہیں۔		
بجز فرج صیا کیا جانتا ہے	چہر کی تو جو ہر گلا جانتا ہے	سمجھتا ہے صلہ کا لیکو عاشق
سیری فرج کو دیکھتے ہی جھلکت	کہ دصف تو کچھ کھینچا جانتا ہے	
اور ہر تہی ہوئی کونین لگیا ہے	خدا بخشی اور جو صبر جو لکھن لکھن	زادہ بول عبادت کے بہرہ پڑو
کارخانہ میں چھائی کے کچے		
واصل تخلص و رگا پرشا و خلف لال گنگا پرشا و منوں کول مقیم فتح گڑھ۔		
واصل ایسی کیا جگنیم مریو	ہر وقت یکجہتی میں رہی گاہ سے	

والہ تخلص خفق آباد کے ہندون سے ایک شخص کا ہے اور وہ دہلی میں ہی گئے تھے۔		
اعجاز لہے سکاد عمی و کلم ہنر	وہ پنج سین بد بھیک کلم ہنر	معدوم کو کونو لکونی ناکہ کلم ہنر
وحدت تخلص جحیت راستہ قوم کا تہ سکے میر ہنر۔		
ہردم ہو غریب کو باغ نم ناگی	فضل بہا آتی ہوا سکھ ناگی	
وحشی تخلص شبیر ناہتہ دل گوئی ناہتہ دہلوی۔		
جو ستر اوٹھا آتی تھی کوئی کی ہمار	ابو بی ہر کرتی ہیں تہا ہوا کلم	
وحشی تخلص لال کہنیا لال قوم کا تہ خلف لال منگل سین نو جوان طرحا خوش گفتار شہ داون حکیم سکھا تندر قم تخلص سے ہیں تعلیم ملی کے مشن اسکول میں پائی اور پھر شاہ مدرسہ گوشت میں فارسی کی مدرسہ کی ایسی بیلوے میں ملازم ہیں شعر کی اصلاح چند روز وحشی درگاہ صاحب ناد تخلص سے ملی تھی یہ شعر اوتکا ہے۔		
شعبان کو کافی میں ہم تہا	جو تو بہر کو تو پیا رہیں بہا	
وحشی تخلص نہڈت شبیر ناہتہ ساکن ملی ایک غزل انکے صاحبزادہ شیشہ ناہتہ بصیر تخلص سے یہ بھی تھی اوکھڑ سے یہ چند شعر منتخب ہوئے۔		
ہم اپنے جوش چہ چشم تر کو کہتے ہیں	حبابیاں فلک نہ کر کو کہتے ہیں	کہا لکھن کو ان کی او کیسی چا
یہ جوش آتا ہوا غصا کو باندہ لائیں ہر	کہی تہا جو جو کلم کو کہتے ہیں	
وصف تخلص مینی ماد ہوا میں موچند شاگرد مقصود عالم۔		
ایک شبی تو میری گھر میں آکر گیا	داعہ ہر لین بڑا اچھا بیکر گیا	
وصفی تخلص لے سو بہا رام دل دیسی پر شاہ یا شدہ لکھنو قوم کا تہ سکینہ الدمشقی شہ پر شاہ دومی منیج کارخانہ امید وصل میں شہر کو ذہین ہوا		
مٹا یا کچھ فہم کا لکھا کو کہنا	دل البتہ وسد کیا ہوتا ناگی	جو نہ کہات کرتا کوئی چہ دین اپنا
نہیں ہی تو ہر منت کش بھی نہ ہو صحنی	سلا میں سوزن عیسیٰ کو کیا کہنا	
وقا تخلص اچھ نول رائے ابھائی قوم کا تہ سکینہ نواب صفدر جنگ منصور علیخان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان ہے اور جب زیر موصوف نے روہیلون کا ملک فتح کیا تو ان کو دیوان صوبہ دار رکھا تھا اسلئے امین جہیلون متفق ہو کر انکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتھ انکے مقابلہ کر کے اپنے ولی نعمت کی بندگی میں کام آئے فارسی اور اردو میں شعر کہتے تھے چنانچہ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان گذرے ہیں انکے چھوٹے بھائی گلارہ امیر لام نواب نجیب خان بہادر کے دیوان تھے۔		
یہ گرا کوئی زلف کو چھو آؤ	پہر آہ کس طرح سے میرا سر نر دل	کہنی لگا وہ نیکی میرا زلف آؤ
یار چار یہ ہر گاہ یہ ہر گاہ		

وقا تخلص لالہ شکر لال الہ آبادی -

زہری زہری باس سے جانزدن	باس سے فقط بجا بہا تلی سہل کا	جھنگ کی ہی جانی قاتری پتھر	لازم و زہری در زبانم خدا کا
وقا تخلص نجفی نوذرا سے شکر گزشتی سید و لالہ مرحوم تخلص راز کا تہہ سکینہ قدیم باشندہ لکھنوا اکثر کتب انکی تصنیفات سے ہیں لکھ لاجی بہادر جنرل کے بہائی اور مامون زاد بہائی راجہ الفت راس بہادر نجفی الممالک سلطنت اودہ کے ہیں نہایت خلیق و کار برادر ابلیش دارا لکھتری ہیں لکھنوی خوش قدسی و خوش پوشی اور خوش وضعی انکی ایجاد سے -	نظرونی ہر دوش گرایا لکھنوی	نیچا دکھارنا فقط لکھنوی	گر ہوں عیاراہ کہیں ہو
عید سے ہی خوب سچہ عیان	منہ کو چہا یاد کو بہرہ دہان	کھٹکائی قریب سے نہال ہوں	کھٹکائی بندہ ہی جو کہیں شہر
اولنا اثر ہے دلی ہیں سچہ دیکھ	رزوی ملی و صفت زعفران	مین ہی ملو لگا جیک کہ جو مین	تھے بنایا تہہ ہی کمان ہی
کہاؤں جہر کو ابھی کتہ قبرو	خوشی نام کی ہو کرین سنگار	پتھر اچلی ہیں لکھنوی تہہ مین	کیا سکتی بگا عشق تہہ مین
ابھی بیکہ ردل و عبا خط	کرتی ہی گرد و لیل و ان	اسی نو عین اہ ہی چنداشت تو	انہیں دیکھ لیا تو ریا سب
دکھ کر مہر مہر جو چاہے غشی	پوسکی مذکر مین کہا باہر	لکھنوی بوجہ لکھنوی ہوں	تحقیق کر لو لے و شغل فعل
چشت بلند پادہ ملی قادی مین	تخت ان سے دشت مین بکھر	جہا تہہ مین رسی جہو بکھا	آن نظری تفرق جہو جان
موسم فراق کا ہر مین زخم	دکھ لار ہی لطف ہاں خرا	قابل سرب ہو گئی دیا لری	چھلکی کھڑچو چلا ریا
ہوتا تو قازم مین ہر فروع	دیتا رنگ شمع خدا گردان	نافع ہوئے عارض مین سرگرم	دولت حسن مین سائب سرگرم
کینچ کرنا پچھا یا شانک	وہ پری کون اوڑی آتو گرو	کالی نیسا کی گشتاد مین رو	نم کو فعل ہی سائب گرو
چار حضرت بجا مین زحوسنہ	بار بار آتو کیا کرتے شہر گرو	پول سوچ کے بنا دیکر پھولو	شک سے دیکھی با سائب گرو
شک جو پلائی مچھاتی فی شہر	ہوئی عکس لکھ سائب گرو	خیر مین چہنہ جبال سید کار	بخطا پو لگا دکھار گرو
مخلعہ چاہے کون گزیدہ کو لے	عوق سے ہوئی ابلو گرو	شع گروتری ہمدرد ہوں	ای دہون سمع کو شہر گرو
بل بہت کہے تو ہو گئی تاری	باندہ شہی طلی بل دیکر گرو	مشکاف ہی بجا گناہی	ای ہی گزینی ہو کو عطر گرو

زہری ہی تری لکھی شراب سے | جہان ہوں راہی گشتی قریب سے

وقا تخلص اچر کش لکھار خلف راس پر دامن کش رئیس مراد آباد قوم کا تہہ سری یا سمت تعلقہ دار اضلاع مراد آباد بدواؤن و غیرہ مین انکے مورثا علی کو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے سرفراز فرمایا اور عہدہ و کالت پر مراد آباد مین تیار فرمایا اور سوقت سے مراد آباد مین قیام ہوا انکے جدا مسجد لے آتھارام نوا راجہ صف الدول بہادر کے عہد مین خدمت جلیلہ تیار تہہ چکلا داری چودہ محال بخور پر سر ملید ہوئے اور جب سلکھنڈ کا ملک لڑایا حاکم علیان بہادر نے لکھنوی انکے بہادر کو دیدیا تو راس موصوف کو عہدہ قشی عدالت دیواتی کر کے اسوقت یہی عہدہ تہہایت درجہ کا تھا سرفراز فرمایا۔

اوہنوں نے آٹھ روز کار کے اضلاع مراد آباد پجورا اور بدایوں میں تعلقہ فرید اچکوا ایک برکت دہری ہوئی جاتی ہے ان کے وزند اقبال مندر اسے بردا میں کشن نے ۱۵۵۵ء کے عہد میں اپنی دانائی اور تجربہ کاری سے سرکار انگریزی کو کامل فائدہ اپنے سچی خیر خواہی اور مالعداری کا پونچا یا جسکے صلہ میں اوٹکون ہزار روپیہ جمع کی زمینداری پیشگا گورنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب پروانہ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۵۸ء کے عطا ہوئے اور اب ان کے صاحبزادہ بلندارادہ یعنی محفرت وقار کو سرکار فیض انار سے راجہ کا خطاب بھی مل گیا ہے اور یہ صاحب بڑے عالی حوصلہ اور صاحب ہمت ہیں ان کے عجیب عجیب خارق عادات سنو میں آتے ہیں اور شکر بھی باوجود نوشکی کے خوب کہتے ہیں اوہنوں نے اپنا پہلا دیوان خود میرے پاس ۱۸۵۸ء میں بھیجا تھا جس سے مندرجہ ذیل اشعار منتخب ہو کر درج صحیفہ ہذا کئے گئے۔

دیر و حرم میں جلوہ فرستے ٹھکانا زلف نیگون دل و شکر ہر گیسو سوڈا ختم یار میں لگا کھانہ لٹا ہو جو گیسو تو بل کہتا ہو کھانہ وہ یہ کہتی ہیں کہ نکلی تھی چھوٹی ان سونکی اگر زبان ہوتی اگر تھے جھکا کہا بلبلون نے روی رنگیں کھچا بلالہ ادھیو عوق جیم یار تھا کہ شہاب ضعیف ختم ختم لی بھی لیا وقار فضل میر میر پور غیر کو فیض ہے اگر زلف شان و دل اعلیٰ پور کا کل بھو مالکا تو کہا تو چڑھا دیکھا ہی بھر نہ دل ہو لگا کہیں لگا کہا قیامت ہی قیامت کا حال چکر گر نہ لی امی محبت ہی مگر تو بتا وہ کہ لکھ آئے تو برسوں میں آئے	زنا ریحہ میں ہنیں فرق آتھا ہی چیتا کھیر زرخو کفار کا وخت وہ تھا سستا آہو پوتا دل چکھو ہلو کاویہ ایسا جبر آنا تو سدا فرخشا فتنہ بدنام و عوی کہہ پڑے خدا کی کا یہ سوئی کا ہے ڈنڈا کس کا پوست باغی کا چھتیں آج کہ چھپا ہو کے گنگ سیر میں اوترا بڑنگ سائین اوٹھ کر بھی پھر اٹھو کہ بڑی کہتا ہے آکو بھی ہما ہوا سو نمس کے تفسیر چہر ایترا جب کہا کچھ اور مینی پو کہا از گیا خواہ میں ہی جو ملایا تو ایسا لگا ختم ختم جسے دیکھ لکھ اولٹا ہاگا دھماکی کیا قلمہ اسلام چلو ہر اگر قرقا ر قبار قیامت	میں نہیں کہتا ہوں کہ فرود نیلا ختم ساقی چوم لی کل استیغاف فریاد میری تھی سیوہ بام ریا بڑی سی یا میں نہ کہ میری بڑ جان سے منہ کا بوسہ لیا لوگ دھان چل گیا آج فقر کھینکا خوبوٹا سا کھینکا جلوہ فرمایا جب کفن کی تھی ملی پوشاک گھر میں گئی لکھ کا جانیں با ہرانا ایک ہی ہون ملی ہو ہو ہو میر پر نہیں مجھ کو پھر نہیں نہ جگر دوب چاوتے فرشتے لوگو لوگو اوسکی بات کو پھر پھر تو پھر تا تو ان کیا کوئی چھپو کر کر مول سے سودی پیارا منجاو سو میں بان خد کے نظر پٹ کر سو گیا وہ خط لوانا	ہیں جیم کہہ لکھ کا فرود نیلا کام میں عین غفلت میں بیٹھا اللہ ہتہ مال میں کہا نہ تو آنا سو آ کر کوئی ختم نہیں تا پہول تو پوٹو لگا آج سترن کا نی جانہ بیان کچھ بگڑا کھینکا دیکھ کر نہ تو ہتھال باہر کھینکا تب میرا جانہ کہن اوترا ملا میرا ایک سے وہ بت برائے ہوا میں کہتے تھاکر گو نہ زلزلہ یہ نہیں وہ میر جیکو کہن چوٹکا جیگا عکس پڑے ایگل غائب پہول بھی پایا میں ہی پہلے لکھا آیا وہ چن جوانی نہ تو سایا ہاگا اپنا مشوق ہی پواسے گا دھین کہہ لکھ لکھ لکھ اپ مرا زمانہ اگر لکھ لکھ لکھ
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دقار اور بھی پہلو سے آہوڑی سر جو کیا کرک مکدر ہوئی چشم کیا ہی ساتھ تالی کی رو میں نیم بار کی چشم نکل گئی یہ موزوں ہی ہے سو دیکر زلف یاروں کا تو کیا مجھے داخل کردن پچھو نہیں بگو پس فانی ہی آفت ہو کہ پچھو نہ تھا بیت موزوں میں لکھو اور فکریاؤں داسن میں لائے جھپٹا ملائیں کلچر کے ساتھ ساتھ جھپٹا بلبلو تے بلا کی طرح خیال زلف قارہ کی مرگ سے یہ معاہدہ عمل سجھ الگ بنائے گئے تھوڑے پہاں سے رخ معیت میں ہے درگاہ تے سے بہت جاوہر گنجد و سکن کار فرما کی وہ مصلحت جو کد کار آج ہی سو جسم پر دیکھو کیا سا گنگ سونے خرد دل لار گشت میں نخت ہو تقدیر ہو جو بہر گشت دل ہمارا صنم ستائے ہیں مانند حجاب گہر سب کر فقط سر نکلتے ہے قدر و فیض تو قدیم سنی میں عدم کوہ کمر کھینچ ساتی ہندوئے شمع تو پہر چکا کوئی جس جیلے تم یہ شعل ہستی غلط	نر کو نشا بد معنی کو ہم اسی کرک پر ہنری بگو گیا سمار کا مزاج نہ کرے نہ بر سے سحابی طرح ہیں چھکد لین تہ تر کرک سکر جہاں ہے ہر جگہ ہندوستان کیونکہ کمر لند ہو کو وہ پائے کھلا یہ ہر جو دیکھ کر کرک تو نہ مصرعہ جیتے سو جہاں قبا لاؤ کہ ہر چند ہو نہ ارگے سکر لنگ بگڑی ہو چکی ہے دوا چھوڑ سیر سیر بر سواریاں برس جی لیکے جا ریگا مرض لاؤ کہ کرکے گئے یار اپنے مکرکے نہیں نہ کوئی شاد پہاڑ نہ ہو ان غلط باغیان کا موسم گل میں لے کر کوہ اتنا ہی روغیر سنگا مینق انہوں نے جہاں بڑا زلف کا کنگ تیرے آگے چھائیں گے اپنا کسے موت ہو جو یاں ہیں تھیں سخت کا فہم کچھ ملے ہیں ایک دم میں بگاڑا اتنا جو چاہے شک ہو ان کی چاکری ظاہری جسم میں بقیہ کو کہتے ہیں ترباق ہو کہ نہ ہر لابل جیو میں کب کا نانی نہیں قنارین	کیا نہ تھا چیلنے کو نہ عارض کار دیکھتا ہے دھنساں کے کچھ مالو لکھت کو لکھتا بس کچھ سرخ چشم دوستی و لب یار نار اور کھای چلی نیار انکا طر یہ اک جہاں توں چلی ہر جگہ ختم ہی عالم میں ہی تری نیم رہ گیا پائیں سے اور کسے ہر جگہ ہستی ہی فدا کر کے تھی وانی ہٹ قانون تو لیکھا لگا رہی کچھ در کو کس سر کی سر کی تلاش زانہ کھا کو تیر کا ہر گز نہیں ہم وہ شہانی نہیں خط عارمن جدا جو تھا نصیب تیر کا لکھیا ہی ہی لکھت صحبت سے ہم نہ ہوں سیدت گہا ہو افسی کا بڑا ہوتا کسو میں مانگ کان خلق کی غوریاں آج کو چھپے ہو مجھے چھپ ہو لکھت بڑا بیجا عالم دیبا ہیں کر عجب سے عویانی بے نام کسی کا نفی و اثبات تمہاری تہ تمام اچھپتے ہیں ہر زمان قید رکھتے ہیں ان کی موزوں ہو جو فہم کچھ کرکے گر ہی اس سال طبعی فیصل بیا	کہا جو نہ پیری مرگ لگا کرک ورنہ لہو جل اوس شوخی نصیب کرک نہم وصل میں حجابی طرح تو لاجو گل کارگ تو کم لکھا ہر وہ وہاں پست تو یہ پریشان بہر اس دولت جن پر کیا گنبد گل کا بلارنگ بیل کوں آؤ ورنہ تھا کچھ اور لکھیا ہو کچھ ہوئی میں سے اور نیاری بلنگ جائے گئے اپنا اپنا نہیں خراج تو اور سر کو تے تو تیر کی تلاش کے کھٹکے چن کے ہیں آفتاب ہیں شعلے گورخا کا حظ چری سے ہوتی ہیں جیو گنگا شمع ہم ہوں تو شعلہ طرف تم ہو انی شمع زلف لاندہ اچھا بھان شمع قبر لانا نہیں کوئی کچھ شمع خشم کو دیکھوں کہاں جلتے ہم جیو کو تم سمجھو اور دوسرے کو تم ہیں میں نہیں ستائے ہیں موجود کبھی کبھی فضا ہوں نہاں چاہو رخ کئی جا کچھ گہمت گل کی روشنی نہ کچھ نہاں کتہہ رخ کئی جا کچھ گہمت سر کچھ باندہ جا کچھ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ کہتے ہیں وہ سادہ رو بہن ہی میرے عدم ہستی کی بین گمان دشمن کو یہ بیکار دلوں کے لئے وہ ہی تصویر معجزانہ کے ہیں ہے ہمارے خیم میں جو وہ کسی رقص احسان کے کا اوٹھ نہیں سکتا میرے بعد ہی گئی رختی قلب جوجا ب خط عاشقی ڈھمکے دبکہ یعقوب بنیا جیادے کاٹ کہا یا تو نہیں سینے غیر کو کہنہ و منہ عارض غم دل نادان بولہ لوش کی ریشہ جو گفتگو ہو تو بوائی اردو کہتے وصال میں ہی تو بن بکودہ گرہا پسند آئی نہ اسکو ہمارے تہائی صحیح خیال میرے نزدیک ہو ہے دشمن جان یا جانی عاشق بولیکے تہا تراز کر ہے جو دل میں خیال اردو کا زلف پیرہ ایک ہر ہے مار کا کلنے دس چشم بے مار کتنے چلی مویاں کی چھیک نہیہا کی خوف مٹا مٹی سخت پیر ڈھب نہ چہا میں کہیں ہوا یہ سر جی ہوا دیکھو دیکھو	کوئی اذکی خط میں جو لفظ ہنر تیری کہتے مجھے ملو ناوان لہنا یتی جی سی پھر بران چراغ ہنر سیرے اور گناہ کی سیرد لو ہنر کیا چڑھی ہے الکا لی پھیلا ہم کیا سمجھتے خواہش قل سا کر آئینہ سالک ہے ہمارے مرین تو زبان غار کی ہلی تو قلم کہتے اسکے دوروں نے مگر نہ دیکھو بوسے لینے یہ جی جلا ہے ہو یہاں ہے ہوتا ہے ایسا کہ آئینہ کا معنی پھر پڑی ہے سر لہو کی راہ نہ کہتی ہے کوئی یا آئے دیکھتے ابھی کیسے نہیں یار تندہ کو کہتے ہمیشہ کہا جین سنوار دیکھتے نقہ نگ جیگہ مصحف کی لہو ہے بچے کاٹے مار استغین نے میں ہن دانی ہر گھڑی مجھ کو بنا آہ لب نہ فکر آتی ہے سبزہ خطی عبارت ہے دیکھو بول بے غورہ کہتے کہتے ہوتا تو قلم میں جی اگر گری ہی ہنر نہ بکری آڑ مرد و جی سپر کی دقائیں ہماری جفا میں ہنر تو ہر معلوم سر سبز کی خاکی	نالا کرتا ہوں یا نہ ہے برق سنت کش جو ہنر کا یہ سرول دیر تک ساسو کسی زمانہ میں عاشق جان باز کو عارف کی پور پوسہ خیمہ کا زینے بھوکہ مانا موز کی لوٹ مچی دل میں دیکھتے تو ہر ایک ہر ایک وہ ایک نو آئینہ بیچ نہیں عکس کے سیرین سے دو کا لی عکس دیکھا انکے خالی ان کے گم مجھ کو حیرت کہوں کیوں کرتے دیکھتے چہی ہی دلیں کا ذکی ترکان پکڑتا ہاتھ کا کیسا زبان پر تاش فرہ چہی گم تیرے ابرو میں خط لکھتے یہی سیرتہ ہا مصحف جو عطر گل میں بوسے ناز بوی لالہ لکھا چوکا کہ کو سون لکھا غمرہ کرتی بہار آتی ہے خاندول میں بخیال ضم دکھاتا مارا آئینہ مانتا لال میں پڑتی ہے رو دیکھتے دو تین جام دیکھتے سیکھتے زبان لکھتی فضل ابھی شیرین نہ نایک کہی نہ وہ کی وہ بتا را قیضہ میں ہر ایک تیرفات	یہاں گری بہار و تابوں اور کوہ میں ہنر کے نو سیرتہ بانی آئینہ بانی ہنر قلم کے بیکار نام بلند کچی بیا بجان احسان وہاں کا پار ہے ہمارا کرین لذت جھوٹ کی ہر وہ انتظار ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر گنہا میں حوالہ لکھتے ہنر میں ہم مدد بکھی تو زمرین سہا ملادو ستاروں پر دیکھا ہنر ہنر ہنر رات ہر وہ نکاح شازہ دن ہنر سجھتے ہم میں گل سے خار غم وہ نرم رکت ہنر سخت گفتگو لڑا کون کرے ایسے جھگڑا شرح ہی بکھی گئی پتہ میں قوت بہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر اسپر گزرتے ہر ایک ایک صاف پہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر یہ وہ کہتے جی میں مورے سختک وہ گھسوتے ہنر کہیں سر سبز ہنر ہنر ہنر انہوں میں ساقیا ابھی بانی ہنر ڈلی ہی ہنر ہنر ہنر ہنر خدا کا حکم جو کا فر نہ ملے گمان جی میں ہنر ہنر ہنر
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صبا اور ایسے انداز یار	چراغ چاہیے بند نکو چہ	
<p>ولی تخلص دلی رام قوم کا تہ سکنہ شاہ جہان آباد جو شاہ زادہ داراشکوہ کے شہر خاص تھے اور علم عربی فارسی اور ہندی میں مداخلت تمام کہتے تھے چنانچہ اس کے ہر زبان میں ملتے ہیں اردو صوفی صافی مذہب تھے ان کو اول شاعر اردو زبان کا حضرت جوہر نے لکھا ہے اور عجب بہن کہ ایسا ہی ہو کہ وہ ان کے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو دلی گجراتی سوجید شعر اردوہ کاش ہو مھے سو اس کا موجد ہوتا تو تحقیقات سے ثابت نہیں گروہ اول صاحب دیوان شاعر اس زبان کا ہو۔ ولی رام کے یہ بیت شعر بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہیں جو ڈھائی سو برس قبل دلی کی اردو کے ہیں۔</p>		
تو جہان آمدی اینچا خدی خود خاد خاوند	تو اپنے آپ سے بھولا کسی کو ناپچھاتا ہے	
شرابو سرخ می نوشی اجل کردی فراموشی	مردن کو دورست سمجھو محبت میں کیا تباہ ہے	
قبا و جبرہ رنگین بہ از تیغ بکشا یند	دہن گے کفن کی چادر جو تیرا خاص بنا ہے	
<p>دوسری تخلص شاعر شیرین مقال رنگین خیال ملتی شیویر شاہ دودند راس سو بہارام وصفی خلف دیوی پر شاہ قوم کا تہ سکنہ لکھنؤ جو ایک مدت سے مطبع ہنسی نوآں کے منجر میں اور ہنسی صاحب ہی ان کو بہت عزیز رکھتے ہیں کلام ان کا بہت شستہ اور صاف ہے مضامین سے آمد کا جوش پیدا ہے آپ نے طبیعت ایسی شوخی زاپائی ہے کہ ہر شعر میں نئی بات نکالے ہیں اور کوئی بات چوچلے سے خالی نہیں ہوتی زبان و شیرین کہ شہادت ہے اور میری ہنوس بیان کا یہ عالم کہ مطلب تصویر بن کر آگے آجائے اور پردہ میں نہ چھپے اس کے ہر ایک کلام میں نیا لطف اور تیارنگ ہے اور اسی وجہ سے اس کے کلیات کا نام مرقع اوزنگ ہے جھکوبھی اس کی سیر کا اتفاق ہوتا ہے اور اس سے جو سینے انتخاب کیا ہے وہ یہ لکھا جاتا ہے۔</p>		
بہتے موزون ہو وصفی جاگان	مطلع میری مطلع دیوان کیا کیا	میرزا بھوپا بھوپا بھوپا
شکے افسانہ شب بھر کو ایسا ہلکا	یاد آتا ہے وہ کہنا زمان کیا کیا	خاتم تیری رنگاں ستم بھادو
انتقام پناہ میں خیر میں چلی ہو گیا	شرم آئی اگر سنے جلد آیا	میر دکناندون اک بنا کا سو گیا
پڑتی ہی بیوی میری دیکھ کر ہنسی	حسن شہد ز کو کیا کوئی ہو گیا	اونکی آرائش ہو دی سچ بھادو
ایک لہر سکی اجاڑی نہیں ملتی	کچھ فیض بر ارجان مقرر ہوا	دکھائیے بھلا کھڑے تر و شرم
جب مرنے عیادت کو دے لیا	ناز کرنا ہو دم ہی مر لیا	چشم دکھن اس کے ہنسی بھادو
دل میں بان تھکا ہنسا ہنسا	میرا کہنوسی لہو ج مکر آیا	بدن پڑے وہ رہا بھوپا
جانے ان کے پہلے جان عزیز گئی	کوس غرتا نامہ مرنے سخن ہوا	دریا میں ہر قریب چھینے لگا
میرزا بھوپا بھوپا بھوپا	میرزا بھوپا بھوپا بھوپا	میرزا بھوپا بھوپا بھوپا

جو لیا اس تیری خاک کا نہ شکیا تیرے ہاں ہی خاک کا

رخسار کی بلالیں بدن خفا ہو
 کیا کیا کیا نہ آپ کی الفت میرے ساتھ
 خواہش ہی بعد مردن بھی ہی
 افلاس گہرے تو ہوتی ہو رقی
 ساقی جو تیری ہاتھ ہو ورفا
 صبر و پائی وقتیں احصا
 حرف طلب کے حسن کے خیر و زور
 لوگ ٹینگے گلاب کی اداریے
 جب کے جانبازی پڑ جائے بغیر
 کہیں پہنچے سو بھال نہ کر
 تیرا لکھیں سو کیوں جلاؤ گے راز
 دوسرے در پہ ہے سول حرام
 سچ بلالین جو اپنے ہاتھ سے
 چوہ ہوں شب کی چاندنی بچے
 شیخ جی آئے شراب پیسین
 آئینہ دیکھ کر کیا متہ پیر
 کہوں ہر فون جن ترش خوار سے
 یا تو تین ہر حجاب کیا فائدہ
 سیان سے کر لے وہ فرقت چھوٹا
 نہ کہا کیا فرودہ ہونے پانسی وہ لڑ
 جیکہ اوچا سیر اہو نکلا ہو جی جا
 قصد کعبہ تہا دیرین پر چھا
 کچھ تیرے تہیں جہ کی کی تہا
 کہانی میں کہانی میں خوش دولت
 رکھا لیان تہی میں ہر نرم و لکھ

صحف چھو کہ مود الزام لیا
 رلو کیا خراب کیا دربر کیا
 ہے سیر تیرے یہ سایہ تاک کا
 بر سید لگ کرے ہیں نام تیا کی
 بڑ بچا او لطف شب تاب کا
 وصل کا کوئی تو جو گیا ہلو پید
 کیسے پہلے سیر و لہو قلوبید
 قتل عالم سوگا اس تہی لڑتیا
 ہو جاو کی یہ زوید لڑتیا
 اتو سو جکند چاہہ زنجان کیا
 بجا و تہا یہ لہ لہ لہ لہ لہ
 میں گدھوں فقط تیرے در کا
 حور سے لون تہ جام کوثر کا
 بے گمان او کی سیلی جادو کا
 ہو چکا خوف روز محشر کا
 کر کے سامنا ہمسر کا
 پہو لہ لہاد خوب شجر جو قلم ہوا
 در پردہ جیکہ وصل کا اقرار ہو چکا
 نہیں مشوق کہ جس سے صد کہو چکا
 حلا و لکیا نسبت کی عالم لکھا
 اسٹا ایک زیر اسان ہو چکا
 کس طرف وہاں تھا کہ ہر آیا
 تنگہ میں جانکا تو برین چلایا
 رہا تو خاک سلال دلی کا
 ملتا وصلہ جھکوسری کم سختی کا

میں گیا جو لعین اپنے جہاں
 شاخ طویل سمجھ اربابیت
 ہستی بھوس تو جیکہ یک کہ کہیم
 نازان حیف ہر جن تو زوہ آہ
 لاو ج آپ اپنی لیٹیں گویاں
 عیب کی بڑی شوق لڑکھو
 ننگانی یہ کمر شاعروں کا لکھو
 قتل کرے مجاہدہ ہر گویا
 اتو مطلب دہ کراداد ناسا
 گھٹا و تہا لڑکھو جلی تیر سو ہر
 آئینہ میرے ہاتھ سے دیکھو
 کہیں ایسا ہو وعدہ دیا
 کٹے کہا تہا ہے کہ چد تین
 ابرا یاب جہوم کرساقی
 ملگتی جان خاکین اپنی
 نا آشنا کچی سو ہرچ رہا تیر
 ابھرت سچ کچھ تہی ددا کرو
 تہا تہی ہے اوس کچی لڑکی و لڑ
 بجا کھی ہن کر عیش نصف کر د
 غم پری کھی ہونی ہن پری تہی
 رنگ رانے تو دوش چھان
 واسطہ گویا پیمبر کا
 کس طرح ہلکین کچی کر لکھا
 شیرینی دل سخت کچی ہو چکا
 کوئی جو جھکوسری کچی تہی

لوکل چراغ عمر سرخام ہو گیا
 ہے یہ رتہ آپ کی سواک کا
 باعث قفا کا یہ یا وہ نہا کا
 جلدی پرتی جہاں تو عالم نیا
 تیرا فلک ورق آفتاب کا
 چشم آہوین ہی کرتی ہن پو
 ہنو وصف کر کا کوئی پہلو پید
 نیچہ کھلایا گداؤ کی کسے کھینا
 جب کیر مطلب وقت کا تو گداؤ
 یقین ہوا دم چرچا شمع جانا
 دو چھ مرتبہ سکندر کا
 نظر ہوں میں وز محشر کا
 در پردہ ہو کا ہے مجھ کو ارد کا
 آج ہو دور دور سا سفر کا
 کیا گیا اوس بت ستر کا
 دیکھو کھان کی طرح کہی ترجم ہوا
 اچا تہا فراق کا سیر ہو چکا
 ہنگامہ ایک سہ سو بار ہو چکا
 کیا کہ ہیں اس کے تہا ہر دم جو
 جو کہ ملت فلک تو کھانچا ہو چکا
 سیر پری کھی اوسکو تو جان ہو چکا
 نہ میرا کہے تا میرا آیا
 ازار ہی ہر کل کو تری گلہ نیا
 فرماؤ تہا دیکھ لیا کو کئی کا
 ایک صورت پر ہر یار کا جوین کا

سے خوش تخلص ہر چند کثرتِ بیہودہ را چو گل کشور عاید شہد ہلی سے تھے اور کثرتِ بے ہودہ چھپ گیا ہے اور یہ چند شعرا و مدین
سے مختلف ہو کر بیان کیے جاتے ہیں ایسے شاعر موصوف کا سلیقہ شعر و خیال بیان ہے۔

<p> یاد آید که بگوید هر چه او می شناسد چون هم به بیانی نیاورد لب بگوید چون که بهانی آید که چنانکه بگوید یاد آید که بزم من در این صفت خست سر نشان یا بنده ام به زنجیر می بخت آینه کا پا در خصل را در آید چو بویها بار آید نو که آتش خیزد تس خشت بگر بگر بگر بگر بگر بگر مر که غم من چنانچه خنجر می خور رخش غم سلیمان چو او ترا سبب تنها یا جو کل یاری جو را بو بوی جو جو در پی که کی جو جو رنج پر زده تنه کار کار عیش چو </p>	<p> سر ز میری قتل که چنانچه جلا داد فصل دنیا سلاخل میا کرد و میان لیدن گیا او دم حدی که فصل میا بی شانی موه قتل گیا نقص خطا بهی که از لنگ بگر بگر شود کی عکس میر می که عالم بو دمان آستین مستنج بیگیا که یاد کش باد صیقا و این مومن هوا مین بو شکو خجوه ریز امین هوا گهر چمن میر پر پرو کا و اما او ترا آجک میخس اس لطف کا بدلا او ترا کیا زمین پر کوئی گردونی خفته یزنگ مهر بوش بر آن که دنیا بیا </p>	<p> درد دل کو دو موم بود در تنه کار داد لبیلو کو بو گیا شوق اری جو جو سین که سلاخل ق حیات بود استاد کی عیش کج تها و کو جو جو میر صحت و نوزد کم بود که جو جو نیک آه دلین بعد مردن از کو جو کیونی از او ق رنک نور بود آب میر اشک قاتل جو جو جو جو خانه دید من هوا تا زنده جلا باغ دنیا سین تنه کار داد کو ده جا مطبخ می مود ملخ کو او جو یزنگ مار جو در زمین پر بگر بگر پرده طلعات پر زنی آید او جو جو </p>	<p> مکتب سینه من چنانچه سلیق بود کیا رگ گل سینه و دلم و صفا که نشان بگر بگر بر بگر بگر بگر تیر کی قطعی کو گوشه کما فخم هوا دانه سینه صورت نقش تن نسیم هوا بنیک کا کن رست بگولا و از غم کا پژار و زلات سین بگر بگر بگر چو بگر بگر بگر بگر بگر بگر اندرون بخت پرده و تن جاسون نه تن گل سینه شوی کو جا مره و ترا منع دگر میر کما کما کما کما کما بو سبیل کو کیا موزی نفس کما شعر و تجویب غم بزم گل کو دنیا </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اسعد نور نام پر صفائی یار پر	دیکھ کر غنیمت جلدی ہو پیر پر	اتنا نظر نہیں کوئی جس طرح ہے	تلاش یار کا جو نشان کر ہے
تار نظر کو کرنا کر بند یار کا	بہ کیا کروں نظر نہیں آنی کر ہے	بیکر صوبہ تو سیدہ جاتی تو گراؤ	تری قدم میں ہی کیا طاق ہے
ہمت تخلص لالہ اندمن ابن لالہ سیدارم باشندہ بیانی شاگرد مقصود عالم۔			
میں دیندہ وقت ہے ہر وقت		پوچھتی خبر کو ہر خبری ہر گھبراہٹ	
ہمت تخلص منشی منی ہر کا تہ سکیدہ لکھنؤ خاندان خیل ولد مولانا سید ابوالکلام بہادر جرات جنگ بوان شاہ اودھ سے			
شاگرد منشی حیدر لال زار کی مین اور کوئی شاگرد ماہ دیال نادم کی تالی مین ایک اسوخت کی تعریف کی کیا گیا اور ہر چند خبری			
کیا پسینہ ہو یار تری رگیو	زہر و گلی مین رفی ہو رگیو	لہلہا ازیم ہندو مین کی خبر	آؤ جب پریشان رہ کر رگیو
بار آؤ مین اوڑا کر دو ستریک	ہو گئی خیمہ جو کی مین برگیو	سرت شیخ کی اپ بندہ کیا جو	بگئی شک ناف وہ معزگیو
شعلہ عارضی نو کا دھوکے کیجا	کون کہتا ہو کہ کہتے ہیں ہر رگیو	کشتہ کوی ہو کتا ہو پان اند	دہیا مین لالہ نہیں پان کتہ رگیو
طرف اس حسن خدا داد کو بندہ رگیو	مصطفیٰ خیر چہ راست ہو رگیو	کیا جمی ان پانہری تری بجا	ریشہ دیتا ہو دم وصف خبرگیو
ہمت تخلص بابو دیو کی مین سابق اہلہ کلکشی الہ آباد ہی بعدہ راست گوالیار مین سر رشتہ دار صوبہ سیکندہ کی رہی اڑیا مین اور			
الہ آباد مین ہستی مین اوہوئے منی ہر کی تالیف مین بندہ کو بہت مدد دی ارازق مطلق انکو جلد برسر کار کی چند سوار کی شمار ہوئے اور			
نہندہ کیلئے ہندین لکھنؤ مین	دشمن جو اپنے ہی شرف کیسی	سیدی باتو نہی ہو جانی ہو بڑھ جانا	ہو گئی اپنی کیا جانی عادت کیسی
کیوں نہ مین گروں دانسا ہونا	کفر و اسلام مین کونو سچو جگہ ہونا		
ہمت تخلص اسی کہنیا لال صاحب کرکھو انجیر بہادر لالہ جو اس زمانہ میں نامی گرامی اشخاص و علماء کا کمال ملکہ ہے سنا			
کے جاتے ہیں اور ایک سندر جو ذیل کتب تعریف فرماتے ہیں۔ گوارا ہندی چند بیضت مین ۲ بندگی نار ۳ یادگار ہندی ۴ مخبرون			
یادشاہون حکیمون اور اوتارون کی حال مین ۱۰۔ اخلاق ہندی علم اخلاق مین ۵ مناجات ہندی ۶ رنجیت نامہ بہادر جہانگیر			
بہادر و حرم کو حالات مین۔ اور اچھلنا ساجا ہندی جو بطور لوبا کے مضامین حمد و ثناء خالق ہندو سر آئین سے ملاحظہ سے گذری اور یہ چند شعر			
ہی وجود جزو کل مین تری حکم جو	نہت ہستی مین ہے پرتا لکھ	حضرت خالق ہندی ہر پرتا لکھا	بخشک تاج شرف اثر بخون کیا
گردا ہی مجھ کو اس نقاش نے	نقش لوح چاہا پلغش با حیب	زلیک کا مضمون جو ہم ہو چیتے	جانلو آخر کہ یہ ہو گا غلط
میں باندان سیکر ہوں ہو جو یک			
او کی حد مین نہیں کرنی کلام			
ہموش تخلص سونی بہاری لال نام رئیس میرا تہ شاگرد مہرور۔			
خون چنگا بدیدہ تر کا	کہلا گنجینہ لعل احمد کا	سوز رضون سے ہو خاکستر	فلکے بال پر کو تر کا۔
نالیزہ ہے اور دل غمناک	ہے حوالہ از غم کے لشکر کا	کیا کہوں حال از لب آہوش	زنگ یگر ہے کیا مقدار کا
ہی کوں دہون کہ نہیں لب آہوش			
اور کوئی وہ نصیب سے کہ شود دفعت مین			

میں ہستی مین

میں ہستی مین

[illegible]

یار کی آئینہ رنگی و بکھو	اساق شیشہ کا گھمان ہونا دلو اور	
یہ سب کچھ لالہ یلہ پونگہ صاحب ہلوی شاگرد حافظ غلام دستگیر سہین۔		
کیا کہوں رنگی رنگی کر گزاری	دلہ صدہ ہونا تہا جو کچھ کر گیا	ہم کہتی تھی تو سنی سچے تھیں نعل
نقیر لٹ از لطیف لطیف زبیدہ شیریں بیان ازل ابدی سچے تھیں احمد صاحب البعلہ سہریا تو		
موزوں الفاظ نظم حمد اور سناطم میں ہے جو مطلع روشن آفتاب کو بیاض دن پر رقوم اور مصرعہ چستہ ہلال کو سواد شب پر مضمون فرمایا اسکے آبیاری فیضان سے ہشت بہشت کو ناز کی حاصل اور اسکی ساز گاری احسان سے سپہر کو بلند آواز کی موزوں ہے قطعات پر تجلی قدرت اسکی سے تجلی اور آیات بروج تجلی صنعت اسکی سے تجلی ہوئی سخن سخنوران فاختہ عنایت اسکی سے موزوں اور بیان زبان اور ان اصابت ہدایت اسکی سے بصواب مقرر۔ قطعہ		
وہ ہی صانع کہ اسکی صنعت سے	ہوئی مصنوعہ آسمان زمین	وہ کہ کہے نور سے روشن
اور دیکھنی معالی آثار سامعت اس معجز بیان میں ہے کہ محبوب موجودات کا اسکی نظم شریعت میں فاقہ دار اسقام ہوا اور دیوان کائنات رباعی چایا اور منتخب اہل بیت اسکی سے ردیف احترام کو پہونچا۔ اور وجود وجودات اسکی ایک فرد سے		
بحر کامل عروج و کمال میں اور اعتقاد بریضا ضیا اسکی ترکیب بند میں بحر و افروہ جلال سے قطعہ		وہ ہی صانع کہ اسکی فکر سے
ہو اسطورہ حسن اسیان	نظم حسن نے اسکی برکت سے	ایا با حسن نظام و استحسان
گلستان معانی اور چین پر ایران بوستان سخندان پر چھٹی آنہو کہ یہ چچان دین مع نیز بروجت حضرت محمد خاک فیض حاکم نصیر دیکھنے زبان نگیزی میں سکول سرکاری شہر محمد آباد عرف ٹونکہ میں مصروف ہے مشفق خجستہ شیرینی لالچی راہن جہا از تخلص نیر طوطا لال گیزی مدد مذکور کی کہ یوم غار نو سخندان اسنا ز مند سے عنایت مستفاد اور اللطاف مہمانہ زمانی میں اور بوجہ ہم سبق کی اکثر بمقتضائے مہربانیوں کی پڑھو کہنی میں مدد دیتی رہتی ہیں فرمایا کہ میرے بار و مظم نے مذکورہ اردو شاعران ہندو کا نالیف فرمایا ہے اور اب علیہ چھپنے والا ہے تو بھی ایک عبارت ایسی لکھ کہ اسکی ساتھ مطبوع ہو اگرچہ اس پر جو کوئی لکھا ایسی نہیں کہ اسے تعمیل ارشاد کی قابل ہوگی خیال اسکی کہ ارشاد و دست کی تعمیل ضروری ہے چند مطبوعہ پیش کرنا ہوں۔ یہ مجموعہ جمعیت انجمن قوم شکیں سے ایک نسلستان ہے شکیں۔ اور یہ خیرہ نصارت دین مظم رنگین سی ایک گلستان ہے بہار آفرین۔ نظم سازوں کی نوساز۔ شرط ازونکی واسطے طراز۔ حریفوں حریف۔ شیریں تذکار از طرفیو کو طریف شیریں گفتار۔ اشعار غم ازل برقرار۔ نعم خدا دل درگزار۔ اشعار صفات محبوب میں قلم نذر و الفقار علم۔ اور اعلام مدح معنویں صفحہ دیا معلوم۔ سراب سے از عیب بری سراب سے دلبری صفت عشق شیریں تذکار نمکخون گفتار بہترین اشعار عاشقانہ خوشترین از محبوبان و مصاف فرورہ حال مست انار فضا		
نغمہ بہار منظومات قدت سخن آفرین بی سخن منور اور آفرین جسکے مولف واقف فانی مخموری کا شرف تعالیٰ نکتہ بروی کائنات معنی انبیان قدردان دانیان گوہر درج ہندوئی احقر برج مخموری نو بادہ نور سیدہ چین فرست شرمین رس نہال گیا ست برج حق		

خداوند انش و بنش۔ ہر جوش و میخاد آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات زوالی فیض نبیاد خوش تماشا منشی بی بی پریشاد صاحب
پاشا منشا نامہ سرشتہ دار محکم اہل علی راج جوہر پور میں و حقیقت کتاب فیض آب سے اور انجالیہ جو ہے ایسی بالکل کا خیال کہ جنگ کی لڑائی
- بہتین۔ بلکہ کر کے اصحاب انش اور ارباب بنش جیسے ہیں کہ تالیف اسکا زمانہ و انانی اور نزدیک اس نگار نامہ عثمانی میں کہ قدر تکلیف ہوئی
ہو گی سب ان اولاد بھلا سید ہی کہ بگوشتہ ختم التفات اس بیاض مشکین سواد پر نظر فرماوین۔ راقم حروف کہ نا انشائی انش
میں معترف ہی محتسب معترف حسن بیان و شعوف محاسن معانی سے کہ حسن انصاف میں موصوف ہیں ترقیب صنوف عطا
بو قوف خطا و ترصدا لوف احسان تخمین موقوف امتحان ہے قطعہ تاریخ سال فصلی بٹاشن بحر عقل و لکھا جو تذکرہ

بنک ہی کنی بنایت عجیب ہے فصلی جو سال کیلکری کرناؤ فکر معجز آئی صلیحہ کا مین پر نہیں ہے۔ سطرے چند دلیست
از نتیجہ فکر بلند و طبع منشی پیوند شاعر سخن پرورد ہے مجموعہ ہر این صاحب آذر۔

یہی آفرین صدا قرین کہ آپ نے بہت بڑی کام کو انجام دیا ہے یہ عجیب مذکر کہ قرن الاشعار تالیف کیلے ہے ایک لایا
تذکرہ مسمیٰ فی ہتین لکھا وادہ کیا بہت کام کیا گی گویا دنیا میں اپنا نام کیلے قطعہ تاریخ مرتب ہوا مذکرہ شاعر و ن کا

میری دلکو از لہجہ ہر موعبت ہے بہت پاشا عاقل کی تالیف ہے جیسے دیکھ کر سچ محبوب ہے یہی ہی اوسکی تاریخ و محکم
عجائب غرائب یہ کیا ہوئے قطعہ تاریخ طبیعت و مجموعہ مکارم اخلاق شاعر ستمہ آفاق ہمارا گلاب سنگھ

صاحب شائق پاشا ستمہ میر کھتے۔ وہ لکھا مذکرہ بہ حضرت پاشا دیکھ کر تہی مرتب ہو وادہ دیکھ کر
ختم کات لکھا ہی شائق پاشا ہی خوش کیا ہی دیباہی کلام ہندوان پر خرمہ۔ ایضا خوب لکھا ہے مذکرہ والدہ

و ادہ شائق تہی کیا ہے ایسا کوئی نظر نہیں آیا سیکڑوں ہم نے لکھ دیکھے اوسکی تمام و طبع کی تاریخ
یہی شائق گز کوئی پہچے پڑنا یہ ہر صدمہ از سر بہار نعمت بلبلان ہندی ہے ایضا

لکھا مذکرہ شاعران ہندو یہ ایجا پاشا کی ہی تھی جو بوجی گوی ستمہ و شائق سال تو کہنا نہی مخزن شاعری
از سچ شرف الدین صاحب پورشا کہ حضرت شائق جو من ستمہ شائق اور ستر صاحب اخلاق پور

تذکرہ لکھا عجیب پاشا نے ہندون شاعر کا اسید حال ہے سوچنا کیا ہو خوشہ تو لکھا عجیب یا نوار و سال ہے
قطعہ تاریخ امضہ صاحب آئی پیر یا نوعین سخنی بسیار بار و پر ہوا سچ مخزن مراد

پہر کہلا ہی اسید کا گلزار مذکرہ دوسرا ہوا بیت ار یہی شاعران ہند و کا۔
تذکرہ ہی اوسکی تازہ کی بہتار ہی مضاحت کی آسپہن کا طراز ہی ملاحت کا طرہ و دستار

اور سواد اوسکی شام رنگ گلزار تین ہر اسکی نام تاریخی ہے پر ہر ایک کا جد اجداد شمار
تیسرا نام مخزن الانیجار مخزن الشعر سی سنا لیلیف ہی عیان مثل شمس نصف نہا

بی کم و کاست کرنا ہی ظہار نام سوم سچ عیان شیا ش سال تاریخ ختم ہے مکار تمام شد

ضمیمہ آثار الشعر اسی ہنود

جن حضرات کا کلام بعد اختتام کتاب کے ہم پر پوچھا یا نام و نشان معلوم ہوا وہ اس ضمیمہ میں ترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے اور جہاں کلام نہیں ملا اس کے نام پر ہی اکتفا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور ہر وقت طبع کر رہے ہر دستاویز کلام ہی لکھ دیا جائے گا۔

آرام تخلص غشی رام پر شاہ ملازم ران جیجی پور شاگرد نواز شری موگیری۔

خود آئی ہنر اب کیجی کو مہی دور	کیا خوب کیا ہی میری مالہ (افزاج)	دیکھی ہی تجلی جو کسی برق نگہ کی	قابو میں ندل ہی نہ ہنر نام و گاراج
--------------------------------	----------------------------------	---------------------------------	------------------------------------

آفرین تخلص لال بہار دی لال سا ہو کا درخ آباد شاگرد معیار ہے شہر کا چھ شاعر دن میں ست ہن اور نازک نازک معنیوں پر مانتے ہیں یہ چند شعرا ان کے جو پیام بار و غیرہ رسالجات سے منتخب کئے گئے تھے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

خود گلا کاٹ کی جان بانی ہن ہر زولے	اور ہوئی وہ کوئی مہر ہی ڈر زولے	صبح سی آج ہر نشان ہی کوئی لال ہن	کس پر زولے کی ہر پیل جہر زولے
اچھا زین اب پسی اچھا ہن کوئی	بیلہ ہی کہتی ہیں سیا ہن کوئی	نہ دیکھنا طین سی میری دلوں دیکھو	دراغ علم فرست ہن سوا ہن کوئی
جیلہ سی سوادت کی کسی مدد پیل او	بیلہ کو کیلہ کیجی جاتا ہن کوئی	اک بلائی آسلاں داستان زلف بیج	اک قیامت ہی کہاں یار کی فدا کی
میری گہرین آج آبا ہی بولا گئے	چاندنی پیل ہی ہوی ہر جلو ہن کا	مستاق اذیت کی ہن جم اور زیادہ	سیکھو کہ ہن تم جا کی تم اور زیادہ
	ای آفرین اس کی قدم کوئی اچھ	بڑھ جای جو دوں تہہ تم اور زیادہ	

اتحار تخلص غشی جی لال قوم کا تہ سری باست ہاشدہ ہاپون ایک آزاد وضع اور سادی چال کے مرد آدمی تھے غشی جی پر شاہ شعر اویں کے ہاں جزا سے ہن مگر ہکو کوئی کلام اوکھ نہیں ملا۔

اضحہ تخلص ہا پر شاہ و حافظ و قمر عدالت تہر ہو پال۔ یہ شعرا ان کے طبع زاد ہن۔

سودا ہوا ہی جیسی بھی لقا بار کا	یلا ہوا ہی رنگ لہلہا بار کا	عوض خاں لہلہا بیکو کوٹا سچ	مدعا صاف تھا برکات لہلہا سچ
مقرر فاضل کو آگاہ شعلہ و آفتاب	ہینین بریکو شمس کا لہلہا سچ		
افسوس تخلص منشی ابودہیا پرشاد خاندان رامی ہمت رامی خٹار المہام ریاست ٹونک سے ایک طبیب عالم و فاضل اور شاعر صاحب دیوان اردو فارسی سکھ میں پہلے علاقہ پنجاب میں تحصیلدار تھے اور اب ریاست بنیالی کے قریح آباد میں خانہ نشین ہیں لیکن ہم کو کوئی کلام اور نکا دستیاب نہیں ہوا۔			
اکلیل تخلص بھگوان سہاسے طالب علم اسکول بلند شہر شاگرد ناز بلند شہری۔			
اصل کا ہی عین گمان بچکو	ہم تو عاشق میں تری صورت		
الفت تخلص الفت رامی نائب منشی ڈویژن میں پوری سکسٹا اٹا دہ۔			
ہم ملک ہم کا نکرین اور سقر آج	مجاہد اگر یاد کی آئینکے خبر آج		
ایچم تخلص چمن پرشاد خٹا منشی رام سہاسے تنہا برادر عسکر اللہ شادی لال چمن کے ہیں قوم کا پتہ پانڈہ لکھنؤ ایک قطعہ تاریخ افسانہ منظوم میں دیکھا گیا تھا اور کلام دیکھنی میں نہیں آیا۔			
ایمن تخلص گنگا سنگھ سیالکوٹی۔			
دلبر توجہ بر میں بھی کیا نظر آئے	یار بیری دلدار کی جلدی خیر آئے		
بال تخلص لال بالکشن لال لالہ سدا سکھ بعل پانڈہ علاقہ کول بوالفضل ٹونک میں رہتے ہیں یہ شعر ان کی تازہ ششقی کے شعر و مین سے بعد اصلاح درج کیا گیا۔			
انگیا روگ ہو اس میں غم تھا کیوں بال	ابھی تو کھیل تماشہ کرتی تھی ہاکون		
یقا تخلص لالہ بالگو تہ قوم کا پتہ پانڈہ لکھنؤ شاگرد منشی شادی لال چمن اور حال معلوم نہیں صرف اس قدر بتطریاد کا غنیت سمجھ لکھا گیا۔			
بندہ تخلص امجد مدرس یا تھی مدرسہ بہرہ ضلع شاہ پور علاقہ پنجاب اور حال معلوم نہیں۔			
بہار تخلص منشی کنو لال رشتہ داران لالہ شادی لال چمن لکھنوی سہین۔			
بہار تخلص منشی شیشہ سہاسے شاگرد شادی لال چمن میں قوم کا پتہ پانڈہ لکھنؤ۔			
بہجت تخلص جیو بھتی لال خٹا منشی شیو لال پانڈہ محلہ نو پتہ لکھنؤ۔			
بیتاب تخلص منشی شکر لال خٹا لالہ ایری پرشاد سکندر بادی حال مقیم اجیر انکی شعر کچھ پہلی ہی لکھی گئی ہیں اور کچھ پورا نہیں کیے جاتے ہیں جو ادھون نے سا لکھتے ہیں جھکوتیا اجیر دتی تھے۔			
پہلی سی وہ اب نہیں بڑھا ہوا	تسے کوئی نہ آئے کوئے	یار اب ایسا ہی کوئی دن ہو	ہم وہ نہیں اور مناسے کوئے
یوسہ کی طلب کتنی ہیں یوں	پہلے مزہ دھو لے آئے کوئے	گردل ہی کوئی نہیں چرایا	پہرہ نہیں کیوں چرائے کوئے

یان جان عبت غذا بین ہے	روٹھے کوٹے منائے کوٹے	سوگ کہا میری مرنگی خوشی ہوا دکو	ریختگی کرتی ہونہ بزم عزاکل پسے
یون بت تو خدا ایک سہی کرتی ہو	بت بت ہی آخر کو خدا ہی پہنچے	بوسل طلب پروہ لگی گالیان دینے	اسید ہی کچھ اور ملا اور ہی کچھ ہے
	خاک در جانا نہ اسکی کس شرف دین	سونا ہی بنانکی ہی کسیرین تاثیر	
سید صہب لال پر بھو دیال دہلوی شعراے زمانہ حال سے ہیں پر شعرا و نکا مالا تھا سودر ج کیا گیا۔			
	دی جلد کہیں لکومیری مری	قابو دین دل ہی سہتا ہوا جلازم	
لیو کرو اس۔ منقرم حضرات بریلی سے ہیں انہوں نے ایک کتاب کیا نام حل میں تصنیف کی ہے اور کہا کوی قصہ میں کر کے ایک ایک شعر کے اور تین تین شعرا نے لکھے ہیں پہلا بندہ سکا یہ ہے۔			
غضب ہی کہ ان دنیا میں آ	ہر نشان گناہوں سی اپنے ہوا	وگرنہ یہ تھا اشرف الالبنا	ہو تا نظر سے خدا کی حیدا
پراب ہی جو یہاں چاہے ہوا	تو سدا کا یہ شعر پڑھ بر ملا	کر یا بختی بر حال ما	کہ ہستم اسیر کنت ہوا
تا را مخلص لانا مارا چند لاہور میں رہتے ہیں اور سودر ج حلوا کی دوکان کوٹے ہیں اور کی تصنیف سے ایک قصہ شیو جی مہاراجا کی صفت میں اور چند شعر دیکھے گئے وہ یہاں لکھی جاتی ہیں۔ بندہ محمد۔			
جہا بندہ پوتا جتنی ہیں اونہ نام نہو میں	شیو کی قلیو کعبہ میں اور پیکر شیو میں	ہو تا بنیا میں کہدی بھی اونہ میں نور نظر شیو میں	
بنایا شیو میری آنکھوں میں اتونا گھر شیو میں	اور شیو میں اور شیو میں اور شیو میں اور شیو میں	اشعار	
لکھا لوت ہی آئی تو پناہ گاہ	لغوی لی میری اتنا ہی کلم بکلو	آرزو میں دل آرزو کی یاد دہن	گوئی دل دوا دی یاد اکلم بکلو
ملا لکھا لوت لال لال کرئی میری ٹہا جی شاعر ہیں اور یہ شعرا دہلی و نمانت اور طاسی کے گواہ ہیں۔			
غبار آلودہ بالوت تہا رتو تو	لایا خاک میں کچھ میں نے کچھ ہو کر	کیا تہا غلہ کچھ بار کچھ لکھی	شعر ہے عدد کی جو ہوا کچھ لکھی
	تو جیہا زانسا ہی کچھ کچھ تہا	کہیں گی حال میر حرق نامہ کچھ	
تکلیفیں تخلص پندت رام جی مل قافیہ سخن بدایوں سے ہیں اور فارسی اکثر کہتے ہیں۔			
تمیز لال ہزاری لال قوم کا یہ سکینہ سکینہ لکھنؤ شاعر شادی لال جین۔			
نور قمر غشی جنو جی قوم کا یہ سکینہ سکینہ لکھنؤ شاعر شادی لال جین۔			
قمر تخلص غشی اودہ بہاری لال مدرس فارسی کا یہ پاٹ شالا آباد دہلی تصنیفات سے ایک مدرس مہاراجا کی اسنت میں جسکا نام مہاراجا دیسی ہے دیگیا اور یہ بندہ سکا مفت ہوا۔			
آپا ہی بولی نا تہتری وچ کسا	اسید کہ تخیل امل کا ہوا باردار	خدا میں آپ کی ہی عرض بار بار	میر گنہ معاف ہوں میں کچھ لکھا
	خدا میں ہوں تیری درگا کچھ لکھا	میری خبر نہ بولی امی نادیدہ وار	
جلیس خاص غشی رام سروپ ملیہ حقیر فرج آبادی۔			

فلک پر کرای تم از اسیر بندگی تری	جادو بر باطن گفتگو ختم اندامی	ای جنوں ہستی کو کسکو کو دیرین	سب سب کرتی ہیں کہا کر ٹھوکر پڑیوں
جو رہی ہیں تو نہیں جلدیں کوئی	چہرہ رنگی شہد مصلحین ہم اور زیادہ		
جیون تلخ جسوت راسے براد جیتی راہی زندگیاں صاحب بہادر مرحوم شاگرد سیم ہلوی۔			
جوش تلخ بندت رام کن سمٹت ماسٹر لکھنؤ کلج تلام۔			
بغیر کو پاس بہاؤ تہا دیکھن	اپنی محفل سے ادیشا کی برکت کچھ		
جوہری تلخ منشی شیو پرشاد ملہ صفیر فرخ آبادی جوہریان سخن فرخ آباد سے ہیں۔			
جھوکیا زوہین پو شہرت دیوکی	زہر ہونی ہی دوا گرمی ہو گیا کی	کیون انجین انکی ہو دین تہا	کچھ رعایت چاہی ہمار کو ہمار کی
چمن تلخ منشی رنگ لال باشند لکھنؤ ایک شاعر شیرین سخن اس زمانہ میں قوم کا تہ شاگرد منشی رام سہاسی رونق مناسکی تصنیفات سے کتاب سنگاسن منشی دیکھنے میں کی عجیب کچھ اور دلاور نظم ہے اور یہ چند اشعار اسکی دیباچہ سے منتخب ہوئی ان حضرت کا نام خاندان جی کہ رشتہ داران مادری ہی شوق شعرا و طبیعت موزون رکھتے ہیں۔			
الہی سیر کر میر سے سخن کو	ہیسا پتھر ان دی اس جہن کو	میری خامہ کو دی طوطی کی رفتار	ہری تا شکر میں تیری شکر بار
زبان گلیا گنا حدی ہو کس	بزرگ عند لب نغمہ ہر دور	تری نہایت ہی ہر گلین جو شہو	تری قدسی میل ہی سخن گو
اشعار رسائی نامہ			
تہا فہم بل گل ہے اتھاتی	کہا نہیں اور کہاں بہر توہ سانی	عطا کردہ شراب ارغوانی	کردی پر زمین وہ لطف جوانی
تھو کو دل ہی تہا دنیا میں سانی	ہی عالم میں تہا دور باقی	شراب تلخ سی شیرین مان کی	عنایت سی بھی عذاب لہیان کی
شمس تلخ صاحب پاپو پرشاد سنگھ بن بابورام تن سنگھ ابن بابو جانی پرشاد سنگھ خلیف بابو دیو کی نندن سنگھ صوبہ ارا باد کے رئیس اور قطعا دارین بڑی عالی خاندان اور امیر ہیں پرگنہ شندورام ضلع ارا باد کے تعلقہ دار ہیں تہا بھی زمین طبیعت زکریا بانی ہے منشی دیو کی نندن صاحب ہرنے کچھ نزلین اونکی بھی تہا ہیں اور زمین سے یہ شعر منتخب کئی گئے۔			
دلت ہوئی کہ پاس تہا ربا بہن	حیرت بھی ہی سلسلی آئی قضا بہن	خند کی جلا جلیق ملوان کو دیکھا	بس در سر کی اسکی سو کچھ بہن
چنگا چھان ہو طر خوش ترانہ ہو	مضیل خروانہ ہو حیف وہ لقا ہو	کہاں تو بار تہا ہو غنیمت دیکھا	سی کو اپنی کیونکر لاسن تو ہو
مہلت جڑاؤ تہا تو قصور تہا د	ذرا سنو تو ہو ہی تم ذرا سنو تو ہو	بسان شمعیں رنگ جلا تہا د	زری مخلصین گرا ہی شمع ویر دہا د
تھیں تلخ تلخ تہا رام اور حال معلوم نہیں۔			
شمس تلخ لال راجن لال مامون شادی لال پسمن قوم کا تہ سکن لکھنؤ۔			
شمس تلخ لال مادہ ہوا سے عرف منور لال ہو بانی شاگرد سیم۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں۔			
حیران تلخ منشی جگتا تہ قوم کا تہ باشند لکھنؤ شاگرد سیم ہلوی۔			

خدا و ہم تخلص شیوہ بال شاگرد میوش دکیل عدالت لکھنؤ			
وصف لکھنا ہوں ان کی صورت کی	میری مضمون میں قیاس کی	وعدہ وصل اور نکاح اپنی	ون میں نزدیک بقیامت کی
	کیا ہی آہنی خود نکاح وصل و نداد	ادھر بھی ایک نظر ایضاً خدا کی	
حازن تخلص لالہ دلارام بیڈ کلرک خزانہ منسلح ہوتیاریا پور۔			
کوئی سفاک سے میری جگہ نہ ہو	نٹرل تہہ خوشنما کی اور تروالی	اوتی اسید باری کی ہو کو کر صورت	اگر کی فراہمیں سو بار کر تروالی
حضر و تخلص اجہ رام شاگرد مثنی شادی لال چمن شاعر ہے ایک اچھی شاعر ہیں مگر ہکو و نکاح کلام نہیں ملا۔			
حضر تخلص مثنی کالی ہر سائی خلف لکھنا سہاے تحصیلدار لکھنؤ۔			
فصل گلانی جلیں بلبلہ گزرا	تو ہی صیاد ہا کردی گرفتار لکھو	بعد میں نہیں خواجہ بیکو لکھت	یاد حضرت بھولی سی ہو یاد لکھو
نسل جو گل لکھو قیاس کیا نہیں	گلشن بجا دی ملی ہو کیا کیا نہیں	انتظار صلیب میں تا تہ تیغ لکھت	اور روز کر ستار تہی فصاحت کیا نہیں
خلیقہ تخلص لکھی چند فوریتہ ماسٹر گورنٹ کالج شری براخ اسکول قوم زمین پور تہہ باشندہ جمیر عرصہ دو سال سے شعر و سخن کا شوق کرتے ہیں ہندی فارسی انگریزی پشتو بار و ادبی عربی اور اردو میں شعر نظم کر لیتی ہیں اور اپنی کوشا عہدہ زبانی بجا ہیں اب تک چھ دیوان تصنیف کر چکے ہیں اور چند کتابیں اور بھی بنائی ہیں نسل مرتضیٰ خلیفہ گلشن خیالات و بہارستان لطائف و ہر ایک کلیف وغیرہ یہ چند شعرا ہوں نے اپنی تذکرہ میں درج ہوئے واسطے لکھا دینی تھے۔			
گلشن میں کی بہر ہی یاد بہار	شاید ہوا سی ہی لگی کوئی یاد	خط جو نکلا و بال چمن ہوا	صبر سی میری دل کہا سنا
قرین چشم میں زلفین صنم کی	کندہ میں دو آہوں کی خطا کی	زلف عارض نگہ و خال خطا و جو چشم	سب باتیں گے جو بہار میں جو گل
اسلمی زلفین و دل ہو کو سنبھلا	پہرہ پہرہ ہو گا ناسک کوئی لیل ہو گا	ہو گی تر عین میں تہہ میسم و حلال	وہ گل جو چمن میں کی خلدن ہو گا
خوش تخلص مثنی کر با شکر باشندہ بدایون مثنی دیبی پڑتا دسھر تخلص بدایونی کے شاگرد و ن سکھ ہیں اور اردو کی شاعری میں ایک اچھی دستگاہ رکھتی ہیں۔			
خوش تخلص لالہ گوہر بال سہاے سکھ لکھنؤ قوم کا تہہ ایک اچھی شاعر ہیں اور انکا تاریخی قطعہ شیوہ پان منظوم مصنفہ مثنی شکر لال فرحت میں درج ہے مگر ہکو کوئی شعر انکا نہیں ملا۔			
والش تخلص میرالال قوم کا تہہ باشندہ لکھنؤ و حال معلوم نہوا انکی تعلیمات سے ایک قطعہ فارسی بابت تاریخ خاتمہ کتاب سنگا سن مثنی نظم مصنفہ مثنی رنگ لال چمن میں درج ہے۔			
دریا تخلص ندلال محافظہ دفتر راج کوٹ۔ یہ شعر انکی رسالہ پیام یار سے لئی گئے۔			
بجای حیدر و فرزند و پندار	بہار تازہ خود مشرق ہوئی آفتاب	بہار لالی اور گنج بہت بڑا گریبان	خونگو ستر حاصل ہو گیا چاند
	میر احیاء میں باندہ ہو کر پہنچا	ہزاروں جہیزیں پہنچتی ہیں میر بدقن	

دلیر تخلص منشی گوگل چند شاگرد اصغر علی خان نسیم ہلوی قوم کاتہ سکیستہ سکے لکھنؤ میں مگر ملک کوئی شعر اور لکھا نہیں ملا۔ و کا تخلص ہندو درج کشور اندور میں رہتے ہیں اور حال معلوم نہیں یہ شعرا و لکھتے۔			
ہو کا طلوع قبر سی ہی مثل آفتاب		زیر زمین یہ دھوپ یا بجاریگا	
رسم تخلص منشی مادھو پرشاد میرہ راجہ سندھ جیت قوم کاتہ شاگرد منشی شادی لال چمن سوزدان لکھنؤ سے ہیں مگر کوئی شعر اور لکھا نہیں ملا۔			
رسم تخلص منشی رام دیال سخن بجان شہر بدایون سے ہیں لیکن ملک کوئی کلام اور لکھا دستیاب نہوا			
رقعت تخلص منشی سنو لال قوم کاتہ سری یاست پٹی انیسٹر داس ضلع مراد آباد ایک چھی خاص شاعر ہیں اور کی تفصیلات سے ایک شاعری جسکا نام مفید الدہر ہے شہر موی ہے اور میں اور ہونوں کی عجیب کی کم کیا ہے کہ مضامین پرندہ بصفت کو عام زبان اردو میں بصفت تخمین قافیہ لکھا ہے اور میں سے یہ نہیں شعر جو بدل کی صفت میں ہیں یہاں لکھی جاتے ہیں۔			
عدل سی آبگو تہی مت کر	عدل سحاب کو تہی مت کر	رہ انصاف سر کی بل سر کر	رہ انصاف میں فدا سر کر
عدل کر عدل کر د کر بیداد	عدل کر عدل کر د کر بیداد	مخلصی ہی تہ خستہ میں بیداد	مخلصی ہی تہ خستہ میں بیداد
رفیق تخلص لکھنؤ میں سہاوی وکیل منصفی بانکہ شاگرد نواز شہر دیکھ رہی۔			
ابہولی سی تم کرنی بھی یاد کیا دی		کیا خوب نالی بھی قصہ بخر آج	
روشن تخلص روشن لال خلف منشی جگتا تہ خوشتر مصنف رامین نظم اردو یا سنگ لکھنؤ قوم کاتہ۔			
روشن تخلص منشی جانی پرشاد شاگرد شگفتہ لکھنوی۔			
رنگی مٹ مٹ کی مثل لعل عشاق میرا		ابتدا عشق میرے تھی انتہا کچھ بھی نہیں	
ترجمی تخلص منشی راج بہادر کاپوری۔ انکا کلام کیسے در تو پہل بھی درج کیا گیا ہے اور کچھ بیان پر لڑو قیام کر کے لکھتے ہیں			
یہو کی تری دید کی جنور کو دین	کہا میں جلی غصہ و غم اور زیادہ	یاد آگئیں بلکہ میں شوق قدم	پر خاتم ہوئی راہ عدم اور زیادہ
میں نے سوا غیر کو کچھ بھی تو نہ دیتا	میں نے سوا غیر کو کچھ بھی تو نہ دیتا	میں نے سوا غیر کو کچھ بھی تو نہ دیتا	میں نے سوا غیر کو کچھ بھی تو نہ دیتا
رسم تخلص وجود بہار شاگرد احسان شاعر شاہجہان پوری۔			
وہ کہتے ہیں کہ آسان نہیں ہونا	میں کہتا ہوں کہ جہاں میں ہونا	بعد میں جو دامن عشق کہے	بکے پہول میری تربت کی
میں امین میں ہی تو ای زیبا	جلو د میں یار کی شرارت کی	آرزو تھی کہ یو تھی کام لکھا لکھو	غیر کے ہمیں میں بچا گئی تم مجھ کو
زیبا نگاہ یار جو دل کی طرف بہتین	زیبا نگاہ یار جو دل کی طرف بہتین	زیبا نگاہ یار جو دل کی طرف بہتین	زیبا نگاہ یار جو دل کی طرف بہتین
شاید شاعر میرا ڈرایا نہ جاتے گا			
سحر تخلص منشی دیو پرشاد قوم کاتہ سری یاست سکے شہر بدایون سبھی پٹی انیسٹر ایک نامی شخص اور عالمی دماغ مصنفان اصداغ مغربی دشالی سے ہیں اگرچہ ہم انکی داسوخت کا کچھ انتخاب پہلے لکھ چکے ہیں مگر چونکہ اب یادہ حالات			

ضمیمہ ذکرہ شعر گوئی

اوّل کی سوانح عمری کے متعلق معلوم ہوئی ہیں اسلئے یہ بیان یہ ذکر اور تذکرہ کیا جاتا ہے۔ انکی آباد اجداد پیشہ ذی علم اور سرکاری عہدوں سے شرف رہے ہیں انکی والدین بھی لال بھی شاعر تھے اور اعلیٰ تخلص کرتے تھے اور انہوں نے بھی یہ فیض اور نسی ہی پایا ہے انکی ولادت سنہ ۱۸۹۱ء میں واقع ہوئی چودہ برس کی عمر میں انہوں نے مولوی طاہر الدین سے علم ادب کی کتب متداولہ پڑھیں اور پھر علوم عقلیہ، ریاضی اور طبی وغیرہ معارف و فنون خوشنویسی کے مختلف استادوں سے حاصل کئے اور ایک کتب خانہ جو ذیل تفتت کر چکے ہیں۔ خلاصہ مطلق۔ معیار البلاغت۔ معیار الاملا۔ نظم پروین۔ از رنگ چین۔ رکار فیوض۔ تکمیل المساحت۔ مرآت العلوم۔ دیوان سحر سامری۔ واسوخت تحریر عشق و قہر عشق۔ اور ان کتابوں سے منشی صاحب کی انک تخیالی اور معنی آفرینی ظاہر ہے اور جو کلام ہے وہ سوز اور درد سی خالی ہتھین یہ چند شعر انکی دیوان سے یہاں لکھ جاتے ہیں۔

زینت عنوان ہی مصنون عالم ہو گیا	بطل دیوان مکتوب طبع خوشنویس	دو عین جہ سے کعبین اور کعبین	طاہر الطیارہ کو گر ہو سیکھ دیکھا
سنگ طفلان قبر کا سامان کی ہو ہو	چاک ہو کر دامن خاک و کفن ہو گیا	سجڑی جو یوتھی عشق تبارک کہن	دل مضطر ایاز بچہ طفلان ہو گیا
واعظ عشق عین گناہ ہی کیا	عاشق اللہ ہے سیمبر کا	وینا میل لکھنا بھی ہی ہم نبی شرب	واعظ بہت عین حقیقت ہو گیا
بہر آزار مان رہ یا رہن مر گئے	سفر میں ہوا یہ سقہ بطرح	ناور کا دیکھو تو ہماری پلک	ہتھین باری ہیں گردن کی ہر سحر
جاگا سونی تو کھلے کھلے کھلے	پوسہ لیتا ہی تر کا لکھا بالائیک	پوسہ لے نہ نہ پوسہ مر جاو گنا	اتنا بیارسی پر ہنس سجا بنکر
زکیوں پانہ ہو بل صفا خائیک	لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	اسحق دایچ ہو کوئی شعر کا	نورنگی ہی سو تھو کوئی پوسے

سرشار تخلص لالہ مدن موہن لال خیر آبادی کا پور میں بستہ ہیں اور شاہی اردو شاعر بھی ہوتے ہیں مگر کوئی شعر اور تذکرہ انہیں ملا

سلیکم تخلص منشی مدن موہن لال شاگرد صغیر۔

رکھیتی ہیں مادی سرور کی قلم۔ معز و ہوں کو نکلے صنم اور یاد۔ کہتا ہی نیم اتھو تھو فصل ہی یاد۔ بچپن کرنگی تھی ہم اور زیادہ

سوسن تخلص ہمارا کنوار شہود اس سنگیہ سکنہ موضع کا جو ضلع الہ آباد۔

کعبہ میں یکھا دیو میں جا کر کیا ملا ترا۔ ملتا ہندو شمع شمع کہہ دیں ہم۔ سورج یاد کیا کری تھو جھانسا۔ تاخیر تری آہن کبر بھی ہو درخ

سیماب تخلص لالہ منشی دہر ولد لالہ میری پرشا دہا شہ قدیم سکنہ آباد ضلع ملتان شہ حال اجمیر پہلے پولیس میں ایک اچھی عہدہ پر نوکرتھے اب پٹن لیکر خاندان میں ہیں اور شعر اتنا کہہ رہے ہیں اسکی عشق ایچ بڑھ گئی ہے اوکی بڑی بہا منشی۔

شکر لال بیاب بھی اوکی خوشگوی اور صنمون تراشی ہو مگر کہنے میں سال گذشتہ میں سیماب سے کچھ کہنے کا کلام اپنا منتخب کر کے دیا تھا وہ میں سے یہ چند اشعار بیان لکھی جاتے ہیں اور ایک شعر اور لکھا پہلے ہی درج ہو چکا ہے انکی تحریر محاورہ زیادہ ہیں اور اس کے وہ زبان اردو کے کلام بلوکی نے بہت کچھ مفید ہو سکتی ہیں۔ اور یہ صاحب ہی مثل اپنے یہاں یوکی بڑے حلیق اور صاحب مروت ہیں۔

بہتر سے کہ نہ آئے کوئی۔ جو آئے نہ نہ تبت کوئی۔ جو اد کہیں نہیں لڑی انکھہ۔ پھر کیوں انکھیں چرا سے کوئی

محشر میں ہنود کا دیدار	جو ہم سے زمانہ چیلے کوئی	یوں ہی جہنجا کی ہاتھ ٹوٹیں	جو ہاتھ مجھے لگاتے کوئی
یہ بھی ایک جگہ ذکر کر رہی ہے	نہ ہونے کی کہانی کوئی	دل دیا دلی نہیں ہے	ہاں جہنم کی ہیل سے کوئی
نہ کی تہہ پہنوں کی سیلاب	ناحق کیوں نہ کی کہانی کوئی	کہا ایک جوتی اور نہی جہنم	تو یوں اب بھی کیوں احسا کر رہی
حضرت شیخ نے کہیں ہونے پر	عین کھینچ کر نہ ہونے پر	سرو جہاں ہونے کو اور نہ ہونے پر	نیکو نیچا نہ کہاؤں تو نہ ہونے پر
کارہ کا کہی انجام نہ اچھا دیکھا	ہو گیا نہ فلک پر کا کا دیکھا	جہاں اوس کے لیا لکھ نہ دیکھا	عجیبے از سی کہی لگا دیکھا دیکھا
تیرے ہیار کو اچھا نہ ہوا دیکھا	کیا لکھ لکھی حضرت عیسا دیکھا	راہ پنا آو یا ندا آو دیکھا	تیرا انداز عجیب لکھ لکھا دیکھا
ابو لی ایسی تیرے دل ہند	کتنے ناز تیرے ہو گیا ہند دیکھا	افق کی سکہ وید ہونے پر سید	کوئی قول کا ٹکڑا عین دل دیکھا
لیکھ لکھ عاشق دھندے کا کیا کچھ	برج چلو جہنم مفت ہند دیکھا	اوسکی فاشی زانکھو ہونے پر	اونٹ کی گردن کو اونچا نہ دیکھا
دل لیا تو دل ہر لہو لیا مٹی زرا	تہا حساب ستار دل ہر لہو لیا	نہ رہا اوس کے سیکھ کوئی انعام	اور لکھی باد صبا غما کو نہ دیکھا
موتو لکھا تو آلی چھوٹی نہیں	راہ میں قتل ہوا دیکھا سا نہ دیکھا	کہی نہ ہو ہمارے شرفان دیوار	کری پر جہنم سمکھار عین دیوار
سرو جہاں ہونے پر لکھا اوسکو	دیکھ لکھی جہنم کو اچھا نہ دیکھا	پنا دل تہا دیا ہمارے غمی	کیوں کہی کوئی دل یا ناحق
اسی سچا حیات کتنی ہے	جسپہ احسان لون رانا حق	حقانی ہو جہنم سہل دیکھا	وہ ہونے کی ہی ایک خطی لکھی
لکھی اور کتنی تو کچھ خبر پڑتی	بلا غور سیما میں لکھ لکھا دیکھا	حق دیکھ لکھی کو ہونے پر ہند	کاش ہم پوچھی اوس تک دیکھا دیکھا
نہ کچھ جہنم ہونے کا ہر وقت	سیکھوں مائی دہرادی تھا کچھ	دل شاق ہونے کو تھا دیکھا	بہتر دیکھی مقتدر جہنم دیکھا
کیونکہ ہونے پر ہر حال دل	آج ہر لہو میں ہالی جہا کی دیکھا	پر ہونے کو ہونے کو ہونے کو	سیکھ لکھی بد لکھ لکھی لکھا دیکھا
رخص میل گز دیکھا ہونے کو دیکھا	مقل غناق ہی قائل مقام سیر	رباعیات	
سیر ادل اور سیر غیر ہونے کو	میں جہنم اور سیر غیر ہونے کو	مجھ سے نہ چھٹی وہ نہ چھٹی ہونے کو	گویم مشکل و گزہ گویم مشکل
وقت میں تری جگہ ہی جگہ ہونے کو	جہنم کی امید جہنم کا مدار	جو مرے تو قطع ہوتی ہی امید	جہنم دشوار مجھ کو نہ دشوار
ہی تیری فراخ میں ہر حال ہونے کو	افسوس نہیں جگہ زرا اسکا خیال	اس موقع پر ہر دست آتی و شل	نادانگی دوستی ہی جگہ خیال
کہ تیرا زعم نہ کو کچھ ہی آج	فی الواقع دیا تھا اسکو ہر حال	خیالہ اسکا اب میں کیونچہ	رجہ ہی خود کو وہ نہیں ہے علاج
کہا ہوا ہوا اس حال میں لکھ	کہا تو سہا لکھی میں سیر نہ دیکھا	کس استغفار و نہی جہا ہونے کو	نگاہ است سچا خوشن رنگ
رہتا ہر روز جہنم میں جہنم	بیکل تہی ہی جہنم ہی آب	اس نہت ہر لہو میں دنیا میں	مشہور ہو ہونے نہ نام سیلاب

ایضاً اشعار

جو ادلی ہی نہیں کہی تو ادلی ہی نہیں بنتی	بگڑتی ہے اگر ایمان کی تھی خدا لکھی	نہن ہوتی ہے سیری سیکھ لکھی کہا دیکھا
------------------------------------------	------------------------------------	--------------------------------------

زمین کو سہلا کی آشتیا ہی یا تھا گئے	برون کی ریت بدست ہر ایک کو خوف ہاو	موت آئی ہی غر و کو نہ کوئی بد دعا لگتی
شہاد تخلص لالہ بالکند سنگھ زالی ایک اچھی شاعر ہیں شہر کے رسالہ پیام بار سے لے گئے۔		
شہب وقت میں جہتال نے	انسو پوچھ میری ملامت کے	گفتگو کو نہیں کرتا سو دیکھیں
	کی اور تو پوچھ او دھنر فصل بیکار آئی	اپنی توبہ بھی آنا ہی تبسم جگلو
شہام تخلص شیا لب سنگھ کے زاویہ پسندی۔		
یوسف کے سانس ہی تھے بازار اچھلین	دیکھیں تو کسکو ہو وہ ترے رو رو پستد	
شہبم تخلص بابو دیری نا تھ خلیف بابو جی کشن بلال ہجوم کا تہ سری با ست برا دشتی بہادی لال فطرت ما شندہ وز میندا شہر دیکھنا کا ضلع ترخت ایک نازک خیال شاعر اور صاحب دیوان ہیں آدھی تین چار تر لین اون کے بھائی نے بھی تھلین ازا بھلہ پر شہر منتخب ہوتے۔		
چند بڑے گویا ہوتی صوبہ تیری	دل ہی نوٹ نہ تھا جانی عافیر	بوسہ پد کی فینو کو رخ رنگیں کے
سیخ اروسنی دیکھا میں بڑے دیکھے	خوف جان کہتی نہیں ملتی تھی باغیر	تیرا رخ چھوڑی پاس ہو کہنو
تیرا فاق ہر جہت پرچ پاس نہیں	کسی کام نہیں کوئی پاس نہ ہو	لہا نہ بوسہ کاکل سمجھ کے ماریاہ
نہ پوچھو میرے رو نیکا ماجرا	کہ عمر اپنی اس میں سیر ہو گئی	وہ کہہ کی گھر سے ہماری گئے
شہر ار تخلص بندت رام نا تھ ساکن ہجر ضلع ریتنگ۔		
اللہ اللہ کھڑے ہیں شہر میں	منظر قافل کو حرام ہے یونچ ہونچ	میرا منت خط کیا ایک میں بن ایندا
شہر ق تخلص بھاکر جاکمی سنگھ برادر ضبط شاگرد وقت شاہ جہان پوری۔		
سایل وصل چپ ہو اوتے	سے چیلے گئے نزاکت کے	یاو ائی علی ہی شہر کی گلی نشی
شہر لالہ گنیت رائے رئیس سکوہ آباد اپنے شہر کے شاعروں میں سے ہیں۔		
دہ شہر ہی تھامی ہوتا بنا گھر ہے	آسانو میری آہ میں ملتا تر آے	خیر سے زبان کاٹ ہی لہتا میری تالا
میںخانہ میں اس شان سزا نظر آئے		
شہر ق تخلص نام زاین شاگرد ہیں لکھنوی۔		
گرن ہوا ہے لا کہوں جی طرح ایک شمع بھون پر	فدا ہی ہون نہ مایس پری کہے جو بن پر	اگو عدہ چہ ہے خون بہا دینی کا شہر میں
چڑھک لی خون بہا اسی شہر کو اپنی دامن پر	جلتا ہے سوز اشک سے خود شید کس نے	مان مان ہیں ازل سے وہ شمع ہو پند
شہر ق تخلص سنی بال سوپ سنگھ میرٹھ محمد رفیع بیان کے شاگرد ہیں سے ہیں اور خوب تر مراد شہر کہتے ہیں۔		
پروہ میں رہا بھگوتی خود ملتا	پر چشم کر کے کہتے کیا نظر آیا	کیا تھک کی کہا کا نہیں اور لکھنوی
شاہد لہر ہے چوہا پہا نظر آیا		

بچن ہونادل بیتاب نہیانا	وہ پردہ گرااودہ جلوہ نظر آیا	گھر لپکا پرخانہ دل پردہ کیسے	ارمان کسی گوشہ میں کھنکھایا
شہیم تخلص بندت شوز این وکیل عدالت قلع جانہ صہر۔			
مزیہ سیر جاکی کیلی جو کیا ذکر	لپٹے گمان کی ہر کچھ خبر آج	دل کھو گئی کیوں نہیں بڑھو گم	ساقی فی زیا کھول دینا کھانہ کدو ج
شوق بندت جگوین تاکھا دیر میں رہتے ہیں اور شجادل پسند کہتے ہیں۔			
یاسق اللہ وہ حسرت دارمان	ہیں یہ سیری رفیق مدت کی	کے برباد مجھی قی لوہ اور سو	آئی تربیت پر میری آگوشہ میں ہم جگو
	وہ لولہ لپٹی کیہ کیا کر سونہ لنگو	اوشلا آتھ جو مینی کھنکھائے	
شہید تخلص منشی گور پرشاد این منشی بالاپر شاد پشکار مرحوم شاکر دھنیم۔			
ساقی جہم کراچ آیا پھر ابرہار		مذہب خانہ کا ڈیال کوئی ہم جگو	
شہد اینڈرٹ تیونا تھہ ملید نظام ریس جاوہہ برادر عاتق جاوہہ۔			
ہر خیزارہ کھا صحر تری دربارن	توہ یوسف کچھ حاجت باز اپنا	قبر سے نکلو گئی بیان کچھ کر کچھ	بعد دن و دن ہٹ گزرتی قناری
صداوق تخلص گھوڑی پر پرور این مخار راجی۔			
صہیر تخلص اجیر ادنا کشن بہا بختی شادی لال جین کے	ہیں اور شاعر شوا از بیان مگر کھو کوی	تجہ او کو فکر ملید کھنکھائے	ملا۔
صداوق تخلص لال چہ لال قوم کا یہ سکنہ لکھنؤ محلہ نوبہ خالو منشی شادی لال جین کو	ہیں اور سنہا کو بڑھو خوش نک		
اور خوش سخن ہیں الاہل کو کوی کلام اونکا دستیاب ہوا۔			
صہیر تخلص بہار ہی سنگ شاکر دھنیم شاکر دھنیم پوری۔			
خوہر یارو جو بہن رنگ سیح	آج تیری مریض وقت کے	ضبط پر غم میں جواب سے درد	ہیں یہ ساری طفیل وقت کے
قبر پر ہی سیر آؤ تو پھر کوستا	بعد رون ہی جگہ کی ہر تم جگو	خیر کو قتل کیا ضبط مجھی جوڑا	قہر تھا نہ قتل میں تم جگو
بہر ہن بدکاران کین مدت	ادھر بھی یک نظر صہیر خدائے	جو یہ نام میں نزار کو دم فدا	قدیم قصائی سنگری ادا کئے
طہر تخلص کند لال اجیت پوری شاکر دھنیم۔			
طہر تخلص اسے جو کل کنور رادارہ جلال صاحب یاد رتارو جواہر علی اشک کہتے	ہیں اور	سنا وین سے بہن اور	
یہ چہ اشعار انجا کالیہ سماچار سے لے جاتے ہیں۔			
سحر کی بوہنہ چلی گئی بل اور	تبدیلان مکہ کی کہتی خبر فدا	اے دوست خنکست میں اسکی پور	وہا کر زہر جو پھوٹا تو اسی گدو پور
کاش کو سوئے گزرتی ہر منٹ غم	راستہ مانگ نکلا کر سیر گدو پور	دل بہا کر کہو زار کی ناؤ کا	ست تباہ کھلتا نہیں گلو کی پور
	جہان میں نہ بے تحید و سر پہر پور	جگر جلو نکا جو دریا میں لکھ لکھ	لکے دھڑک پائی اوچھا لکھ لکھ
	گھوڑو کھنکھن کہی فدا حبیب	کسی غم کو نہ یاد لال دولا	

عابدینیت گیشو ماتہ معروف بیوسن لال رئیس جادوہ۔			
کچھ تو دنیا میں مرے لوے میں اگر نہیں ہے		کو نہیں ہی اپنی محنت ہی کیوں بیکار کی	
عاجز مجلس منشی از ماری لال بدایونی مصنف متوی انجمن حق شاعران بدایون سے ایک چھی شاعر سے جلے ہیں مگر اونکا کوئی کلام نہیں ملا۔			
عاشق مجلس منشی شیوران خاں ماتہ ہلوی حلف بندت کاشی ماتہ دیوان ریاست جادوہ۔			
ایک بے پروا تو ہوا اس قدر کراہی	اولیٰ بھائی ہم خوشی تھی ہمارے	کچھ چوڑا چوڑا اچھا چانی دار	عشقیں تھے تنوکی اپنی خوشگوار
جیب سے دیکھا ہے آئینہ عاشق	خود وہ عاشق ہیں اپنی صورت کے		
عاشق مجلس سپنت لال فیض آبادی شاگرد مخلص خیر آبادی			
بیتے سمجھا کہ میری لگا اندر کچھ	بولی کہ ناز سے وہ تر کلا کچھ	ساتھ حشر کلمہ کوئی باہر	موت آنی کوئی ہم اسلمی بجا
دم گلست جیل سے اونہا یا جنم خان کو	سب حیرت کا عالم جا لگا گلشن کے گلشن پر	نہیں دیتے ہو یو سر خیز ارد کا گرجو	چڑھائیں چادر گل بلبلین عاشقہ دین
خیر ہی ہی کہہ کے بسم اللہ پیر میری گوینہ			
کسی شک جن کے ناز کا کہتے ہو اسے وہ			
خیر مجلس منشی جمعیت رائے سفرم محکمہ بندوبست تحصیل رائے۔			
رخ ارد کی نمود میں لگا کا لیا	وہ نمود ملتی ہیں بہار کوئی یوں	رتے رتے بھی لے لیا پورے	میں ہوں قریان بہ برات
عزیز کی ہے اوس جا پر جہان باہر گل			
اپنی محفل سے اونہا ہی ہو عیت تم مجھ کو			
عشرت مجلس شاگرد گائیکش سنگھ تعلقہ دارام پور کلان دیوان و فیض علاقہ لکھنؤ۔			
اشارہ ہو چکے ہو وں اور چکر بکھر	ادھر بھی ایک نظر انصاف خدائے	کدوہ حور و لکنا سنگر کی کہتے ہیں	چھا تو کھیلے اور تو جھا کھیلے
سوال پور یہ خاموش کوں چھوڑو	زبان کھلے تو کچھ بکھر بکھر	وہ حال کو کچھ ہی سمجھ نہیں کہتے	تو کو تشنیں ہیں عیت غرض ملے
عقید مجلس منشی شیو پرشاد برادر مامون نداد شادی لال جن باندہ لکھنؤ قوم کا تہا بھی شاعر ہیں مگر کو اونکا کوئی شعر نہیں ملا			
عقایت مجلس کنور عایت سنگھ رئیس لکھنؤ تعلقہ دار بریلی۔			
ہی غضبازو کی بھی طبیعت جادو	بلبل کو نہ لگا گل ہی تو ہوا بکھر	جیسے سدا کہدی گلی ہی نہ آئی	بدایا ہی رنگ ل بھر ارکا
وہ سورمخی شعلہ خان کد بکھر	یہ بونہ دل جرات سے گنار کا	جوں جوں منہ کی پس پشت دیکھ لی	وہ بونہ ہلو رخت بچند لگی مار کا
یوں جو نزدیک ملا تو بکھر گئے	چشم بد و ہر ہر کا اشارہ کچھ	ہر کسی نے کچھ بکھر ہوا بکھر	اسکے خفا کی بچڑا ہوتی گونہ
یک قافل کی شفی دیکھ کر بکھر گئے	نظر آئی ہی شری گل گونہ کی	وہ کاشا بکھر لگی بکھر	عقایت جیب نظر کی ہی تیار بکھر
عیش مجلس فتح چند قوم کا تہا سنگھ لکھنؤ میں تہا ہی معلوم ہے۔			
عیش مجلس منشی چٹن لال کا تہا بیٹھ تاگر جبر میں بعضیہ آبپاشی ایک مخزر عہدہ پر ملازم ہیں یہ شاعر و کلامی ہیں			

میں نے یہ شعر لکھے ہیں ان کے لئے جس میں ان کے نام لکھے ہیں ان کے لئے جس میں ان کے نام لکھے ہیں ان کے لئے جس میں ان کے نام لکھے ہیں

یہ شمس عیش سے چلتی بہنیں بکری دی گئی کہ کچھ ہنسی بکھاری اہ غم سید ادا کیا تھی		
مجمہر تخلص منشی چوہانی لال باشندہ بدایون شاگرد منشی دیسی برشا دھرم بدایونی بہن اور حال معلوم نہیں۔		
فلسفہ منشی سادھو رام اہلکار کورٹ نیچے پور اور اپنے وطن کے بندو شاعر و بہن سے بہن انکا ایک شعر جو ایہ شعر یا فر لکھنوی کی نزل پر دیکھا گیا اوسین سے یہ دو بند منتخب ہوئے۔		
ارادت سامتی کہتی تھی چوہر سنگھ	سجاد شمس عیشی بھرا کدو سے بدایون	کیون کی کیفیت تھی کہ چوہر سنگھ کی نزل
نقصانے دستبندی کو چلیے تھا لاکھ قافل کا		
نرانی چاچا جس قتل گاہ پر لکھنوی	نہ چھوڑا سوز اور نہ کچھ ہنس نہ تیر	لگا رہا ہے مستعد ہر گداز
یہ میر جاسکی جابی ان نہ لکھو صمد دل کا		
قرحت تخلص کنوڑی برشا نام آدران دہلی سے ایک چھی شاعر بہن یہ شعر ادا نکار سالہ قحان دہلی سے لکھا گیا۔		
اہو بہن یک یک یہ او و اسیان وہ گل ہر گداز		
فنون تخلص منشی روپ چند شاگرد اصغر علی خان نیم دہلی کا تہ صاحبان لکھنؤ سے ایک تہیادانین اور خوش بیان تھی اور شاعر شہر بہن لکھنؤ اور لکھنؤ کی کلام لاکھ نہ آیا۔		
قطرت تخلص لالہ بابا لال قوم کا تہ سری باست بہار وراج گونر وکیل عدالت منصفی ضلع درہنگا بہن اسکے دادا اس لال پہلے لکھنوی اور چھی ضلع تربت کے سرشتہ دار ہے بعدہ مباراج صاحب بہار والی باست درہنگا کی سرکا بہن بعد منشی گری سرور ہوی اور بابو جکشن لال او کی صاحبزادے جو حضرت قطرت کو والد تھے بعدہ منصف مقرر ہوئے سمت ۳۰ فصلی بہن اور ہونے اشغال فرمایا قطرت علاوہ وکالت منصفی کے نائب کیل سرکا و انریسی مجیٹ اور سمیر نیو پل کیٹی بھی بہن اور سبب برفی طبیعت کو شہر بھی کہتے بہن اور او کی بھالی بابو بدری ناٹھ شہنم تخلص بھی چھی شاعر بہن ایک تو اینج ضلع تربت قطرت صاحب فریبائی ہے وہ چھپ ہی ہے اور چند قرین اوہون کی اپنی اور اپنے بھائی صاحب کی میری پاس بھی تھیں اوہین سے یہ چند شعر او کی تر لون کے بطور یادگار کے یہاں لکھی جاتی بہن۔		
دوق ہی وقت بہن ای ساقی شراب کا	چاہیے ابلی گڑگ کو کو فتنہ سرخاب کا	بال اور ای بھر خالی بہن معلوم جاتی بہن ہم
کشتی خان کو خط کچھ بھی نہیں سید ایک	سامنی غیرو کی ناکا نو وہ فرمائے لگے	شونیاں چھی بہن ہی یہ تمام آواز
آپ کی دانتو کی الفت میں عشق آتا ہی مجھی	دیجی چھینٹا شتالی موتو کی آب کا	لکھنوی سکی جسم نہ بقیالی کا مننون صاحب
لکھنوی ایک خط منشی نام میں سیاب کا	خاکسار و منشی بھری چوچ و لونو پیل	کیون تو تمہیں گمان خوشید عالم تار کا
بہت العین کی طرح ہی رہم نہ پڑا	کہا ہوں تہ بہت میں نہ لکھ	نہ اور بھو صل میں مجھو جگر کا
منا ہے یہی کہ ہم سے بولو	قسم ہے ہی تو تم کو خدا کی	گاہ غم کی ہی فکر کو فکر کا
قسم ہے آج کو زلفہ و دنا کی	مرقی دم کی ہی نہ دیا کہ بکھیر	

گرچہ چوٹیلی عاشق تودہ ہنر کو	شکر صد شکر کہ اچھا پوچھا چٹا	سچہ کو کہو کیا آپ یوسر دکر	کسی چوسا ادب نازک کو لاکھ پنا
ماہ نو نیگا جا کر وہ فلک پر شب کو	او کی چکین سچ کسی روز کو کٹھنا چٹا		

فلک تخلص منشی بہمن لال خلف منشی رام مہر ہستہ درویش برادر عمر او شادی لال رنگین یا شندہ لکھنؤ قوم کا تہہ تسل اپنے
باب کے تالیق علم سخن کے میں لیکن ہکو کوئی شعر اول کا تہہ نہ آیا

فوق تخلص منشی حمر گو بند ملازم ریاست دیوان -

ابھی کون آیا خاصا سنی لکھنؤ	او دسی چھاپی جو اس طرح لکھا سنی	جلانا اور بھی فوق ہا نظر شاید	ہی جملہ خبر و نگار وہ آئی ہر روز
شعبہ مل اور جسے ہر چہ چھوڑ دیا	ہم پر خوشی پر نازان سے چھوڑ دیا	ہندین باتیں کیو خبر میری جو قدر لانا	ہر روز جس سترن پر شتی ہر روز
جاؤں قربان اس شرارت کی	آئی ہی میں سوال خست کو	بوسہ زلف جو لیا یوسے	آئی پھر دن تہا ہی شام کے
	پہنسی گئی کس عذاب میں ناب	اچھ نہیں کی میں نہ جنت کے	

فہیم تخلص لالہ ہر چند قوم کا تہہ سکند لکھنؤ شاگرد منشی شادی لال جن ایک شاعر خوش فہم اور خوش فکر اپنے ہمسرو میں جو
مگر حیف کہ تہہ نہ کر دہ کی کلام سے محروم رہا -

قالب تخلص لالہ جن لال جو شہ میں منشی شاد بلال جن کے بہائی ہوتے ہیں شاعران قوم کا تہہ سے ایک استاد
شاعر ہیں لیکن اس تذکرہ کے لئے کوئی شعر اول کا بہت ملا -

قمر تخلص بالکرشن خلف منشی رادے لال یا شندہ لکھنؤ شاگرد ہندو ہوی -

لب و سکے سچ نراکت سے ہو گئی نیلا	جو بوسہ خواب میں تصور و زبا کی لئے
----------------------------------	------------------------------------

فتا حمت منشی مولعل جذا جلا شادی لال جن کے میں قوم کا تہہ یا شندہ لکھنؤ مگر ہکو کچھ کلام دستیاب نہ ہوا صرف نام
نامی کے درج کر کے رکھا گیا -

قیادہ تخلص منشی جی پرکاش نرائن شاگرد اتر نو گری -

دل کی لگی تھیکہ خدا یا پرہ شرتک	از بس ہی مجھ کو حق بیت شعلہ و پسند
---------------------------------	------------------------------------

قیس تخلص راسے نند لال خلف رشید راسی نند کمار بہادر شاگرد اصغر علی خان نسیم ہلوی اور حال معلوم نہیں اور نہ
کلام اور نگار ملا -

کاتب تخلص سر جو پر شاد یا شندہ لکھنؤ اور حال معلوم نہیں مگر ایک بار شاخاوی سنگا منشی منظم طور لکھنؤ لال جن میں ہر
کشتور تخلص نہایت برجستہ و علمی ہوا و زمین دیر و دھسار میں اور فارسی آرد و میں شعر کہتے ہیں -

کہتے ہیں کہہ کی زلف کو چار چھاپا	گو یا کہ آئینہ میں نمودار بال ہے
----------------------------------	----------------------------------

کلیم تخلص منشی عدل موہن لال تلبد صیف فرج آبادی -

عمر شمسہ خاتون باوجود فتنہ خیز ماحول میں باوجود اہل علم و فضل اور اہل کلام ہمارے

مسرت تخلص کشن لعل قوم کا تیرے ہاتھ پر بندہ ملی تھیں اس سال کا عرصہ ہوا کہ اونکا انتقال ہو گیا دونوں وغیرہ کے ہمعصر تھے اور بھاکا شعر بھی کہتے تھے مگر سکوا اونکا کوئی کلام نہیں ملا۔		
مسکین تخلص لالہ رنج بہاری لال خلیف اللہ چمن پر شاہ۔		
لکھن کو وصف او کی قمار کے	باندھیں ہمنون ہم قمار کے	باوائے جو قمارت حمان
نیاستم ہی بھی قتل کر دیا	سیر ہی جنازہ پہ قال سر وفا کئے	دہان رنگا پور لیا تو کہنے لگے
مستاق تخلص منشی بنواری لال قوم کا تیرے برادر مامون زاد منشی شادی لال تلکین کے بن اور شہزادہ دو فارسی کہتے ہیں ملکیم تک کوئی شہزادہ کا نہیں پہنچا۔		
مطلب تخلص منشی مہاراج شکرہ خلیف منشی درباری لال قوم کا تیرے سری باسنت باشندہ شہر در پٹنہ تینڈیا پور دی تھاکہ شہنم جیکے یہ اشعار غزل مرسلہ لالہ بہاری لال صاحب قطرت سے منتخب ہوتے۔		
سمارت کی نیام کیا کر خاک	نیا ت یکدم نہیں ہو قمر کا	ہر شہر شہسے وہ ہستی میں ہے
	وہن ہوتا ہوا تیا بھی مطلب	کیا حریف صف دس شیریں میں کا
مقبول تخلص جگیشہ پر شاہ اور حال معلوم نہیں یہ شہزادہ کتاب ہے۔		
	کیا مقبول بھی نے نگاہ تیرے سے مجھ کو	یہی کا شہر کا حسان میرا اولی گردن پر
ممتاز تخلص منشی پورن لال شاگرد احسان لکھنوی۔		
	نگاہ لکھی تھا تیرے سے یا تم نے	اور اوت کجے انصاف اب خدا کے لئے۔
منشی تخلص بابو دلاچند شاگرد ایر بلند شہری۔		
دوستی میں تو پر غضب یہ ظلم	کوئے طرز میں عداوت کے	ہو قافو تیرے مرنے ہو منشی
حزین ہو کون شہر تیرے بلاؤ کا مال	تقدیر تیرا ہے دیکھی ہو اگر کج	عکس نگاہ یا اگر دیکھ نہ پائے
منشی تخلص لالہ زبیر داسن دہلوی اور حال معلوم نہیں ہے۔		
مولنس تخلص شیروبی رام قوم پر ہیں سکندری شاگرد مرزا غالب صاحب یوان۔		
ایسی ہیں بہترین شہزادہ	چوڑی تیری کو میں نے سکھائی	کافی نگاہ لطف تیری اگر ہے
	بادا یا مسالہ دل کا	کل کا بیل سے شکی حال میں
ماتر تخلص لالہ بلند شہری۔		
	یہ شب بھر زری اگی علی آئی ہے	دن پھرتی ہیں وہ درد و گداز
ماتر تخلص لیلی دہراج صاحب ساکنہ بنارس۔		
	کیا خطا مجھ سے ہوئی جو ہو ہزار	اپنی محفل سے وٹھالی ہو کشت و گم
نالان تخلص پارسہ لال سکندری شاگردان منشی شادی لال چمن سے ہیں۔		

<p>گہمت تخلص لاد مہاراج بخش۔ یہ بھی مثل لالان کے شاگرد منشی شاہی لال چرن کے ہیں۔</p>			
<p>لوہر تخلص روشن لال مسکنہ گنہوا اور حال معلوم نہیں۔</p>			
<p>ہمال تخلص شاعر تلمین خیل شیر بن مقال کو چند ہی مہاسے لکھوئی۔</p>			
زلف کو جو وہ بیشک ہی ہیں	عاشق سر کو شک ہی ہیں	دیکھا اوستی تو ہم خوشی سے	انگو کی طرح چمک ہی ہیں
خوشبو پہلی ہی گل خون کی	پھولوں کی طرح چمک ہی ہیں	دیکھیں کیونکر نہ ہی تب وصل	وہ شام ہی سی چمک ہی ہیں
	ایک گل کی لمبی تپال ہم بھی	بیل کی طرح چمک ہی ہیں	
<p>وقفا تخلص گزریاں قوم کا یہ ہاں نہ لکھو ماسون منشی شاہی لال چرن اور حال معلوم نہیں۔</p>			
<p>وقفا تخلص منشی پیاری کشن خلع پندت زراں ناتھ پریس لکھو۔</p>			
میرزا دہا لکھوئی تھی	اپنی خصل سے اوٹھا لکھوئی	میں قلموں کوں کوں لکھوئی	جسٹا چاہو کوہیاں جھانم چکو
<p>وقفا لکھو ناتھ صاحب سترامیک چرچ اسکول کانپور۔</p>			
جب کہا بھر میں حال پڑا کوہا	ایوں رسوا سر باز کر دتم چکو	بہتر ہے اور قلم کو بھی لکھو	اپنی بات تو یہ آما ہی بسم چکو
	ای رتک جو دل زری تھی لکھو	حوران حلقہ لکھی لکھو	ایک بات تو یہ آما ہی بسم چکو
<p>وکیل تخلص منشی برج لال زراں وکیل عدالت کسب آباد ایک خوش طبع اور نازک خیال شاعر ہیں۔</p>			
گتے ہیں ہم زمی نزاکت کی	گل سے نازک ہیں نئے نئے زیت کی	بے بلائے وہ میسر لکھو	بہتر ہیں ہم زمی نزاکت کی
خواب میں شکوہ پری آیا	جاگ اٹھے نصیب قمت کے	مادر بھائی جفا اونکی	دن گذر جائیں گی نصیب کی
پچھلے قریب ہو تا قتل	گرنے جاتا شہوت کے	دخت و یاس کیسی جلا	یل پسے غریب میں ٹھاٹھ چکو
فرنگ کو کھل کا بوسے	وہ تو ہیں آدمی قیامت کے	سیر دل ضعیف بھی نعل کا	جانا مارا گوسے نو پا باز جاکھو
نسلی اکبر چمکے ہیں جاکھو	اوٹھا پورہ نہ چھوڑی تم خدا کو	نہیں وقت لادت یہ لکھو	یہ انداز ہی ہیں کی بن نہا کو
<p>یاحجر تخلص لاد شام سند لال ولد لاد تھارا پشاد قوم کا یہ مسکنہ کتبہ علی گڑھ بالفضل جو وہ پور میں ہیں۔</p>			
<p>جہاں شب وقت میں گہرا ہے ہم</p>			
<p>زلف کی مانند بل کی حسین ہم</p>			
<p>چوشت تخلص شیر زراں لال تو میں قصہ جردل مسیح پیرایہ۔</p>			
تیر مڑہ فی سینہ نمان گہرا	اسخ ادائی اوئی کیا ہی گویا	لاش عاشق کی لکھو	اوپر مڑہ لکھو
	جمن میں کس گل ز کی ہی ادائی لکھو	اگر سو اٹھ اوٹھائی میں سیدو لکھو	
<p>یکساں تخلص پندت دی چندا کو شیت ایڈ میں خندار مسطیت ربوے خلع جشی دیوی لاس۔</p>			
شکوہ کیا جو جو جفا کا تو میں لکھو	ازلی نہیں میری میں لکھو	بارشطر میں میں لکھو	ایں تخلص سے اوٹھا لکھو
	نول لکھو کا مزا کوہ صنف کی سوا	یہ میری دوسری لکھو	

فہرست شعرائی مندرجہ صمیمہ تذکرۃ الشعراء اردو -

نمبر	تخلص	نام	ولادت	قوت	سکونت	شعبۃ تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	کیفیت
۱	آرام	منشی رام پور	۰	۰	۰	۰	حی القام	۲	۱
۲	آزین	سایہ کار	۰	۰	۰	۰	۰	۹	۱
۳	انگر	منشی جی لال	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۱
۴	ہنتر	منشی ہیر پور	۰	۰	۰	۰	حی القام	۳	۱
۵	انسر	منشی جی پور	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۲
۶	اکلیل	جگن موہن	۰	۰	۰	۰	ایضا	۱	۳
۷	الفت	الفت سہا	۰	۰	۰	۰	ایضا	۱	۲
۸	اجیم	پیشوا	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۲
۹	امین	استانگہ	۰	۰	۰	۰	ایضا	۱	۲
۱۰	بال	لالہ بھٹن	۰	۰	۰	۰	ایضا	۱	۲
۱۱	بقا	لالہ لکھنوی	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۲
۱۲	بندہ	امریچ	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۲
۱۳	بہار	کولال	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۲
۱۴	بہار	منشی سیر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲
۱۵	بھت	چند جی لال	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲
۱۶	بشیاب	منشی لال	۰	۰	۰	۰	حی القام	۹	۲
۱۷	بھب	لالہ پوجی	۰	۰	۰	۰	ایضا	۱	۳
۱۸	تارا	لازمہ	۰	۰	۰	۰	ایضا	۳	۲
۱۹	تلا	لالہ لال	۰	۰	۰	۰	ایضا	۳	۲
۲۰	تکین	منشی جی	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۳
۲۱	تمیز	لالہ لال	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۳
۲۲	لوہر	منشی جی	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۳
۲۳	بخر	منشی جی	۰	۰	۰	۰	ایضا	۰	۳

شماره	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانه	تعداد اشعار	تعداد مصنفه	کیفیت
۲۵	جلیس	منشی رامش	.	.	فرخ آباد	.	مقام	۳	۳	
۲۶	جنون	جنون	۲	
۲۷	جوش	پندت‌آمین	.	برهن	زلّام	.	زنده بود	۲	۲	
۲۸	بهری	منشی برشلو	.	.	فرخ آباد	.	ایضا	۲	۳	۲
۲۹	چمن	منشی گل‌دل	.	کایت	لکنو	سنگاسن پشی	ایضا	۸	۲	۳
۳۰	حشم	ملّا میرزا داود	بالورام	.	الآباد	.	موجود	۶	۲	۳
۳۱	حقیر	ندرام	۲	۳
۳۲	علم	برتن لال	.	کایت	لکنو	.	.	.	۲	۳
۳۳	صلیم	بار پور	.	.	بھوپال	.	.	.	۲	۳
۳۴	جبران	جگناخته	.	کایت	لکنو	.	.	.	۲	۳
۳۵	خادم	شیو بیال	.	.	لکنو	.	.	۳	۵	۳
۳۶	خازن	دلارام	.	.	پوشیار	.	.	۲	۵	۳
۳۷	خرد	راجہ رام	.	.	لکنو	.	موجود	.	۵	۳
۳۸	حقیر	منشی کالی سنگ	.	.	لکنو	.	ایضا	۳	۵	۳
۳۹	نلیفه	مکرمی خدی	.	برکت	اجمیر	چند دیوان مرثعہ و غیره	ایضا	۶	۵	۳
۴۰	دانش	میل لال	.	کایت	لکنو	.	ایضا	.	۵	۳
۴۱	دریا	نند لال	.	.	کوٹ	.	ایضا	۳	۵	۳
۴۲	دلبر	گوکل چند	.	کایت	لکنو	.	ایضا	.	۶	۳
۴۳	ذکا	پندت	.	.	اندور	.	ایضا	۱	۶	۳
۴۴	رسان	منشی برشلو	.	کایت	لکنو	.	ایضا	.	۶	۳
۴۵	ریا	منشی رام لال	.	.	بدایون	.	ایضا	.	۶	۳
۴۶	رفعت	منوعل	.	کایت	مراد آباد	.	ایضا	۳	۶	۳
۴۷	ربیع	مکرمی	ایضا	۱	۶	۳
۴۸	روشن	روشن لال	مشو بکانه	کایت	لکنو	.	.	.	۶	۳
۴۹	روشن	منشی برشلو	.	.	لکنو	.	.	۱	۶	۳

مبشر	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد اشعار	تعداد قصیدہ	کیفیت
۵۰	زخمی	مثنوی ہمدانی	۰	کایتہ	کاپنور	۰	حی القیام	۳	۹	
۵۱	زیبا	ابو سیرا پشاد	۰	۰	شاہجہا پور	۰	ایضاً	۵	۹	
۵۲	سحر	مثنوی سحر	جنی نال	کاپنور	۰	خلاصہ طوق وغیرہ	ایضاً	۱۰	۹	
۵۳	مشرار	لالہ لال	۰	۰	کاپنور	۰	۰	۰	۶	
۵۴	سلیم	مدن مہون	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۷	
۵۵	سون	سید علی شاہ	۰	۰	کاشی	۰	۰	۲	۷	
۵۶	سیاہ	نبی مہر	اکبر پور	کاپنور	جمیر	دیوان	حی القیام	۳۸	۷	
۵۷	شاد	بالکند	۰	۰	گوانی	۰	ایضاً	۳	۹	
۵۸	شام	نام سنگھ	۰	۰	رادکند	۰	ایضاً	۱	۹	
۵۹	شعبہ	برسی شاہ	جگن لال	کایتہ	درنگا	دیوان	ایضاً	۸	۹	
۶۰	مشرار	پندرہ نام	۰	برہمن	جھجھر	۰	ایضاً	۲	۹	
۶۱	شرق	شاہا جانی	۰	۰	شاہجہا پور	۰	ایضاً	۳	۹	
۶۲	شعلہ	لاکھتیا	۰	۰	شکو آباد	۰	ایضاً	۳	۹	
۶۳	شفق	رامزین	۰	۰	لکھنؤ	۰	ایضاً	۳	۹	
۶۴	شکل	بال ہرود	۰	۰	سیرا پور	۰	ایضاً	۴	۹	
۶۵	شعبہ	شہزادین	۰	۰	جالندر	۰	ایضاً	۲	۱۰	
۶۶	شوق	بند شہزاد	۰	برہمن	جالندر	۰	ایضاً	۲	۱۰	
۶۷	شوق	بند شہزاد	۰	برہمن	اندور	۰	ایضاً	۳	۱۰	
۶۸	شیدا	مثنوی گوپتا	بالا پور	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۱۰	
۶۹	شیدا	بند شہزاد	۰	برہمن	چادرہ	۰	ایضاً	۳	۱۰	عاشق چادرہ کی جہاسے ہیں
۷۰	صداق	ابو سیرا پشاد	۰	۰	راچی	۰	ایضاً	۱	۱۰	
۷۱	صبر	راجہ آزاد	۰	کایتہ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۱۰	
۷۲	صدق	لالہ لال	۰	کایتہ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۱۰	
۷۳	ضبط	برہمن شاہ	۰	۰	شاہجہا پور	۰	ایضاً	۶	۱۰	
۷۴	ظہیر	کپڑا لال	۰	۰	جیت پور	۰	ایضاً	۱۰	۱۰	

نمبر	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانه	نقد شعر	مقدمه	کیفیت
۴۵	نور	رضا گلشن	-	کایت	لکهنو		خی القایم	۶	۱۰	
۴۶	عاجز	منشی گلشن	-	-	بدایون	بشوی انجمنه عشق	ایضا	-	۱۱	
۴۷	عاشق	تاج گلشن	کاشانی نمانه	برین	جاده		ایضا	۳	۱۱	دیوان ریاست برین
۴۸	عاشق	سنت لال	-	-	فیض آباد		ایضا	۵	۱۱	
۴۹	غریز	منشی محبت	-	-	انگ		ایضا	۳	۱۱	
۵۰	عشرت	شاه گلشن	-	-	رام پور کلاز علاوه لکهنو		ایضا	۳	۱۱	
۵۱	عقیل	شیخ گلشن	-	کایت	لکهنو		ایضا	۴	۱۱	
۵۲	غایت	غیاث گلشن	-	-	لکهنو		ایضا	۸	۱۱	
۵۳	عیش	لازمه جنت	-	کایت	لکهنو		-	-	۱۱	
۵۴	عیش	چهار لال	-	کایت	اکبر		خی القایم	-	۱۱	
۵۵	عم	منشی حیات	-	-	بدایون		ایضا	-	۱۲	
۵۶	فخته	ساده و رام	-	-	بیجا پور		ایضا	۲۲	۱۲	
۵۷	فخته	کهنه و رام	-	-	دیس		ایضا	۱	۱۲	
۵۸	فولان	منشی حیات	-	کایت	دیس		ایضا	-	۱۲	
۵۹	فطرت	لاله بیگلر	پاکستان	کایت	دیس	تربت تاریخ جهان	ایضا	۱۳	۱۲	
۶۰	فلک	منشی گلشن	رام سبک	کایت	لکهنو		ایضا	-	۱۳	
۹۱	فوق	منشی گلشن	-	-	راوان		ایضا	۶	۱۳	
۹۲	فریم	لاله بیگلر	-	کایت	لکهنو		ایضا	۰	۱۳	
۹۳	قالب	لاله بیگلر	-	کایت	لکهنو		ایضا	-	۱۳	
۹۴	قاصد	سوز لال	-	کایت	لکهنو		ایضا	-	۱۳	
۹۵	قیاف	منشی گلشن	-	-	مونی		ایضا	۱	۱۴	
۹۶	قیس	رام سبک	پاکستان	-	-		ایضا	-	۱۳	
۹۷	کاتب	سید گلشن	-	-	لکهنو		ایضا	-	۱۳	
۹۸	کشید	منشی گلشن	برین	-	دیس		ایضا	۱	۱۳	
۹۹	کلمه	منشی گلشن	-	-	فیض آباد		ایضا	۳	۱۴	

نمبر	تخلص	نام	ولادت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	شعر تعداد	صفحوں تعداد	کیفیت
۱۰۰	گلزار	مفتی علی گڑھی	کراچی	کاتھو	کاتھو	حی القایم	۱۳		۱۳	۱
۱۰۱	گلشن	مفتی لال	کراچی	کاتھو	کاتھو	انجمنی	۳	۱۳		۲
۱۰۲	گلگا	گلگاشی	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-	۱۳		۳
۱۰۳	گوہر	گلشن لال	کراچی	کاتھو	کاتھو	حی القایم	۰	۱۳		۴
۱۰۴	لال	مفتی شمس	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	۱	۱۳		۵
۱۰۵	پیمیں	پیمیں شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو		-	۱۳		۶
۱۰۶	لیق	مفتی شمس	کراچی	کاتھو	کاتھو		-	۱۳		۷
۱۰۷	مادہ رام	مادہ رام	کراچی	کاتھو	کاتھو	حی القایم	۶	۱۳		۸
۱۰۸	ماہر	لال	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	۲	۱۳		۹
۱۰۹	محب	محب شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-	۱۳		۱۰
۱۱۰	محو	محو شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-	۱۳		۱۱
۱۱۱	میش	میش شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-	۱۳		۱۲
۱۱۲	مرشد	مرشد شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-	۱۳		۱۳
۱۱۳	مسکین	مسکین شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	انجمنی	۰	۱۵		۱۴
۱۱۴	مشتاق	مشتاق شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	زندہ	۳	۱۵		۱۵
۱۱۵	مطلب	مطلب شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-	۱۵		۱۶
۱۱۶	مقول	مقول شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	زندہ ہیں	۳	۱۵		۱۷
۱۱۷	ممتاز	ممتاز شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	۱	۱۵		۱۸
۱۱۸	منشی	منشی شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	۱	۱۵		۱۹
۱۱۹	منشی	منشی شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	۲	۱۵		۲۰
۱۲۰	منشی	منشی شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-	۱۵		۲۱
۱۲۱	موس	موس شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	۳	۱۵		۲۲
۱۲۲	ناز	ناز شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	۱	۱۵		۲۳
۱۲۳	ناظر	ناظر شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-			۲۴
۱۲۴	نارنگ	نارنگ شاہ	کراچی	کاتھو	کاتھو	ایضاً	-			۲۵

۱۲۵	تکلیف	لاذکر	زبدہ	۰	۱۶	
۱۲۶	لوز	روشن	ایضا	۰	۱۶	
۱۲۷	نہال	سہل	ایضا	۵	۱۶	
۱۲۸	دفا	گردیاں	ایضا	۰	۱۶	
۱۲۹	دفا	کشتی	ایضا	۲	۱۶	
۱۳۰	دفا	دور کاٹا	ایضا	۳	۱۶	
۱۳۱	دکبل	نیوادی	ایضا	۱۰	۱۶	
۱۳۲	دجر	نہال	ایضا	۱	۱۶	
۱۳۳	دش	نیوادی	ایضا	۳	۱۶	
۱۳۴	دکلیا	دوید	ایضا	۳	۱۶	ایکونٹ اندر قند بار مہلوے

فہرست کتب مصنفہ و مولفہ منشی دیہی پر شاہ و سرفکر محکمہ خاص انج ماوار مولفہ مذکورہ ہا

۱۔ افادہ خود افروز یعنی قصہ ہر ام و بہرہ۔ ایک لکچر اسود منہ قصہ تحصیل علم کے فوائد میں قابل درسی افعال ہر سال کو جو قیمت علاوہ محصول ایک سو ۳۰

۲۔ گلستہ اخلاق ایک حصہ اسکا اخلاق اور دوسرا معاش کیا میں اور ہر روز بعد منہ اور محل حکایتا اور تالین میں غامت و جزو ۵ ورق قیمت ۶

۳۔ رسالہ چل جوائیاری اس میں مختلف ملکوں کی تواریخ کے متعلق مشکل مشکل شرح مفصل جواب کتب معجزہ لکھا گیا ہر وقت ۹ صفحہ قیمت ۱۵

۴۔ تاریخ مہر و معروف ترجمہ انج ہستی ایک سنکرت اور پنجکا ترجمہ ہفتہ ہفتہ اور تالیف منہ کو ہوا اس میں مختصر تواریخ خاندان ناادویہ اور مفصل ذکر تمام گرام

۵۔ جیل انج منہ کا ہر کار نامہ نوادین یعنی قوم مہاراجپوت ایک تہری لکھی تہری کیجیم مہر مہر کیجیم اور ایک علاوہ ہفت کاغذ تحریر و تطبیق نامہ

۶۔ مالک محکمہ اور منہ ہفتہ کا ہر نام منشی قمری مذکورہ تاریخ اور ہر روز کوغہ کوغہ ۲۰ صفحہ قیمت ۶۰۵

۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۲۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۳۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۴۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۵۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۶۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۷۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۸۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۱۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۲۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۳۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۴۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۵۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۶۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

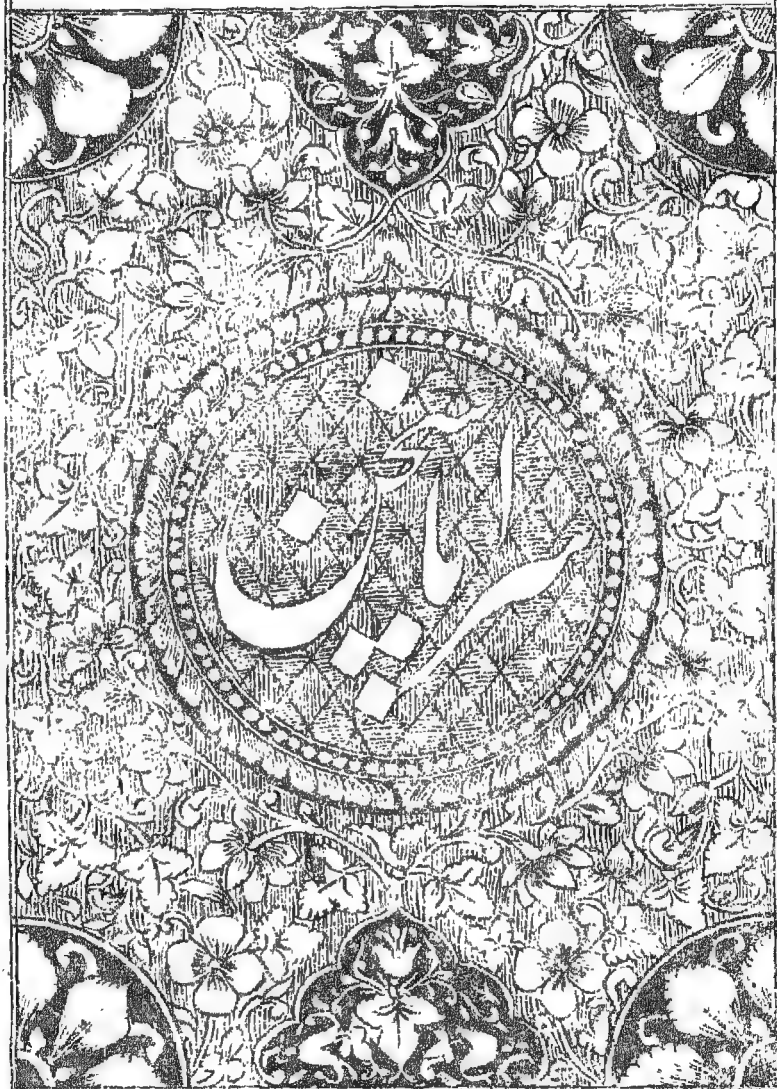
۹۷۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۸۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۹۹۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

۱۰۰۔ دیں میں غامت ۲ صفحہ قیمت ۲۰۰

صنایع مکینان فضل و سلازل و زمانه



مطبع نایب مشهور کتب و مطبعین طبع و نشر

۱ اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے ساتھ ساتھ ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ترین انکین بعض کتب یوان اردو و فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کلیات و دواوین	کلیات صدف۔ عجیب صدف۔
کلیات ظفر۔ از حضرت سراج الدین ظفر بادشاہ ہر چار جلد کامل دو جلد میں۔	دیوان شاہ تراب۔ کلام مشہور عارف باللہ کا کوروی۔
انتخاب کلیات ظفر۔	کلیات نظیر الکبر آبادی۔
کلیات مومن۔ از استاد سخن مومن جان دہلوی۔	کلیات وہبی۔ کلام مشہور کامل ششی شہر پشاد۔
دیوان ناسخ۔ استاد شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی۔	دیوان غافل۔ از مشہور خان غافل۔
کلیات آتش۔ استاد خواجہ جید علی آتش لکھنوی۔	دیوان ذوق۔ دہلوی استاد معروف۔
کلیات لغت مجید۔ مصنفہ مولوی محمد عبد المجید خاں۔	دیوان غذا۔ جلد ثانی۔
کلیات نظام۔ از نواب مردان علیخان بہادر مرحوم۔	دیوان رند مشہور از نواب سید محمد خان رند۔
کلیات امیر القدر تسلیم شاگرد حضرت نسیم دہلوی۔	دیوان غالب۔ از مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی۔
کلیات میر تقی۔ استاد و سلم الثبوت مخوری۔	دیوان مرغوب جہان۔ کلام سید محمد بخش حسین خان۔
کلیات سودا۔ استاد مسلم معروف۔	دیوان امیر موسوم بہ مرآۃ الغیب۔ استاد بنیظیر۔
کلیات انشاء اسد خان۔ شاعر نامی۔	دیوان خواجہ میر درد۔ دہلوی عارف ولی۔
کلیات نساج۔ عمدہ کلیات مولانا مصنفہ مولوی عبد الغفور خان بہادر۔	دیوان بہار عرب۔ کلام مولوی محمد نذیر بخش بہ حافظ۔
یہ کلیات شامل دس رسالہ ہوا از انجمن بخش حسب ذیل علیحدہ بھی فروخت ہوتے ہیں۔	دیوان لطف۔ از حافظ لطف علیخان بریلوی۔
(۱) شاعر عشرت۔	دیوان نیاز۔ کلام حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی۔
(۲) سخن شعرا۔	شرح یوسفی دیوان حافظ۔ از مولوی محمد یوسف علی شاہ چشتی نظامی۔
(۳) زبان ریختہ۔	دیوان لغت سروری۔ از مفتی غلام سرور لاہوری۔
(۴) قطعہ منتخب۔	دیوان جرار۔ از مرزا حسین۔

فہرست مطالب سدا پاستن

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۲۲	پیٹ	۲۲۱	پہونچا	۱۴۶	دھن	۸	سر
۳۲۶	ٹان	۲۲۲	پہیلیان	۱۴۸	دقن	۲۵	دماغ
۳۲۹	بشت یا بیٹھ	۲۲۴	الگلیان	"	کان	۲۸	بال چوٹی زلف کا کل
۳۲۹	کمر	۲۳۰	گھائیان	۱۵۱	کان کی لو	۴۸	جبین
۳۴۴	کولے	۲۳۱	پورین	۱۵۴	منہ	۵۱	اہرو
"	سروین	"	ناخن	۱۶۰	گلا	۵۴	آنکھیں
۲۴۵	رائین	۲۳۴	سینہ	۱۶۴	گردن	۱۱۵	پلکین
"	زانو	۲۳۶	چھاتیان	۱۶۸	دوش	۱۲۱	ناک
"	ساق	۲۳۸	بغل	۱۷۴	ہاتھ	۱۲۳	عارض
۲۴۶	پاؤن	۲۴۰	پلو	۲۱۷	بازو	۱۳۳	لب
۳۸۳	ایڑیان	۲۴۷	دل	۲۱۸	کھنیاں	۱۳۹	وزمان
۳۸۵	تلوے	۳۰۶	روح	۲۱۹	کلائی	۱۴۲	زبان

فہرست اسمای شعرا جنکی غزلین اس تذکرہ میں شامل ہیں

روایت الف	اوج تخلص مرزا علی حسین	اشراق تخلص حکیم محمد رضا خان	اعزاز تخلص میرزا سید علی
اختر تخلص حضرت سدا علم	اوج تخلص میر محمد خان	آغا تخلص سید آغا علی	آشفہ تخلص سید نور علی خان
محمد واجد علی شاہ بادشاہ	افضل تخلص اسد الدولہ منشی	افسر تخلص نصر خان	اختر تخلص میرا کبر علی مرحوم
آتش تخلص خواجہ حیدر علی مرحوم	حسن یا رخاں	آغا تخلص آغا حسن	اظہر تخلص سید علی حسین
دانت تخلص سید آقا حسن مرحوم	احمد تخلص مولوی احمد خان	انشیخ تخلص سید ابوبترا ب	افضل تخلص جناب شاہ غلام اعظم
اشک تخلص مولوی ابدی صاحب	اشرف تخلص منشی اشرف علی	احسن تخلص مرزا احسن مرحوم	اظہر تخلص میر غلام علی مرحوم
اعلا تخلص میرا علا علی مرحوم مولوی	آباد تخلص مدھی حسین خان	احمدی تخلص خواجہ احمد علی	ایمان تخلص سید محمد خان مرحوم
انز تخلص نواب حسین علی خان	آفاق تخلص میر حسن علی	اظہر تخلص مولوی کریم علی	آبرو تخلص شاہ مبارک علی
اسحاق تخلص اسحاق علی خان	انس تخلص محمد مرزا	اعجاز تخلص نواب اصغر علی خان	اختر تخلص قاضی محمد صادق خان

اصغر تخلص میر محمد علی گز آبادی	احسان تخلص حافظ عبدالرحمن خان	بقا تخلص بقا اشد	تمیر تخلص مرزا محمد سکندر تهرانی
امیر تخلص منشی امیر احمد	اندوه تخلص علی حسین خان	بیتاب تخلص عباس علی خان	تغش تخلص سید مرزا
اشک تخلص سید علی حسن	ایمی تخلص خواجہ امامی	بسل تخلص بندہ سند لال	توقیر تخلص شیخ احسان الله
اسیر تخلص منشی مظفر علی	آصف تخلص نواب آصف الدوله	بدر تخلص سید آغا علیخان	تقی تخلص نواب علیخان بہادر
معجز تخلص مرزا محمد رضا	اکبر تخلص نواب محمد اکبر خان	برکت تخلص برکت اللہ خان	تسکین تخلص میر حسین
آزاد تخلص غلام علیخان	اکرام تخلص حکیم اکرام اللہ خان	بیتاب تخلص نواب احمد بخش خان	تراب تخلص مرزا ابوتراب خان
ادب تخلص مولوی امام الدین	انوار تخلص سید ہمدی حسین	بسل تخلص محمد یوگ عروت	تابان تخلص میر عبدالحی
اعظم تخلص مرزا اعظم بیگ	آشفہ تخلص مرزا رضا قلی	مرزا الہ یار بیگ	توانا تخلص سید اکرام علی
انگر تخلص میان حیدری	اشراق تخلص حکیم محمد رضا	باہر تخلص حکیم مقرب الدین	روایت ت
انشا تخلص میر انشا اللہ خان	انصاف تخلص عبدالرحمن خان	روایت ت	نور تخلص سید ابوتراب
آزاد تخلص محمد امیر الدین	الشب تخلص میر ابوطالب	تنہا تخلص محمد عیسیٰ مرحوم	نائب تخلص مرزا مہدی
آفاق تخلص میر فرالدین	ادصات تخلص لا اعلم	تقی تخلص محمد تقی خان	نور تخلص مرزا علی
اعظم تخلص مرزا اعظم شاہ	آشفہ تخلص بادلی خاں	تنہا تخلص لا اعلم دہلوی	روایت ج
اصالت تخلص سید فضل علی	آشنا تخلص سید محمد	تسلیم تخلص شیخ امیر احمد خوشنویس	جوش تخلص میر وارث علی
انگر تخلص نور خان	روایت ب	تسلیم تخلص لاہی کارام	جوش تخلص منشی جواہر سنگھ
امید تخلص مولوی فرحت علی	بکھر تخلص شیخ امداد علی مرحوم	تجلی تخلص مشہور شاہ تجلی	جلال تخلص ضامن علی
افسوس تخلص میر شیر علی	برق تخلص فتح الدولہ بخشی الملک	تاثیر تخلص لاکہ نصیب لال	جان صاحب تخلص میر یار علی
آرزو تخلص مرزا علی محمد	محمد رضا خان	تسلیم تخلص میر شجاعت علی	جری تخلص مرزا سہروردی علی
اسیر تخلص میر گلزار علی	پرست تخلص آغا حسین علی	تنہا تخلص سید کفایت علی	جوش تخلص نواب احمد حسن خان
امی تخلص روشن بیگ مرحوم	بہار تخلص مرزا علی بہار	توقیر تخلص لاہ زارین داس	جنون تخلص چندا پر شاہ
آہ تخلص میر اکبر علیخان	بینوہ تخلص سید بادلی علی	تجلی تخلص میر حسن عروت میر حاجی	جنون تخلص میر ہمدی مرحوم
امین تخلص محمد امین الدین	باقر تخلص نواب محمد باقر خان	تصدق تخلص تصدق حسین خان	جرات تخلص میان قلند بخش
اولیا تخلص میر اولیا	بسل تخلص میر جبار علی مرحوم	ترقی تخلص نواب آقا تقی خان بہادر	جرات تخلص میر محمد حسن
اسرار تخلص مرزا مندو	بیدار تخلص میر محمدی	تغیر تخلص مرزا محمد سلیمان قد بہادر	جلوس تخلص محمد حلیم تارک دنیا
اصغر تخلص نواب اصغر علیخان	ایروداد تخلص راجہ جسونت راجہ	توقیر تخلص عبدالقادر	جوش تخلص میر جعفر معروف بڑی

جو یا تخلص شیخ علی حسین	حضور تخلص شیخ غلام محی رحوم تاج	خورشید تخلص خوشنوت علیخان	ذکی تخلص محمد ذکی خان بہادر
ملا تخلص نواب مرزا واجد علیخان	حقیقت تخلص سید شاہ حسین بدیع	خاکسار تخلص میر سہجان علی مرحوم	ذوق تخلص محمد ابراہیم بک لشوار
جنت تخلص علی ہادی	حسام تخلص نواب جام الدلہ محمد تقی علیخان	خاکسار تخلص میر محمد یار علی	خاقانی ہند
چرکین تخلص شیخ باقر علی	حسین تخلص نواب غلام حسین خان	خان تخلص اشرف خان مرحوم	ذکر تخلص میر جان مرحوم
جوہر تخلص نذرت دینا ناتھ	حکیم تخلص حکیم محمد ابراہیم	خلیل تخلص میر دوست علی	ذوق تخلص لالہ شکر لال
جوہر تخلص محمد حسین علیخان	حسام تخلص جوہری حسام علی	خستہ تخلص محمد عبدالعزیز میر جان	ذکا تخلص شیخ محمد خندوم
جوشش تخلص محمد روشن مرحوم	حسرت تخلص مرزا جعفر علی	خلیق تخلص میر سخن معفور	ذکی تخلص شیخ ممدی
جشن تخلص مرزا جمشید بیگ	حسینی تخلص مولوی حسین علی	خیل تخلص علی ابراہیم خان	روایت
جولان تخلص لا اعلم کھنڈی	حیران تخلص میر منو مرحوم	خورشید تخلص لا اعلم	رایح تخلص نواب مظفر علیخان
جوہر تخلص محمد حسین علیخان	حشم تخلص حکیم باقر علی	خاوار تخلص محمد اکبر	رضا تخلص سید غلام شاہ خان علی
روایت	خزین تخلص میر بہادر علی	خطا تخلص مرزا نظر علی بیگ	رشک تخلص میر علی اوسط مرحوم
حکیم تخلص میر محمد علی بدایونی	حبیب تخلص حبیب اللہ بیگ	خسر و تخلص مرزا محمد نجف	رقت تخلص مرزا ستم علی
حضور تخلص بالکنہ کھتری	حسرت تخلص میر محمد حیات	درد تخلص خواجہ میر علیہ الرحمہ	راحم تخلص میر محمد علی
حصین تخلص محمد حسین علیخان	حزین تخلص میر محمد باقر	دوست تخلص شیخ غلام احمد	رد تخلص نواب سید محمد خان مرحوم
حشم تخلص حکیم باقر علی	حجام تخلص عنایت اللہ	دیر تخلص مرزا سلامت علی مرشد گو	رسا تخلص لالہ انبیر پشاد داسا گو
حضور تخلص منشی عبدالصیر	حشمت تخلص محمد علی	دگر تخلص شاعر معروف مرشد گو	رہا تخلص میر رضی
حیدر تخلص مرزا حیدر مرحوم	حسن تخلص نواب مرزا حسن بہادر	دہ یا تخلص نذرت رتن ناتھ	رحیم تخلص عبدالرحیم خان
نیشا پوری	حیف تخلص شیخ محمد حاجی	دانا تخلص روشن لال	روشن تخلص میر حسین علی
حسین تخلص میر حسن مرحوم	حسن تخلص احمد حسن طالب علم	دقت تخلص لا اعلم	رگین تخلص سعادت یار خان
حسن تخلص مدد علیخان بہادر	حبیب تخلص لا اعلم مراد آبادی	دل تخلص نور اور خان	رسا تخلص میر علی احمد
حنا تخلص عبدالکریم خان	حکم تخلص شاہزادہ مرزا محمد سید الدین	دار تخلص لیلہ دل دل شاہ ظفر	رضوان تخلص نواب اجد علیخان
حسن تخلص خواجہ حسن دوشیز	بہادر	دل تخلص میر محمد عابد مرحوم	رگین تخلص میر اکبر علی عرف سترگ
حضور تخلص مولوی منظر علی	روایت	درخشان تخلص سید علی جان	رحیم تخلص رحیم بخش مرحوم
حسن تخلص سید محمد حسن	خاکسار تخلص غلام محی الدین خان	روایت	رفیق تخلص اسد بیگ مرحوم
حام تخلص شیخ ظہور الدین خان	خفی تخلص مرزا محمد معروف سید		رفت تخلص غلام حیلانی

راجہ تخلص جہا راجہ بلوالت سنگم	سلطان تخلص راجہ عالم علیخان	سلطان تخلص اختر نواب متوالہ خان	شائق تخلص لالہ فتح چند
رعنا تخلص عبد الرحیم مرحوم	سینفی تخلص میردانش علی	سردار تخلص غلام مرتضی خان	شوق تخلص راسے دولت راک
رقت تخلص مرزا قاسم علی مرحوم	ساحل تخلص مرزا اکبر علی	سپر تخلص شباب خان	شوق تخلص حکیم سید علی مٹامن
رضا تخلص غلام رضا فخر شمس	سجاد تخلص میر سجاد دہلوی	سپر تخلص میر محمدی	شوق تخلص مولوی قدرت اللہ
ریاضت تخلص اسلام علی	سردار تخلص ولایت علی	سیان تخلص لا اعلم	شجاعت تخلص شیخ بہادر علی
رحمت تخلص ہند گنگا پرشاد	سالمک تخلص ارشد علی شاہ	سخن تخلص رام دیال گھڑی سار	شہیدی تخلص کریمت علیخان
رستم تخلص نواب شہنشاہ الدین علی	سید تخلص میر عباس	سبقت تخلص مرزا مغل	شاعر تخلص میر بسیم اللہ
رشید تخلص مرزا محمد ذکی	سحر تخلص شیخ امان علی	سیاح تخلص میان داد خان	شکوہ تخلص میر شکوہ علی
رسوخ تخلص حسن مرزا	سجاد تخلص میر علی سجاد و توکل کر	سفیر تخلص خواجہ بادشاہ	شورش تخلص میر غلام حسین مرحوم
رفعت تخلص شیخ محمد رفیع	سپر تخلص لا اعلم دہلوی	سحاب تخلص محمد الہ یار خان	شفا تخلص حکیم یار علی
راقم تخلص لالہ نند رام	سحر تخلص اجود حیا پرشاد	سردار تخلص سردار مرزا	شاغل تخلص شاگرد بسمل ساکن ہائی
راغب تخلص بھان قلی بیگ	سردار تخلص مرزا رجب علی بیگ	ردیف شش	شفیق تخلص خواجہ نور الدین خان
رادی تخلص مصاحب علی	سوز تخلص میر محمدی		شاعر تخلص اشرف حسین
رخشان تخلص خیرات علی خان	سلیمان تخلص سلیمان خان مرحوم	شناور تخلص صاحب مرزا مرحوم	شیدا تخلص نواب محمد حسن خان
رہائی تخلص شیخ عبداللہ	سردار تخلص شیخ پیر بخش	شعور تخلص شیخ عبدالرون مرحوم	شائق تخلص خواجہ فیض الدین
راحت تخلص لالہ بھگوت راسے	سائل تخلص حکیم عبدالحمز	شیدا تخلص مرزا عالمیہ بہادر مرحوم	حیدر خان
ردیف نہ		سعاد تخلص سعادت خان	شرق تخلص میر غلام عباس
ذکی تخلص شیخ مہدی	سفیر تخلص خواجہ بادشاہ	شوق تخلص سید مٹامن علی	شفیق تخلص نواب محمد سعید الدین خان
زار تخلص سید سلامت علی	سلیم تخلص میر سلامت علی	شرق تخلص شیخ شرف الدین حسین	شفیق تخلص برادر شفیق شفیق
زار تخلص لالہ دھپت راسے	سحر تخلص میر ناصر علی	شوق تخلص حکیم تصدق حسین خان	شکوت تخلص میر حسن علی
زام تخلص شامزاد مرزا زام الدین	سوا تخلص شیخ سخاوت حسین	شر تخلص عبدالغفور خان	شکوہ تخلص مولوی باسط علی
زار تخلص شفیق مینڈوالال	سراج تخلص سید قمر علی	خبر تخلص مرزا آغا حسن	شمیم تخلص عباس مرزا
ردیف سہ		سید تخلص نواب سید علیخان بہادر	عرفت امر او مرزا
سلیمان تخلص شامزاد مرزا شامزاد	سردار تخلص سید کاظم حسین مرحوم	شمشاد تخلص میر احمد علی	شفیق تخلص مرزا علیخان
سید تخلص مرزا آغا بخت	سیف تخلص مرزا محمد حسین مرحوم	شہید تخلص مولوی محمد بخش	شناور تخلص شیخ فضل علی مرحوم

شاہ قیصر تخلص لعل بیگ علیخان بہادر	صبا تخلص کاجی مل	ظہور تخلص نشی شیخ ظہور محمد	عاشق تخلص سدا سکھ
شاہی تخلص مرزا نور الدین بہادر	روایت ض	ظفر تخلص نواب نصیر الدولہ	عشرت تخلص میر غلام علی
شیخ تخلص نواب حاجی محمد مصطفیٰ خان	ضبط تخلص سید آغا جان	ظفر تخلص مرزا ابو ظفر سراج الدین	عبادت تخلص مرزا عابد علی سیگ
اشکوہ تخلص محمد رضا	ضناک تخلص میر غلام حسین	محمد بہادر شاہ دہلی	عیش تخلص میر علی حسین
شہرت تخلص امیر بخش مرحوم	ضعف تخلص شیخ غلام عباس	ظریف تخلص لالہ مینی پرنسداد	عیش تخلص شیخ ابو محمد فاروقی
شاد تخلص شیخ محمد جان	ضبط تخلص نواز شعلیخان	روایت ع	عیشی تخلص طالب علیخان مرحوم
شرن تخلص آغا چچو	ضبط تخلص سید حسین شاہ	عارف تخلص میر جلال الدین مرحوم	عاشق تخلص مولوی جلال الدین
شمس تخلص شیخ علی محمد مرحوم	ضیا تخلص مولوی غلام رسول	عرش تخلص میر گلوسید عین کریم	عاشق تخلص شیخ بنی بخش مرحوم
شمس تخلص میر آغا علی	ضیا تخلص سید محمد میر	عرفان تخلص میر عباس ملوی	عاشق تخلص راجہ بکیان سنگھ
روایت ص	ضیالی تخلص میر بہار الدین	عاشق تخلص محمد علیخان مشیر الدولہ	عشق تخلص سید حسین مرزا قریب
صبر تخلص میر اسد مرحوم	ضمیر تخلص میر مظفر حسین	علی تخلص مرزا محمد علی خان	عابد تخلص میر عابد علی کھیدان
شیخ تخلص مرزا بخش علیخان	ضیا تخلص شیخ ولی اللہ	عاشق تخلص مہدی علیخان	عزیز تخلص مولوی عزیز الدین
صفدر تخلص میر زرنجید	روایت ط	عشقی تخلص شیخ الکی بخش	عاجز تخلص لالہ مہن رام
صولت تخلص خواجہ محمد	طالب تخلص طالب علیخان	عشق تخلص سید حسین مرزا	عیش تخلص نواب محمد مرزا
صبا تخلص میر وزیر	طوبی تخلص سید علی حسین	عرف آغا سید	عیاش تخلص نواب شہر یار مرزا
صاحبقران تخلص سید نام علی	طپان تخلص مرزا احمد بیگ	عوب تخلص نواب حسن علیخان	علی تخلص نواب علی بہادر
صادق تخلص حکیم سید محمد صادق	طوفان تخلص میر نواز علی	عزیز تخلص راجہ یوسف علیخان صاحبزادہ	عاصی تخلص نشی صدر الدین
صدر تخلص میر عبدالدین	طپش تخلص مرزا جان	عباس تخلص میر عباس	عالی تخلص خواجہ عبدالعزیز غفری
صغیر تخلص شیخ حیدر علی	ظہور تخلص مرزا محمد رضا	عروج تخلص احمد حسن خان	روایت غ
صدن تخلص محمد بشارت علی	طالب تخلص محمد عباس	علی تخلص حکیم محمد علی مرحوم تاجر	غضنفر تخلص غضنفر علیخان مرحوم
صبار تخلص شاہزادہ مرزا قادی بخش	طیب تخلص حکیم محمد حسن خان	عاشق تخلص مرزا لاجا بہادر مرحوم	غنی تخلص غنی احمد
صفا تخلص رائے منوال	طوفان تخلص میر حسین	عشق تخلص ایک تخلص حاکم عظیم آباد	غافل تخلص منور خان
صحت تخلص محمد حسن خان	روایت ظ	عاشق تخلص سید بہایت علیخان	غم تخلص علی خان کنگ شاہ سلطانانی
صادق تخلص صادق علی	ظفر تخلص میان ظفر علی	عالی تخلص شاہ ابو المعالی	غالب تخلص انور علی
صابر تخلص احمد مرزا	قادر تخلص مرزا بندہ حسن خان	عسکری تخلص عسکر علیخان	غنی تخلص مرزا عباس حسن

غلامی تخلص غلام محمد	قصص تخلص مرزا جعفر علی	عزت شاه محمد خان	گرداب تخلص رام چرن
روایت	فرخ تخلص سید هزاره مرزا	قدس تخلص سید محمد رضا مرحوم	گرم تخلص مرزا حیدر علی مرحوم
فریاد تخلص مرزا علی بیگ مرحوم	محمد عمر سلطان	قاسم تخلص مرزا ببر علی بیگ	گداز تخلص نورشید علیخان بهادر
فدا تخلص شیخ فخر حسین	فرخ تخلص میر احسان علیخان	قسمت تخلص نواب شمس الدوله	گور تخلص احمد علیخان
فدیم تخلص بنده سید لال	بهادر	قدرت تخلص شاه قدرت الله	روایت
فوق تخلص میر ولد حسین	فضا تخلص گرجه بدستاد	فرخ تخلص افشار الدوله مرزا حاجی	لکنت تخلص محمد بشیر خان
فروغ تخلص خواجه غلام محمد مصطفی	فانز تخلص کریم بخش	قاسم تخلص حکیم قدرت الله	لطافت تخلص سید حسن
فراع تخلص میر مهدی حسن	روایت	قائم تخلص شیخ قیام الدین	روایت
فضا تخلص مرزا محمد جعفر بن محمد مرزا	قادر تخلص مدوی عبدالقادر	غیس تخلص نواب داد علی خان	مسیحا تخلص حکیم محمد علیخان
فرحت تخلص باشنده عظیم آباد	قادر تخلص میر قادر علی بکیت	روایت	لبال تخلص محمد رضا خان
فدوی تخلص فیض الله بیگ مرحوم	قیصر تخلص مرزا محمد نورشید قدر بهادر	گوشت تخلص مرزا مهدی	مهر تخلص نواب قبال الدوله
فدوی تخلص مرزا محمد علی بن مرزا محمد	قیس تخلص شیخ کاظم علی قدوائی	کامیدان	عنایت حسین خان
فرخ تخلص شیخ فرحت الله	قادر تخلص مرزا سرفراز علی	کاشف تخلص شیخ کاشف علی	محسن تخلص سید محسن علی نقوی
فنا تخلص شیخ ببر مرحوم	فر تخلص محمد جعفر علیخان بهادر	کامل تخلص شیخ جمال الدین	میر تخلص سید اسماعیل حسین
فلک تخلص میر بهادر علی عت	فلق تخلص نواب الدوله بهادر	کامل تخلص مدوی محمد مرشد	معروف تخلص نواب آبی بخش خان
میرن صاحب	خواجه اسد	کامل تخلص شیخ احمد علی	میر تخلص میر تقی
فرخ تخلص میر فخر الدین	قادر تخلص شیخ قیام الدین عت	کیوان تخلص مرزا علی حسین	محب تخلص شیخ ولی الله
فراق تخلص خواجه بهادر حسین	محمد قائم	کایم تخلص میر محمد حسین	مهر تخلص عبداللہ خان
فرد تخلص وحید الدین خان	قرار تخلص میر محمد حسن	کیف تخلص شیخ فضل احمد	مولس تخلص میر نواب
فنان تخلص افروز علیخان	فر تخلص قمر الدین	کاشف تخلص سید محمد حسین خان	موزون تخلص شاهزاده
فروغ تخلص عنایت علیخان	کامل تخلص سید علی بهادر	روایت	فرزا محمد قادر بخش
فرحت تخلص بنده کداز نامه	قبول تخلص کبیران قبول الدوله	گویا تخلص شیخ ولایت علی	ماهر تخلص محمد امیر عت بسطام
فرحت تخلص بنده دینی بهادر	مرزا مهدی علی خان	گویا تخلص حسام الدوله	مشتاق تخلص مشتاق حسین
فرخ تخلص کریم الله خان	فر تخلص مرزا باقر حسین	فقیه تخلص خان مرحوم	مجتهم تخلص سید مجتهم علی
فطانت تخلص مرزا علی	فرسی تخلص سید محمد کریم	گور تخلص سید محمد حسین	مصطفی تخلص غلام بهادری

موزون تخلص میرزا بابا	مسح تخلص میرزا شمس علی	معجز تخلص شمس محمد رضا	نذیم تخلص میرزا محمد شفیع
مائل تخلص لالتا پر شاو	مقبول تخلص شمس حبیب کو	مفتون تخلص سید بادعلی	نالان تخلص میرزا محمد وارث علی
مسکین تخلص سید عبدالواحد خان	مصدر تخلص حکیم میرزا شاہ الدین خان	محبوب تخلص نواب محبوب محل صاحب	نظام تخلص غازی الدین خان (م)
منت تخلص میرزا قمر الدین	مشتاق تخلص میرزا سالار بخش	مرزا تخلص مرزا امانگیر بیگ	نامی تخلص میرزا قاسم بخش میرزا قاسم
مهر تخلص نواب منصور خان	مسرور تخلص شیخ میر بخش	مشفق تخلص مرزا احمد بیگ	نواب تخلص سید نظر الدین
موج تخلص میرزا کرم حسین	مبارک تخلص سید مبارک علی	مشکل تخلص شیخ امین الدین	نغم تخلص نعیم اللہ خان دہلوی
موجد تخلص شیخ قادر علی	مناب تخلص مرزا امان صاحب سید	مفتون تخلص مستر گسین صاحب	نور تخلص میرزا وزیر نور
مخرج تخلص حاجی پر شاہ فر	محبوب تخلص مرزا غلام حیدر	مظلوم تخلص مظلوم شاہ	نوازش تخلص نوازش حسین خان
مہر تخلص مرزا حاج علی بیگ	مروت تخلص بندت باس	مفتی تخلص مرزا محمد مصباح	نظامی تخلص شیخ نظام الدین
مجت تخلص نواب مجت خان	محو تخلص شیخ فیض الدین	موجی تخلص موجی رام	نظیر تخلص گنپت رائے دہلوی
میراد تخلص میرا شاہ	مستم تخلص میرزا فرید علی	مصعب تخلص شیخ ولی اللہ	نجد تخلص مرزا محمد عباس
میزون تخلص میرزا ناصر خان	مختار تخلص محمد مجتبیٰ مختار	مقدم تخلص میرزا محمد ابراہیم	نسبت تخلص احمد علی مرحوم
میشاق تخلص نور الماسلام	مقدم تخلص لالہ رام حسن	نور تخلص مرزا محمد حسن چوہدری مرزا	نظیر تخلص ناگرو داس کوثر ناگرو
میرزا تخلص نواب محمد حسن خان	مفتون تخلص شیخ شمس الدین مسکین	نور تخلص مرزا محمد حسن چوہدری مرزا	نزدک تخلص محبوب طوایف
محسن تخلص میرزا حسن بخش	میرزا تخلص شیخ وزیر علی مرحوم	نادر تخلص دلی کلب حسین خان	نظر تخلص مرزا علی مرحوم
مضطرب تخلص مرزا علی کریم	منشی تخلص عجا ئب رام گ	نسیم تخلص اصغر علی خان دہلوی	نظیر تخلص میرزا علی محمد مرحوم
مہر تخلص سیدنا علیخان ابن الدولہ	محرور تخلص باوی حسن	نوا تخلص نادر خان مرحوم	نظیر تخلص محمد نصیر الدین
مبتلا تخلص مرزا علی خان	مرزا تخلص مرزا علی رضا	ناصر تخلص سعادت خان	نالان تخلص مرزا محمد خان
مصیب تخلص حاجی شیخ نظام الدین	مجنون تخلص سید انعام حسین	نصیر تخلص مولوی میر ناصر علی	نیر تخلص مرزا حسن عسکری
مجنون تخلص میرزا حیات علی مرحوم	مسرور تخلص نواب خان عابد خان	نادر تخلص بادشاہی احمدی	نجابت تخلص سید کاتب علی
مشتاق تخلص میرزا عبد اللہ خان	مسنون تخلص میرزا غلام الدین	نازش تخلص مولوی اتی بخش	ناظم تخلص بیگم شہر بانو
مشتاق علی خان مرحوم	مضطر تخلص نواب مرزا مظفر خان	ناصر تخلص میرزا ناصر علی	ناطق تخلص شیخ احمد شاہ
موزون تخلص میرزا علی مرحوم	میرزا تخلص مرزا علی بابا نور محمد	ناسخ تخلص شیخ امام بخش	شار تخلص میرزا نصیر علی
مستطرب تخلص نواب نور الدین	مفتون تخلص میرزا میر محمد علی حسین	نشی تخلص نقی علیخان عورت	نظم تخلص میرزا غلام نبی
میرزا تخلص نواب نور الدین	میرزا تخلص میرزا علی بابا نور محمد	پیارے صاحب	نظم تخلص میرزا غلام نبی

نور تخلص حکیم میرزا وحید	نجیف تخلص سید برکت علی	وحشت تخلص میرزا الحسن بلوی	هوس تخلص نواب زلفی خان
نجم تخلص نجم الدوله محمد رضا خان	ناصر تخلص سید ابو محمد	وحید تخلص وجیه الدین	ہنر تخلص دارت علیخان نواباظم
نشر تخلص میرزا داد حسین	روایت و	واقع تخلص شاہ واقع	ہوس تخلص نواب مرزا محمد زلفی
نزار تخلص سید قاسم علی	وحشت تخلص مرزا باقر علیخان	واجد تخلص واجد علیخان	روایت ی
نازنین تخلص مرزا علی بیگ	ولی تخلص علی محمد خان	وصل تخلص میرزا احمد علی	یوسف تخلص مرزا یوسف بیگ
نگہ تخلص حافظ علام احمد	وزیر تخلص خواجہ وزیر مرحوم	وفا تخلص راجہ نولہ راسے	یقین تخلص سید محمد حسین
نثار تخلص شیخ محمد امان	وحید تخلص منشی سرفراز علیخان	دارت تخلص حاجی شاہ محمد وارث	یوسف تخلص نواب سید احمد علیخان
نثار تخلص حکیم میرزا محمد پناہ	وحید تخلص حکیم وحید اللہ خان	روایت ۵	یک رنگ تخلص مصطفی قلیخان
نواب بیگ صاحبہ زوجه بنت الدولہ	واصف تخلص مولوی احمد حسن	ہدایت تخلص ہدایت علی	یقین تخلص انعام اللہ خان
نجیب تخلص میرزا بہادر علی مرحوم	دارت تخلص نواب شیر علیخان	بجر تخلص مرزا محمد رفیع حسین	یاور تخلص شیخ امداد علی
نگہ تخلص نثار علی بیگ	وزیر تخلص شیخ وزیر علی	ہمد تخلص میرزا غفور علی مرحوم	تمام شد
نسیم تخلص بنت بیچ ناتھ	وصف تخلص میرزا محمود علی	بلال تخلص امیر علی خان	





CALL No. { ۹۲۸۹۹۱۲۳۱ } ACC. NO. ۱۳۲۵۳
AUTHOR _____
TITLE _____

ORDU TEXT BOOK

BE CHECKED AT
OF ISSUE

